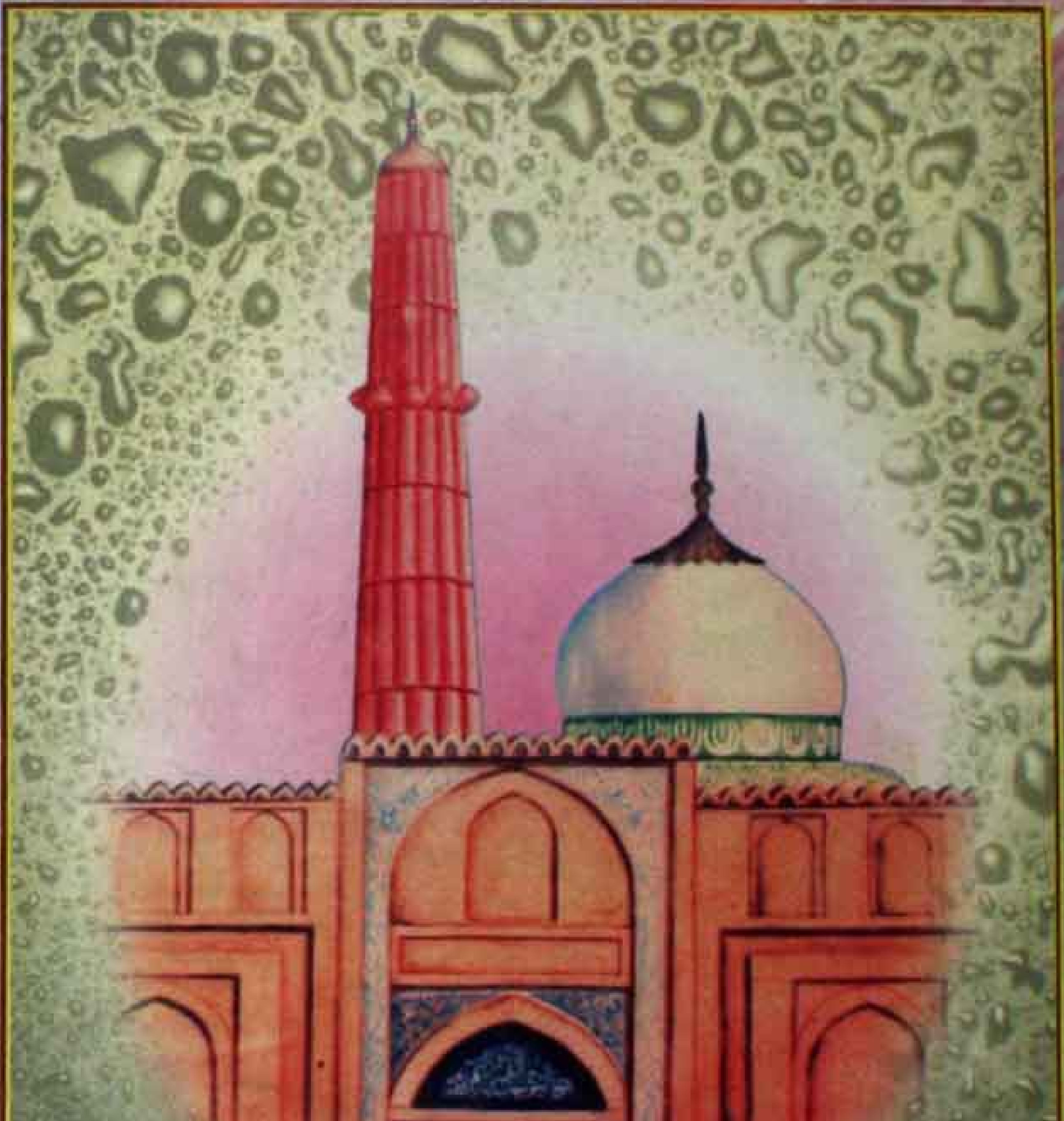

نفحاتِ سہروردیہ

تحقیق و تحریر

محمد نعیم طاہر سہروردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نفحاتِ سہروردیہ

marfat.com

Marfat.com

نفحاتِ سہروردیہ

سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ
کی بلند پایہ اور فقید المثال شخصیت پر اُردو زبان میں پہلی بار گراں قدر تفصیلات،
آپ کی شخصیت، حالاتِ زندگی، کارہائے نمایاں، تعلیمات اور آپ کے
جلیل القدر خلفاء، برصغیر میں سلسلۂ عالیہ سہروردیہ کے نامور بزرگانِ دین کا تذکرہ،

تحقیق و تحریر

محمد نعیم طاہر سہروردی

marfat.com
Marfat.com

زاویہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

زیر اہتمام

محمد رضاء الدین صدیقی

زاویہ
8-c دربار مارکیٹ لاہور

7113553

اشتراک و تعاون

کرنل (ر) ڈاکٹر راجہ محمد یوسف قادری

شان میراں ٹرسٹ

A-177 شادمان لاہور 7590504

نوٹ اس کتاب کے [illegible]

سال اشاعت-----۲۰۰۳ تعداد------۱۰۰۰ ہدیہ------۱۰۰/

مرکز ترسیل

خالد ایجوکیشنل سنٹر (نزد مسجد تھانہ لوئر مال) 40 اردو بازار لاہور

10 مرکز الاویس (ستا ہوٹل) دربار مارکیٹ لاہور

marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین نفحاتِ سہروردیہ

مضامین	صفحہ نمبر
مقدمہ	15
قدیم ترین کتب تصوف	21
تصوف کے موضوع پر قرآن چہارم ہجری کی تصنیف	23
احیاء العلوم الدین	29
معروف بہ احیاء العلوم	"
الذخیرہ فی العلوم البصیرۃ	30
سلسلہ سہروردیہ کے دوسرے مشائخ اور موضوع تصوف پر اُن کی تصانیف	38
تاریخ سہروردیہ	56
شیخ الاسلام حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقادر سہروردیؒ	61
حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ	78
ولادت باسعادت	81
تحصیل علوم ظاہری	83
اکتساب علوم باطنی	85
ریاضت وسیاحت	91
سماع	102
مقام محبوبیت	106
شاہانِ وقت کی دستگیری	107
معاصرین	119
حضرت شیخ روزبہان کبیر مصری شیرازیؒ	120
شیخ نجم الدین کبریٰؒ	122
حضرت محی الدین ابن عربی	127
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ	132
ذوق سماع	135
تصانیف	"
خلفاء	"
وصال مبارک	"
محاسن	138
چار تکبیروں کی حقیقت	143
کشف وکرامات	146
روحانی عظمت	155
مقام سہروردیہ عصر حاضر کے مصنفین کی نظر میں	163
مدح الامام شہاب الدین سہروردیؒ	166
سلام بحضور شیخ الشیوخ حضرت قبلہ عالم شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ	168

marfat.com

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
تصانیف	170
تعلیمات	195
آخری حج	209
وصال مبارک	210
اولاد واحفاد	212
تلامذہ حدیث	215
مصر، شام، ایران اور حجاز میں آپکے خلفائے عظام کی سرگرمیاں اور سلسلہ کا شیوع	218
برصغیر پاک وہند میں سلسلہ سہروردیہ کے خلفائے عظام	220
فقیہ صائن الدین حسین سہروردیؒ	221
حضرت شیخ ابوبکر بن شہاب الدین محمد سہروردیؒ	221
سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ کے مشائخ عظام میں باہمی روابط	222
حضرت بابا فرید اور بہاء الدین زکریا ملتانیؒ باہمی محبت	223
حضرت مخدوم جہانیاں اور مشائخ چشت	224

مضامین	صفحہ نمبر
خصوصیات سلسلہ عالیہ سہروردیہ	226
خصائص سلسلہ سہروردیہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر	228
شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردیؒ	230
تعلیم وتربیت	234
بیعت	235
خرقہ خلافت	236
ملتان میں آمد ورشد ہدایت	237
اجازت نامہ	239
حق گوئی بیباکی	240
تعلیمات	244
خلفاء	246
حضرت شیخ جلال الدین تبریزی سہروردیؒ	247
حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سہروردیؒ	255
ذوق سماع	257
تصانیف وتعلیمات	258
وصال مبارک	261
خلفاء	261
حضرت سید احمد سلطان المعروف سخی سرور لکھ داتا سہروردیؒ	262

marfat.com

Marfat.com

مضامین	صفحہ نمبر
بیعت وخلافت	263
شہادت	265
حضرت شیخ مخدوم نوح بکھری سہروردیؒ	266
مزار مبارک	268
حضرت شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانی سہروردیؒ	269
حضرت سلطان نور الدین مبارک غزنوی سہروردیؒ	271
حضرت مولانا مجد الدین حاجی سہروردیؒ	272
حضرت شیخ ضیاء الدین رومی سہروردیؒ	273
حضرت خواجہ اعزالدین احمد یمنی سہروردیؒ	273
حضرت سید معز الدین سہروردیؒ	274
حضرت شیخ سعدالدین شہید سہروردیؒ	274
حضرت شیخ احمد خنداں سہروردیؒ	275
حضرت شیخ شہاب الدین محجوت سہروردیؒ	276
حضرت سید میر علاء الدین جاوری سہروردیؒ	277
حضرت قاضی شہاب الدین عمر سہروردیؒ	"
حضرت شیخ شریف الدین سہروردی	278
حضرت سلطان العارفین سید محمد شجاع شہدی سہروردیؒ	279
حضرت شیخ نجیب الدین برغش سہروردیؒ	281
رویائے صادقہ	282
مسئلہ توحید کامل	283
حضرت شیخ ظہیرالدین عبدالرحمٰن سہروردیؒ	284
حضرت شیخ محمد یمنی سہروردیؒ	286
حضرت شیخ شمس الدین صفی سہروردیؒ	288
حضرت شیخ تاج الدین اصفہانی سہروردیؒ	289
حضرت شیخ امین الدین گازرونی سہروردیؒ	"
حضرت شیخ شرف الدین سعدی شیرازی سہروردیؒ	290
خلاق المعانی حضرت کمال الدین اسماعیل اصفہانی سہروردیؒ	292
حضرت شیخ شرف الدین محمود تستری سہروردیؒ	293
حضرت شیخ جمال الدین مطہری سہروردیؒ	296
حضرت شیخ نجم الدین تفلیسی سہروردیؒ	"
کتابیات	305

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حرف آغاز

اہل بصیرت اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ تصوف اسلام کی روح اور جان ہے بلکہ یہ عین اسلام ہے اور اسلام کی بلند عملی صورت کا نام ہے صوفیاء کرام کے حالات زندگی اور تاریخ تصوف اس بات کی شاہد ہے کہ تصوف نفوسِ انسانی کو مادی نجاستوں سے پاک کرنے اور اعلیٰ اخلاق و کردار پیدا کرنے کی عظیم الشان تحریک ہے بلکہ یہ وہ نظام ہے جو انسان کی صرف جسمانی تربیت ہی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی روحانی بالیدگی کا بھی کلیتہً ضامن ہے اس سے مکتب کے طالب علم میں تواضع، انکساری، بردباری، تحمل وایثار، عفو و درگذر اور محبت کے وہ مکارم اخلاق رونما ہوتے ہیں کہ دنیا ان کے نورانی چہروں کی زیارت کر کے ان کے پیغام کو قبول کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔

اس پر آشوب اور پرفتن دور میں لوگوں کا دلی سکون اور اطمینان ختم ہو چکا ہے مغربی ممالک اپنی مادی ترقی وخوشحالی کے باوجود ذہنی انتشار اور قلبی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ کیوں؟

اس لئے کہ یہ مذہبی قدروں سے بالکل عاری ہیں یہ سائنس اور مادی ترقی کے باوجود بنی نوع انسان کو سکون قلب عطا نہیں کر سکتے ان سب پریشانیوں کا حل اسلامی تصوف میں موجود ہے۔

چونکہ مغربی ممالک نے تصوف کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے میں پہل کی تھی اس کا ردعمل بھی مغربی ممالک میں سب سے پہلے رونما ہوا اب یہ لوگ داتا گنج بخش علی

marfat.com

Marfat.com

ہجویریؒ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ محی الدین ابن عربیؒ اور دیگر مشاہیر صوفیا کرام کی روح پرور تصانیف کے انگریزی تراجم پڑھ کر اور ان کی تعلیمات اور اسلامی روحانیت سے متاثر ہو کر کثرت سے مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ اب اچھی طرح سے مادیت اور لادینیت کے مہلکات اور حقیقی خطرات کے تلخ تجربات سے روشناس ہو کر شدت سے روحانیت کے متلاشی ہیں۔

عہد حاضر کے ایک انگریز ادیب و مفکر ڈاکٹر آربری لکھتے ہیں کہ

پچھلی دو عظیم جنگوں سے بنی نوع انسان تنگ آچکی ہیں اور اب ہم روحانیت کے طلبگار ہیں ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ۔

خالق کائنات کون ہے ؟

اس کی ماہیت کیا ہے ؟

اس تک رسائی کیسے ہو سکتی ہے ؟

انسانی زندگی کا مقصد کیا ہے ؟

ان سوالوں کا جواب صوفیا کرام کے پاس موجود ہے اور اگر اب مسلم صوفیا کرام ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہم یقیناً موجودہ زمانے کی تباہ کاریوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

انگلستان کے ایک مشہور مفکر مستشرق پروفیسر ایچ اے آرگب (H.ARGIBB) نے ایک مرتبہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی مجلس کے سامنے کرتے ہوئے کہا تھا کہ۔

''تاریخ اسلام میں بارہا ایسے مواقع آئے ہیں کہ اسلام کے کلچر کا شدت سے مقابلہ کیا گیا لیکن بایں ہمہ وہ مغلوب نہ ہو سکا اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تصوف یعنی صوفیا کا

marfat.com
Marfat.com

انداز فکر فوراً اس کی مدد کو آجاتا تھا اور اس کو اتنی قوت اور توانائی بخش دیتا تھا کہ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کرسکتی تھی۔(Islamic culture 1942 p265) جس وقت تاتاری سیلاب اسلامی دنیا کے بڑے حصے میں مصروف غارت گری تھا اسلامی حکومت کی عظمت اور اقتدار کو بہائے لے جارہا تھا اس وقت بھی صوفیا کرام تھے جنہوں نے تاتاری وحشیوں کو اپنی حقیقی اسلامی زندگی سے متاثر کر کے حلقہ بگوش اسلام بنادیا۔

صوفیا کرام نے سنت نبوی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے ارشاد تبلیغ کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح اور تربیت کے سلسلہ میں جو خدمات سرانجام دیں ہیں وہ ہماری ملی تاریخ کا روشن باب ہے۔

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بعد حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ (بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ) عراق کے عظیم صوفیا کرام میں سے ہیں حضرت غوث الاعظمؒ نے آپ کے بارے میں جو پیشن گوئی فرمائی تھی کہ یا عمران المشہورین بالعراق۔ اے عمر تم ماہیر عراق کے آخیر ہو۔ حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ یہ تاریخی روحانی شخصیت اپنے دور میں مقبولیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئی آپ کے دور میں اس وقت کے تمام بڑے بڑے محدثین، علماء اور مشائخ عظام نے بالاتفاق آپ کو شیخ الشیوخ تسلیم کیا آپ نے علم وفضل اخلاق وکردار اور تعلیمات کے ذریعہ اسلام کی عظیم خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی بزرگی اور فیضان کی شہرت عراق کی حدود سے نکل کر چار دانگ عالم میں پھیل گئی برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی خانقاہیں آپ ہی کے دم قدم کا فیضان ہے آپ پوری زندگی اتباع رسالت، کتاب وحکمت کی تعلیم اور تزکیہ نفس میں مصروف رہے اور آپ نے انتہائی منظم طریقہ سے خانقاہی نظام کے ذریعہ اسلامی خدمات سرانجام دیں اور کثیر مخلوقِ خدا آپ سے فیض یاب ہوئی۔

marfat.com

Marfat.com

اب تک آپ کے حالات زندگی اور تعلیمات پر کوئی کتاب منظر عام پر نہیں آئی اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ آپ کی جامع سوانح حیات مرتب کی جائے۔ چنانچہ احباب طریقت کے اصرار پر میں نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود توکلت علی اللہ کام شروع کر دیا۔ حضرت شیخ الشیوخ کے حالات، مختلف کتب سیر اور تصوف میں بکھرے ہوئے ہیں۔ آپ کی دینی، علمی و روحانی، سیاسی وسماجی خدمات کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کیلئے کتب مطلوبہ کی نایابی نے اس کام کو مشکل ترین بنا دیا لیکن مشائخ سہروردیہ کی باطنی توجہ نے اس کام میں رکاوٹ نہ پیدا ہونے دی اور میں نے ڈرہائے مشہورہ کو سمیٹنا شروع کیا اور بالآخر گلشن سہروردیہ سے چند پھول چن کر ایک گلدستہ بنا کر احباب طریقت کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

اس کام کی تکمیل میں کم وبیش پانچ سال صرف ہوئے۔ حضرت شیخ کی سیرت و سوانح مرتب کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں۔ قلم کا شدیز اس راہ میں لنگ ہے اور دل ودماغ کوتاہ اندیش میں وہ وسعت سمائی بھی نہیں ہے کہ میں حضرت کی سیرت کا حق ادا کرسکوں اور جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے یہ حرف آخر نہیں ہے مزید تحقیق جاری ہے اس کے ساتھ ساتھ تاریخ مشائخ سہروردیہ تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ اور تذکرہ خضر صحرائے طریقت (حضرت میاں غلام محمد صاحب سہروردی حیات گڑھی) پر بھی کام مکمل ہو چکا ہے انشاء اللہ یہ کتب بھی جلد وابستگان سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی خدمت میں پیش ہوں گی۔ آخر میں بندہ اپنے تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل میں میرے ساتھ تعاون فرمایا۔ بندہ سید محمد شریف احمد شرافت نوشاہیؒ سجادہ نشین ساہن پال شریف۔ پروفیسر ڈاکٹر سید عارف نوشاہی صاحب اسلام آباد، ڈاکٹر سید خضر نوشاہی صاحب، کپتان واحد بخش سیال صاحب چشتی صابری، سید فیض احمد

marfat.com

Marfat.com

سہروردی سجادہ نشین دربار عالیہ سہروردیہ لاہور۔ سید ذکریا الحسن شاہ صاحب سرہندی سہروردی، علامہ سید ریاض الدین سہروردی کراچی، حاجی احمد دین صاحب سہروردی کراچی، پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب کراچی، پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور صاحب کراچی، حکیم سید منظور احمد شاہ صاحب سہروردی (لالیاں)، پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال احمد فاروقی صاحب لاہور، پروفیسر محمد اقبال مجددی صاحب لاہور اور حضرت علام مخدوم سید مشتاق احمد شاہ صاحب قادری چشتی لاہور کا بے حد ممنون ہوں کہ ان احباب نے میرے معاونت اور راہنمائی فرمائی۔ بندہ اپنے مخلص بزرگ حضرت علامہ شمس بریلوی صاحب (کراچی) کا شکریہ کسی صورت میں بھی ادا نہیں کر سکتا کہ کتاب کی ابتدا سے لیکر تکمیل تک بے حد تعاون فرمایا کتاب کے مسودہ پر نظر ثانی فرمائی اور اپنی انتہائی مصروفیت کے باوجود اس پر پیش لفظ تحریر فرمائے اور اپنے مفید مشوروں سے سربلند فرمایا۔

صد افسوس کہ کتاب کی طباعت سے قبل حضرت علامہ شمس بریلوی، حضرت سید شرافت نوشاہی صاحب۔ کپتان واحد بخش سیال صاحب۔ ابوشاہد سید فیض احمد سہروردی صاحب، اور پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری صاحب، اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون)

بندہ آقائی محمد حسین تسبیحی صاحب تہران اور آقائی آرش گودند تہران (ایران) کا بھی مشکور ہے کہ ان دونوں احباب نے ایران سے نایاک کتب اور ان کی فوٹو کاپیاں مہیا کیں۔

میں سید انیس شاہ صاحب جیلانی (مبارک اردو لائبریری محمد آباد) کا بھی بے حد ممنون ہوں کہ ان کے کتب خانہ سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ بندہ اپنے مخدوم و مربی حضرت قبلہ شاہد رسول شاہ صاحب گیلانی سہروردی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سہروردیہ لاہور کا بھی

marfat.com
Marfat.com

ممنون احسان ہے کہ جن کی دعا اور باطنی توجہ سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا کتاب کی اشاعت زاویہ فاؤنڈیشن کے ناظم اعلیٰ محمد رضاء الدین صدیقی فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاں سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ زاویہ فاؤنڈیشن نے تھوڑے ہی عرصہ میں نایاب کتب تصوف اور ان کے تراجم شائع کر کے تصوف کی گرانقدر خدمت سرانجام دی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کو زیادہ سے زیادہ ترقی عطا فرمائے اور ہمیں مشائخ عظام کی تعلیمات پر گامزن ہونے کی توفیق واستقامت عطا فرمائے (آمین)

خادم الاصفیاء

محمد نعیم طاہر سہروردی

ایم اے۔ بی ایڈ

گورنمنٹ ہائی سکول سنجر پور

تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

پوسٹ کوڈ 64460

marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم○

مقدمہ

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ط

سلسلہ سہروردیہ کے اصحاب قلم شیوخ

نگارش: حضرت علامہ شمس بریلوی

ذاتِ معبود تک جو ازل سے موجود ہے پہنچنے کے دو راستے ہیں ایک شریعت اور دوسرا طریقت! بس فرق یہ ہے کہ شریعت میں اللہ عزوجل کی ذات واجب الوجود معبود ہے اور طریقت میں یہ ذات معبودیت کے ساتھ ساتھ مقصود بھی بن جاتی ہے اور جب ذات احدیت جل وعلا مقصود بن جاتی ہے تو اس کی مقصودیت کی بلندی اور ہمہ گیری ایک ایسی جامعیت بن جاتی ہے کہ اس کی ذات، صفات کے علاوہ انسان کا کونین میں اور کوئی مقصود نہیں رہتا، انسانی ہستی اسی مقصود کے حصول کے لئے اس ارشاد ربانی کی سراپا تفسیر بن جاتی ہے۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ○ آپ فرمادیجئے۔ کہ اگر تم۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ○ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

پیغمبر برحق ﷺ کی اس اتباع کامل کے نتیجے میں انسان اللہ کا محبوب بن جاتا

marfat.com

Marfat.com

ہے اسی لئے تصوف کی دنیا میں یا طریقت کی زندگی میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے جو عبارت ہے ذکرِ الٰہی سے!!

اس کے یہ معنی نہیں اور نہ کسی وقت یہ معنی سمجھے گئے کہ اتباعِ شریعت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت شبلیؒ جنہوں نے شیخ منصورؒ کی دار کے نیچے کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ

"منصور کو اس کی عقل نے دار پر چڑھایا اور مجھ کو میری دیوانگی نے بچایا۔"

یہی حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ پاس شریعت اور اتباعِ رسولِ اکرم ﷺ میں اس حد تک سرگرمِ عمل تھے کہ نزع کے عالم میں جب آپ کو وضو کرایا گیا تو آپ نے فرمایا، وضو کراتے وقت میرے پاؤں کی انگلیوں میں تم لوگوں نے خلال نہیں کرایا ہے، مجھے دوبارہ وضو کراؤ، میں تارکِ سنت ہو کر مرنا نہیں چاہتا، اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان بزرگوں (اصحابِ طریقت) کو اتباعِ سنت اور پیروی رسول اکرم ﷺ کا کس قدر پاس تھا، ان حضرات کے پیش نظر ہر وقت اور ہر آن "فاتبعُونی" کا حکم رہتا تھا۔ ان سے زیادہ اور کون اس بات کا جاننے والا تھا کہ جب تک رسول اکرم ﷺ کی اتباعِ کامل کے مرحلہ سے نہیں گزریں گے اللہ کے محبوب نہیں بن سکتے!

آپ ان بزرگانِ طریقت کے احوال اور ان کی سیرت ہائے مقدسہ کا جائزہ لیجئے تو آپ پر واضح ہو گا کہ وہ اتباعِ سید المرسلین ﷺ کے بعد ہی رضائے الٰہی کی منزل پر گامزن ہوتے تھے، اس کے بعد اُن کی ہر سانس اور اُن کا ہر نفس فاذکُرُونیِ اذکُرکُم کا سرمایہ دار ہوتا تھا۔

اکبر الہ آبادی مرحوم نے دو مصرعوں میں اس طویل وبسیط مضمون کو کمال ایجاز کے ساتھ بیان فرمایا ہے، فرماتے ہیں ۔

قرآن رہے پیش نظر، یہ ہے شریعت
اللہ رہے پیش نظر، یہ ہے طریقت

marfat.com
Marfat.com

صوفیائے کرامؒ کے یہاں اللہ تعالیٰ کی ذات، ان کا مطلوب بھی ہے اور اُن کا مقصود بھی، وہ محبوبانِ الٰہی بن کر بھی محبانِ الٰہی بنے رہتے ہیں اور وہ اس محبت کے تقاضوں کو ہر آن اور ہر لحہ پورا کرتے ہیں گویا مقصود، مطلوب سے اللہ تعالیٰ کی ذات اُن کی محبوب بھی بن جاتی ہے۔ صوفی کی عملی زندگی اسی محور کے گرد گھومتی ہے، وہ ذکر کو اسی لئے اپناتا ہے اور استغراق اور مراقبہ میں اسی غرض وغایت سے مشغول رہتا ہے کہ اس کو اس کا مقصود و محبوب مل جائے اس طالب حق کا جینا مرنا اس کی طاعات، عبادات اور اس کی تمام زندگی صرف اللہ ہی کے لئے ہوتی ہے اور اس راہ میں کسی غیر کا گزر نہیں ہوتا۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ الاعراف آیت ۱۶۲

آپ فرما دیجئے! کہ بالیقین میری نماز اور میری تمام عبادات میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کیلئے ہے۔

اس کی حیات کا غور طلب وقار بن جاتا ہے، کوئی مزاحم اور مانع نہیں ہوتا اور اگر کوئی اس راہ میں حائل ہوتا ہے تو ہر ایسی مزاحمت کو اپنی راہ سے دور کر دیتا ہے جو اس کو ایک لمحہ کے لئے اللہ کی یاد سے غافل کرنے والی ہوتی ہے۔

رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ سورۃ النور آیت ۳۷

ان میں ایسے لوگ ہیں جن کو خرید اور فروخت، اللہ کی یاد (اس کے ذکر) سے غفلت میں نہیں ڈالنے پاتے۔

یہ حضرات کسبِ معاش میں مصروف رہتے لیکن اگر خطرات و ہوا اس راہ میں سامنے آتے تو وہ اللہ پر توکل کر کے بیٹھے رہتے ہیں اور اس میں تجارت سے ہاتھ اٹھا لیتے وہ اپنے محبوب کے اس ارشاد پر یقین کامل رکھتے تھے:۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ۝ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے

marfat.com
Marfat.com

اللّٰہ فَھُوَ حَسۡبُہٗ
جہاں سے اس کا گمان ہی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔
سورہ الطلاق آیت ۲:

فکر معاش سے بے نیاز ہو کر ان کے شب و روز بس ذکر الٰہی میں بسر ہوتے تھے اور اس طرح کہ

تَتَجَافٰی جُنُوۡبُھُمۡ عَنِ الۡمَضَاجِعِ یَدۡعُوۡنَ رَبَّھُمۡ خَوۡفاً وَّطَمۡعاً
اُنکے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ (الگ) رہتے ہیں اسطور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید اور خوف سے پکارتے ہیں۔
سورہ السجدہ آیت ۳۲

قرآن مجید کی سورۃ توبہ آیت نمبر ۱۱۲ پڑھیے جس میں ان پاکباز، سراپا نیاز متقی اور مخلص بندوں کے اوصاف اس طرح بیان کئے گئے ہیں۔

اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ الحَامِدُوۡنَ السَّآئِحُوۡنَ
الرّٰکِعُوۡنَ السّٰجِدُوۡنَ الۡاٰمِرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ
وَالنَّاھُوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَالۡحَافِظُوۡنَ لِحُدُوۡدِ اللّٰہِ:

یعنی توبہ کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے والے، اسکی عبادت کرنے والے، روزے رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، امر بالمعروف کا حکم دینے والے اور مناہی سے روکنے والے اور حدود الٰہی کی (ہر طرح) حفاظت کرنے والے!

تذکرۃ الاولیاء اور بزرگانِ طریقت کی حیات طیبہ پر مشتمل تالیفات کا مطالعہ آپ کو بتائے گا کہ ان حضرات کی

۱:۔ توبہ کا کیا عالم تھا (خطا کاریوں سے محفوظ رہنے کے باوجود خداوند تعالیٰ کے حضور یہ حضرات کس طرح توبہ کیا کرتے تھے؟)

۲:۔ ان کی حمد و ثنائے الٰہی میں مشغولیت اور استغراق کا کیا

marfat.com
Marfat.com

عالم تھا؟

۳:۔ عبادت الٰہی میں ان کے شب و روز کس طرح بسر ہوتے تھے؟

۴:۔ یہ حضرات کس پایہ کے ساتھ سے فرض روزے اور نفلی روزے اور طے کے روزے اور داؤدی روزے کس طرح رکھتے تھے؟

۵:۔ ان بزرگوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے احتساب میں کیسی سرگرمیاں دکھائیں، سطوتِ سلطانی اور رعب شاہی بھی ان کو اس سے باز نہ رکھ سکا، یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر خاص و عام دونوں کے لئے، سلطان و گدا ان کی نظر میں یکساں تھے، خادم و مخدوم کی اس سلسلہ میں کوئی تخصیص نہ تھی؟

۶:۔ ان حضرات کی رکوع و سجود میں محویت کس درجہ پر تھی اور شب روز میں یہ حضرات کتنے رکوع اور سجود ان کے سراپائے نیاز اور جبین سجدہ ریز سے ادا ہوتے تھے؟

۷:۔ ان حضرات کی زندگی کا ہر ہر لمحہ اور ان کی تقویٰ سے آراستہ و پیراستہ حیات کے لمحات حدود اللہ کے تحفظ میں اور اس کی تبلیغ میں کس طرح بسر ہوتے تھے، میں ان چند صفحات میں اس کی تفصیل کس طرح بیان کروں، فتوح الغیب، عوارف المعارف، کیمیائے سعادت اور احیاء العلوم کا مطالعہ کیجئے!

یہی وہ اوصاف تھے جن کی بنا پر اسی آیت کے اختتام پر ''وبشر المؤمنین'' کا ارشاد ان حضرات کا طغرائے کامرانی و کامیابی بن گیا اور یہ خصوصیات اور اوصاف اور ان حضرات کی پاکیزہ زندگی کے یہ ممیزات کسی ایک دو یا کسی مخصوص

marfat.com

Marfat.com

سلسلہ سے مختص نہیں ہیں بلکہ اکابر طریقت و مشائخ صوفیا کا دستور حیات اور لائحہ عمل یہی تھا اور ان کے شب و روز اسی نظام کے تحت گزرتے تھے!

ان حضرات نے اپنی مجلس میں، اپنے مواعظ میں، اپنی جلوتوں میں اور اپنے رشحاتِ قلم سے خدا کے بندوں کو حضور اکرم ﷺ کی اتباع اور محبت الٰہی کا درس دیا، ہر آن اور ہر لحہ جب وہ استغراق کے عالم میں نہ ہوتے تو ان کے ارشادات کا محور یہی ہوتا تھا کہ وہ اپنے مریدوں اور اپنے اصحاب کو اس راہ پر گامزن کریں اور جو گامزن ہیں ان میں مزید شوق پیدا کر کے ان کو اور زیادہ تیز رو بنائیں، یہی سبب تھا کہ بیعت کے وقت وہ سلسلہ میں داخل ہونے والے افراد سے یہی عہد لیتے تھے اور احیاناً اس سلسلہ میں اس نووارد سے کوتاہی سرزد ہو جاتی تھی تو اس کی بیعت فسخ ہو جاتی تھی۔

ان بزرگوں اور مشائخِ طریقت کے یہ تاکیدی احکام یعنی طاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول (ﷺ) مجالس وعظ و تذکیر میں ہمیشہ محور گفتگو اور موضوع سخن رہے، بعض مشائخ کے ان مواعظ کو ضبط تحریر میں لایا گیا یا خود شیخ طریقت نے دور افتادہ متوسلین سلسلہ کے افادہ کے لئے ان کو املا کرادیا، آج وہی مواعظ و ارشادات جو ضبط تحریر میں آگئے تھے اور دستبرد زمانہ سے محفوظ رہ گئے "ملفوظات" کے عنوان سے مضمون ہماری رہنمائی کے لئے موجود ہیں ان ملفوظات کے علاوہ اکثر مشائخ طریقت کے، رشحاتِ قلم، (میری مراد تصانیف سے ہے) جو زمانہ کی غارت گری سے مامون و محفوظ رہ گئی ہے کا مطالعہ کیجئے، ہر ایک تصنیف میں سب سے پہلے اسی اتباع شریعت پر بھرپور انداز میں زور دیا گیا ہے اور تاکید اکسیر کی گئی اس کے بعد دوسرے موضوعات چنے گئے ہیں اور دوسرے موضوعات بھی کچھ الگ تھلگ نہیں بلکہ فضائل اخلاق اور ایسے اوصاف کی تعلیم ہے جو منہاج شریعت سے نکلے ہوئے نہیں یہی دوراستے ہیں جو شاہراہ شریعت سے مل جاتے ہیں یا ان پر عمل پیرا ہو کر کمال انسانیت کی بلندیوں پر پہنچا جا سکتا ہے، ان تمام موضوعات اور مباحث مختلفہ کے ڈانڈے اسی نکتہ پر مرتکز ہو جاتے ہیں کہ

marfat.com
Marfat.com

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

ابتدائی دور تصوف کی تصنیفات میں جو کچھ کہا گیا اور جن عنوانات پر قلم اٹھایا گیا وہ تمام تر اتباع رسول اکرم ﷺ کے متعلق ہیں اور ذکر الٰہی اس میں منتہائے مطلوب و مقصود ہے یا فضائل اخلاق کی تعلیم ہے اور بس۔ میں دنیائے تصوف کی چند ابتدائی کتب یعنی ادوار اول میں لکھی جانے والی تصانیف، سے آپ کا تعارف کراتا ہوں تاکہ آپ پر یہ نکتہ واضح سے واضح تر ہو جائے۔

قدیم ترین کتب تصوف

بزرگانِ طریقت اور جادہ پیمانِ معرفت تصنیف و تالیف کی طرف تیسری صدی ہجری میں متوجہ ہو گئے ان حضرات کی تصانیف کے موضوعات توجہ الی اللہ، ذکر الٰہی کے آداب اور اتباع شریعت تھے، آپ تصوف کے موضوع پر ابتدائی تصانیف کا مطالعہ کریں آپ پر یہ امر خوبی واضح ہو جائے گا، تصوف کے موضوع پر قدیم ترین کتاب، حضرت شیخ حارث محاسبی (ولادت ۱۶۵ ہجری وفات ۲۴۳ ہجری) کی تیسری صدی ہجری کے ایک عظیم المرتبت شیخ طریقت ہیں آپ کی تصنیف، کتاب الرعایہ، کے نام سے مشہور ہے اور اوائلِ قرن سوم کی تصنیف ہے، اس تصنیف میں شیخ حارث محاسبیؒ نے ان موضوعات پر قلم اٹھایا ہے

> محاسبہء نفس، توبہ کرنے والے مشاہیر حضرات، توبہ کا طریقہ، ریا اور اس کی مختلف صورتیں، اخلاقِ فاضلہ کی اہمیت اور افادیت، تواضع، خلوص کے ساتھ احکامِ الٰہی کی اطاعت، نیت اور اس کی اہمیت، اعمال حسنہ کا ستر بھتر سے، عجب، تکبر، فریب نفس، حسد اور اس کی برائیاں، سالک کس طرح اپنی زندگی اسلامی سانچے میں ڈھالے،

marfat.com
Marfat.com

یہ کتاب اسی قبیل کے ۶۱ (اکسٹھ) ابواب پر مشتمل ہے، عنوانات پر نظر ڈالیے "کتاب الرعایۃ" اسلامی زندگی کا ایک مرقع، ایک معلم اور فضائل اخلاق یا اسلامی اخلاق کا ایک دستور العمل ہے اور نظریاتِ تصوف کا ایک گنجینہ ہے جو امتثال اوامر و نواہی اور اتباعِ سنت رسول اکرم ﷺ کے طغرائے متنوعہ سے آراستہ ہے۔ "کتاب الرعایۃ" کے بعد تیسری صدی ہجری کے نامور شیخ طریقت حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کی ایک گرانمایہ تصنیف "کتاب الصدق" ہے، حضرت ابو سعید خراز، حضرت ذوالنون مصری، بشر ابن حارث اور سری سقطی رحمہم اللہ تعالیٰ کے معاصرین میں سے تھے، ان کی بزرگی اور عظمت کی بشارت میں اتنا کہنا کافی ہے کہ ان کے معاصرین حضرات، آپ کا بے حد احترام کرتے تھے، بقول حضرت جامیؒ آپ کا نامِ نامی احمد بن عیسیٰ ہے اور خراز لقب ہے مدتوں خانہ ءِ کعبہ کے مجاور رہے، ۲۸۶ ہجری میں وفات پائی، آپ کی تصنیف گرانمایہ کتاب الصدق معرفت یا تصوف کے موضوع پر دوسری اہم کتاب ہے، اس کتاب کی ابتداء سوال و جواب کی صورت میں ہے، شیخ خود ہی سوال کرتے ہیں اور پھر خود ہی اس کا جواب دیتے ہیں۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں "صدق" پر بہت توجہ کی گئی ہے اور سترہ ابواب محض صدق کی حقیقت میں تحریر کئے گئے ہیں اور اس کی تمام انواع کا احاطہ کیا گیا ہے اور اس کی تفصیلات روایات و واقعات کے حوالے سے پیش کی گئی ہیں یہ کتاب بھی فضائل اخلاق کا ایک دستور العمل ہے اور سیرت النبی ﷺ اور صحابہ ءِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے احوالِ کرامت و آثار سے استدلال پیش کیا ہے۔

سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی، آپ ایک کثیر التصانیف بزرگ تھے لیکن آپ کی تصانیف کے سلسلہ میں یہی کہا جاتا رہا کہ نایاب ہیں، بیسویں صدی کے وسط کے بعد چند مستشرقین کی کوشش سے آپ کے بعض رسائل لندن سے شائع ہوئے جو کام ہم سے نہ ہو سکا وہ غیروں نے کیا، یورپ میں شائع ہونے والے ان رسائل کے علاوہ آپ کے چند رسائل محدث عظیم، شیخ طریقت ابو نعیم اصفہانی کی مشہور زمانہ اور دستیاب

marfat.com
Marfat.com

کتاب "حلیۃ الاولیاء" میں بھی شامل ہیں، ان رسائل میں بیشتر رسائل ایسے ہیں جن میں تصوف کی تعریف بڑی شرح وبسط سے کی گئی ہے۔

حضرت جنیدؒ کے یہاں توحید باری تعالیٰ ایک خاص موضوع ہے، حضرت جنیدؒ نے توحید کی جس قدر تعریفات کی ہیں اور ذات وصفات کے مباحثہ کی جو صراحتیں کی ہیں وہ صوفیائے مابعد کے لئے ایک مرکزی نقطہ اور ان کا ایک مبنی اور ماخذ بنی رہی ہیں۔ حضرت جنیدؒ وہ اولین صوفی ہیں جنہوں نے نظریہ (میثاق) کو پیش کیا ہے۔

حضرت جنیدؒ کے ان رسائل میں نظریہ فنا، صحو، دنیائے تصوف میں پہلی مرتبہ روشناس کرایا گیا اور متاخرین صوفیہ نے اسی کو بنیاد بنا کر اس پر فلک بوس عمارتیں ان نظریات کی قائم کی ہیں:۔

تصوف کے موضوع پر
قرن چہارم ہجری کی تصانیف

موضوع تصوف پر قرنِ چہارم ہجری کی مشہور تصنیف "کتاب اللمع ہے (یا کتاب اللمع فی التصوف)، اس کتاب کے مصنف ابو نصر عبداللہ بن علی السراج طوسی ہیں ان کا انتقال ۳۷۸ھ ہجری میں ہوا یہ کتاب وسطِ قرن چہارم ہجری کی تصنیف ہے، اس کتاب میں تصوف کی حقیقت، مقام عرفاء وصوفیہ، سالک طریقت کے مقامات، عرفاء کے احوال ومقامات اور مقاماتِ صوفیہ کا اثبات قرآن وحدیث سے کیا گیا ہے اس کے علاوہ متعدد عنوانات طریقت، سلوک کے زیر بحث لائے گئے ہیں، ان خصوصیات کے علاوہ یہ کتاب قرونِ ماسبق کے دو صد صوفیہ کا ایک ضمنی تذکرہ ہے، اس طرح تذکرہ الصوفیہ کے اعتبار سے یہ دنیائے تصوف کی اولین کتاب ہے اس تذکرے میں بہت سے تاریخی وقائع بھی مستنبط کیے گئے ہیں۔

توحید الٰہی، اتباع سنت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے، اس کتاب کی تلاش اور اشاعت بھی مستشرقین کی مرہون منت ہے یعنی مشہور مستشرق پروفیسر نکلسن کے

marfat.com

Marfat.com

ایک جامع مقدمہ کے ساتھ ۱۹۱۴ء میں پہلی بار یہ کتاب شائع ہوئی پھر اس کا متن مقدمہ کے فارسی ترجمہ کے ساتھ ایران سے شائع کیا گیا اب لاہور سے اس کا اردو ترجمہ بھی اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

کتاب التعرف :۔ یعنی کتاب التعرف لمذہب التصوف، قرن چہارم کی مشہور و معروف کتاب ہے جو کتاب اللمع کے بعد تصنیف ہوئی۔ کتاب تعرف کے مصنف شیخ ابو بکر محمد بن ابراہیم بخاری کلابازی ہیں، اس کتاب کی گراں مائیگی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ مشائخ نے اس کتاب کے بارے میں کہا ہے

لولا التعرف لما اعرف التصوف.....

اگر کتاب تعرف نہ ہوتی تو ہم تصوف کو کس طرح پہچان سکتے۔

قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب :۔ المعروف بہ قوت القلوب مشہور زمانہ صوفی شیخ ابو طالب مکی الحارثی (محمد بن علی بن عطا حارثی) کی گرانقدر اور مشہور زمانہ تصنیف ہے۔ یہ کتاب بھی قرن چہارم ہجری میں تصنیف کی گئی، طریقت اور سلوک کے دقیق مسائل، اسلام میں سب سے اول اسی کتاب میں پیش کیے گئے، متن کی زبان عربی ہے، فارسی اور اردو میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین سہروردی نور اللہ مرقدہ نے کشف المحجوب اور عوارف المعارف میں متعدد مقامات پر آپ کے اقوال بطور سند پیش کیے ہیں قوت القلوب میں شریعت کی اتباع کامل پر بہت زور دیا گیا ہے اور اس کو مسلکِ تصوف کی اصل قرار دیا ہے اور یہ وضاحت کی ہے کہ بغیر اتباع سنت کے یہ راہ طے کرنا ناممکن ہے۔

جن کتب کا اب تک میں نے اختصار کے ساتھ ذکر کیا ہے وہ تمام کتب موضوع تصوف اور احکام شریعت کی بجا آوری کا ایک دستور العمل ہیں۔ "قوت

marfat.com

Marfat.com

القلوب" کی تصنیف کے وقت تک "طبقات الصوفیہ" پر جداگانہ حیثیت سے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی، اب میں جس کتاب کا آپ سے تعارف کرا رہا ہوں وہ طبقات الصوفیہ پر لولیں کتاب ہے لوراس کا نام ہی طبقات الصوفیہ رکھا گیا ہے۔

طبقات الصوفیہ لور اواخر قرن چہارم ہجری میں تالیف ہوئی، اس کے مصنف سرآمد صوفیائے روزگار، شیخ الطریقت ابو عبدالرحمن محمد بن الحسینؒ سلمی نیشاپوری ہیں آپ کا سال وفات ۴۱۲ھ ہجری ہے۔

طبقات الصوفیہ کی بلند پائگی اور قدر و منزلت کا اندازہ اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ امائی ہروی کا ماخذ یہی کتاب ہے۔ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری ہرویؒ اپنی مجالس تذکیر میں "طبقات الصوفیہ" کے مباحث و نکات کی تشریح کیا کرتے تھے، آپ کے مریدین ان توضیحات کو جو ہروی زبان میں ہوتی تھیں ضبط تحریریں لے آیا کرتے تھے، نفحات الانس جامیؒ کا منبع و ماخذ یہی آمائی ہروی ہے۔

طبقات الصوفیہ دنیائے تصوف میں صوفیائے کرام کا پہلا باقاعدہ تذکرہ ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے قبل صوفیائے کرام کے حالات کی تدوین پر کسی بزرگ نے توجہ نہیں کی تھی بعد کے مصنفین نے شیخ الاسلام کے اس تذکرے سے اپنی تصانیف میں متعدد حوالے دیئے ہیں۔

قرن پنجم ہجری اور موضوعِ تصوف پر گرانقدر تصانیف

پانچوں صدی ہجری میں موضوع تصوف پر متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں۔ جن کا مختصر اتعارف میں آپ کو آئندہ سطور میں کراؤں گا لیکن اس سے قبل اس صدی کی ایک خصوصیت کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ شیخ عبدالرحمن سلمیؒ نیشاپوری نے نگارش طبقات الصوفیہ کی جو طرح تذکرہ طبقات الصوفیہ کے ذریعہ ڈالی تھی، اس نے مزید ترقی کی اور اب بعض مشائخ وارباب قلم کی توجہ اس طرف

marfat.com
Marfat.com

مبذول ہوئی کہ تذکرہ الصوفیہ یا طبقات الصوفیہ پر جامع حیثیت سے لکھا جائے اور صوفیائے کرام کے حالات تفصیل کے ساتھ قلمبند کئے جائیں۔ اس خصوص میں محدثِ اعظم، شیخ الطریقت علامہ ابو النعیم اصفہانی قدس اللہ سرہ العزیز کی مشہور زمانہ تصنیف "حلیۃ الاولیاء" بہت ہی اہمیت کی حامل ہے، حلیۃ الاولیاء کے مصنف علوم نقلی و عقلی کے جامع تھے اور ایک جلیل القدر محدث تھے اور ساتھ ہی ساتھ ایک عظیم شیخ طریقت۔ لیکن دنیائے طریقت میں آپ کو جو شہرت حاصل ہوئی اس نے آپ کے دوسرے کمالات کے شہرہ کو ماند کر دیا۔

حضرت ابو النعیم اصفہانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ گرانمایہ تصنیف حلیۃ الاولیاء چار ضخیم جلدوں میں ہے متن کی زبان عربی ہے۔ عربی زبان میں صوفیائے کرام کا یہ پہلا جامع اور مبسوط تذکرہ ہے۔ اس تذکرہ میں قرن پنجم کے (زمانہ تالیف کے) زہاد، عباد اور اربابِ طریقت کے حالات و سوانح ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ حلیہ الاولیاء میں مواعظ و حکیم، آداب طریقت اور قصص صالحین بھی ہیں اس طرح اس کی جامعیت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے، بعد کے مورخین اور تذکرہ نگاروں نے اس کو اس قدر مستند اور معتبر سمجھا ہے کہ اس سے اپنی روایات کی سند پیش کی ہے، صرف صوفیائے کرام ہی نہیں بلکہ مفسرین محدثین اور فقہا جیسے علامہ ذہبی، علامہ بیہقی اور علامہ سیوطی (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے اپنی روایات کی اسناد حلیۃ الاولیاء سے پیش کی ہیں۔

محدث علامہ شیخ ابو النعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء تالیف فرما کر نہ صرف صوفیائے کرام کے احوال و سوانح کو ضبط کیا ہے بلکہ ان حضرات کے ارفع و اعلیٰ مقامات کا تعارف بھی کرایا ہے اور اولین چار قرنوں کے اصحاب کرام، بزرگان دین و ملت اور ارباب علم و فضل کے سوانح کو دستبرد زمانہ سے محفوظ کر لیا ہے۔ یہ کتاب مصر سے کئی بار شائع ہو چکی ہے چونکہ ضخامت بہت ہے اس لئے اردو میں اب تک اس کا ترجمہ نہیں ہوا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

رسالہ ٔ قشیریہ: رسالہ قشیریہ، دنیائے تصوف کی ایک معروف و مشہور تالیف ہے اس رسالہ کے مصنف شیخ الطریقت استاذ ابو القاسم عبدالکریم بن مولانا القشیریؒ (۴۶۵ھ) ہیں۔ رسالہ قشیریہ کوئی مبسوط اور ضخیم کتاب نہیں ہے بلکہ چند جزو کا ایک رسالہ ہے جو بہت ہی اہم اور گرانقدر مضامین پر مشتمل ہے۔ دوسرے ممالک اسلامیہ کے علاوہ برصغیر پاک و ہند میں چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ سلاسل میں اس رسالہ کو بڑی پذیرائی حاصل ہوئی یہ کتاب ہر دور میں صوفیائے کرامؒ کے مطالعہ میں رہی اور شیوخ اپنے مریدان باطن کو اس کا درس دیتے رہے ہیں اور اس کے مطالعہ کی تاکید فرمائی ہے۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ اور ۵۳ ابواب پر مشتمل ہے، اردو میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس رسالہ کی گرانمائیگی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس رسالہ کی شرح حضرت شیخ بندہ نواز گیسو دراز نے فارسی زبان میں لکھی ہے یہ شرح حیدر آباد دکن (بھارت) سے شائع ہو چکی ہے۔

کشف المحجوب: تصوف کے موضوع پر پانچویں صدی ہجری میں لکھی جانے والی مشہور تصنیف ہے اور فارسی زبان میں تصوف کے موضوع پر پہلی کتاب ہے، "کشف المحجوب" کے مصنف، عظیم پیر طریقت و سلوک حضرت ابوالحسن علی بن عثمان جلالی الجویری الغزنوی حضرت داتا گنج بخش قدس اللہ سرہ ہیں۔ آپ نے ۴۶۵ ہجری میں لاہور میں انتقال فرمایا، آپ کا مزار فائز الانوار آج بھی مرجع خلائق ہے۔

دنیائے تصوف میں جو قبولیت اور پذیرائی اس کتاب کو حاصل ہوئی بہت کم کسی دوسری کتاب کے حصے میں آئی، مستشرقین نے بھی اس کتاب سے بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا چنانچہ دلدادہ ٔ تصوف پروفیسر نکلسن نے ۱۹۱۴ء میں اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا اور اس پر ایک محققانہ مقدمہ بھی لکھا۔ مغربی ممالک میں اس ترجمہ نے تصوف کو خوب روشناس کرایا لیکن اس سے بھی زیادہ عظیم خدمت اس کتاب کے سلسلہ میں روسی مستشرقین پروفیسر ژوکسکی نے انجام دی۔ پروفیسر مذکور نے سخت کاوش اور

marfat.com

Marfat.com

تحقیق کے بعد دنیا کے کتب قانون میں اس کتاب کے موجودہ خطی نسخوں سے اس کا مقابلہ کیا اور متن مطبوعہ کی تصحیح کی اور اس پر ایک گرانقدر مقدمہ تحریر کیا، مقدمہ میں فاضل مقدمہ نگار نے حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کی سوانح حیات بھرپور تحقیق اور جامعیت کے ساتھ تحریر کی اور حضرت داتا گنج بخشؒ کی متعدد تصانیف سے قارئین کو روشناس کرایا، ان تصانیف کی نشاندہی پروفیسر ژوکسکی کا ایک تحقیقی کارنامہ ہے، اس گرانقدر مقدمہ کا ترجمہ ایک ایرانی دانشور نے کیا ایران سے طبع ہونے والے کشف المحجوب کے متن پر یہ مقدمہ موجود ہے، پاکستان میں اس مقدمہ کو اردو میں نقل کر کے کشف المحجوب کے اردو ترجمے کے ساتھ اس کو شائع کیا گیا ہے۔ پروفیسر ژوکسکی کے مقدمہ کا فارسی ترجمہ ایران سے طبع ہونے والی کشف المحجوب پر آج بھی موجود ہے۔

اس سلسلہ میں مختصراً یہ عرض کروں گا کہ کشف المحجوب پانچویں صدی ہجری میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانے والی کتب میں ایک نہایت ہی بلند مقام پر فائز ہے اور اس کے اردو تراجم متعدد ادارہ ہائے نشر و اشاعت نے شائع کیے ہیں اور خاص طور پر یہ تراجم متن کی گرانمایگی کے باعث بہت ہی مقبول ہیں۔

قارئین کرام! اس صدی تک دنیائے تصوف میں سلاسل کا مقام عمل میں نہیں آیا تھا قرنِ پنجم تک صوفیائے کرام نے کسی سلسلہ کی بنا نہیں ڈالی تھی شجرے (کرسی نامہ) ضرور موجود تھے، ہر ایک شیخ طریقت اس سلسلہ میں جب کوئی وضاحت کرتا جہاں کہیں ایسا مقام آتا تو وہ اپنے مرشد خرقہ وار دات کا نام نامی لکھنے پر اکتفا کرتا تھا، نہ سلسلہ چشتیہ قائم ہوا تھا اور نہ سہروردیہ یہ سلاسل بعد میں قائم ہوئے آپ آئندہ اوراق میں اس کی تشریح ملاحظہ فرمائیں گے۔

<u>طبقات الصوفیہ:</u> شیخ الاسلام عبداللہ انصاری المعروف بہ پیر ہروی (م ۴۸۱ ہجری) کی تصنیف ہے یعنی ہروی زبان میں شیخ عبداللہ انصاری ہروی کے مواعظ کا مجموعہ ہے میں اس سے قبل شیخ عبدالرحمٰن سلمی نیشاپوری کی طبقات الصوفیہ کے ضمن میں اس کا ذکر کر چکا ہوں، پیر ہروی رحمتہ اللہ علیہ نے اس

marfat.com
Marfat.com

مجموعہ مواعظ پر چونکہ نظر ثانی فرمائی ہے اور کچھ اضافہ بھی کیا ہے اس لئے طبقات الصوفیہ یا امالی ہروی کو آپ کی تصنیف کے ذیل میں ذکر کر دیا ہے۔

احیاء العلوم الدین معروف بہ احیاء العلوم | حضرت حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی شافعی (م ۵۰۵ ہجری) کی مشہور زمانہ تصنیف ہے احیاء الاعلوم کو اخلاق و تصوف کے موضوع پر پانچویں صدی ہجری کی اہم ترین تصنیف تسلیم کیا گیا ہے، احیاء العلوم کا اصل متن چار جلدوں میں ہے۔

تصوف کی دنیا میں حضرت امام غزالیؒ کو ایک غیر فانی مقام حاصل ہے آپ کی تصنیف احیاء العلوم عربی میں اور کیمیائے سعادت فارسی میں ان کے قلم کا شاہکار ہیں، ان دو مقبول کتابوں کے علاوہ آپ کی متعدد گرانقدر تصانیف ہیں جن کا غزالی نامہ (مطبوعہ تہران) میں شرح وبسط کے ساتھ تعارف کرایا گیا ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے تصوف کے تمام احوال و مقامات کو شرعی استدلال کے ساتھ پیش کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ تصوف، اسلام اور شریعت سے کوئی جداگانہ چیز نہیں ہے تمام دنیا کے مفکرین اور ارباب فضل و کمال نے یہ تسلیم کیا ہے کہ احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اسلامی اخلاق اور تصوف پر بے نظیر کتابیں ہیں، احیاء العلوم مدتوں سے تصوف کی درسی کتب میں شامل ہے، شیوخ طریقت اپنے مریدوں کو اس کا درس دیتے تھے اور مطالعہ کی تاکید بھی فرماتے تھے لیکن آج

آں قدح بشکست وآں ساقی نماند

کیمیائے سعادت: بقول مولانا شبلی مرحوم فارسی زبان میں احیاء العلوم کی ایک دلکش تلخیص ہے۔ شاید ان کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ احیاء العلوم کی دلکش تلخیص خود امام غزالیؒ کے قلم "المرشد الامین" ہے جس کے اردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ کیمیائے سعادت حقیقت میں ایک مستقل تصنیف ہے حضرت حجۃ الاسلام نے اس میں اطناب کے بجائے قدرے ایجاز سے کام لیا ہے۔ کیمیائے سعادت کا بنیادی نقطہ تصوف ہے امام صاحب نے اس کو چار ارکان اور ایک

marfat.com
Marfat.com

مقدمہ اور چار ارکان پر تقسیم کیا ہے اور ہر رکن دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ کیمیائے سعادت کے چار ارکان یہ ہیں۔

رکن اول :۔ عبادات، رکن دوم :۔ معاملات، رکن سوم :۔ مہلکات اور رکن چہارم :۔ منجیات۔ احیاء العلوم کی طرح کیمیائے سعادت بھی سعادتِ ابدی کے حصول کا دستور العمل ہے۔

الذخیرہ فی العلوم البصیرۃ: یہ کتاب شیخ طریقت، مرشدِ کامل شیخ احمد غزالیؒ (برادر امام محمد غزالیؒ) کی تصنیف ہے۔ آپ نے قرن ششم میں ۵۲۰ ہجری میں بمقام طوس انتقال فرمایا۔ آپ کی یہ کتاب اواخرِ قرن پنجم ہجری کی تصنیف ہے۔ آپ جس طرح دنیائے تصوف میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں اسی طرح ایک صاحبِ قلم یا تصوف کے موضوع پر گرانقدر تصانیف کے مصنف کی حیثیت سے بھی ایک عظیم المرتبت شخصیت ہیں۔

عربی زبان میں آپ کی مشہور تصنیف "الذخیرہ فی العلم البصیرۃ" ہے، فارسی زبان میں آپ کی مشہور تصنیف "سوانح العاشق" ہے۔ یہ کتاب کچھ زیادہ ضخیم نہیں ہے لیکن موضوع کے اعتبار سے بہت بلند اور وقیع ہے، آپ سے پہلے موضوع عشق پر کسی نے قلم نہیں اٹھایا آپ کے بعد (کافی عرصہ گزر جانے پر) شیخ فخر الدین عراقی سہروردی نے "لمعات" تصنیف کی جو اسی موضوع پر ایک گرانمایہ تصنیف ہے۔ "الذخیرہ فی العلم البصیرۃ" اور "سوانح العشاق" طبع ہو چکی ہیں لیکن ان کے اردو تراجم ابھی تک نہیں ہوئے ہیں۔ ان گرانمایہ کتب کے علاوہ آپ کے گرامی پایہ مکتوبات بھی ہیں جو نکاتِ تصوف سے مالا مال ہیں اور مکتوبات عین القضاۃ ہمدانی کے نام سے مشہور ہیں اور آج تک ارباب نظر کے لئے کحل بصیرت ہیں، فارسی زبان میں آپ کی ایک اور مشہور تصنیف "تازیانہ سلوک" ہے، آپ کے مکتوبات اور دوسری تصانیف تہران سے شائع ہو چکی ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

قرنِ ششم و ہفتم ہجری کی
موضوع تصوف پر تصانیف

تصوف کی دنیا میں باعتبار تصنیف و تالیف چھٹی صدی ہجری ایک بہت ہی اہم صدی ہے، اس صدی میں جس قدر گرامی مایہ، مہتم بالشان کتب تصوف کے موضوع پر لکھی گئیں اتنی اور قرون مابعد میں نہیں لکھی گئیں! قرنِ ششم ہجری کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں چند ایسی اہم اور برگزیدہ شخصیتیں دنیائے تصوف میں وسادہ ہائے رشد و ہدایت پر متمکن ہوئیں جن کے نام ہائے نامی سے سلاسلِ صوفیہ کی بنیاد پڑی، اس سے میری مراد بانی سلسلہ قادریہ قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی اور حضرت شیخ الشیوخ ابو حفص عمر شہاب الدین سہروردی اور آپ کے عم نامدار حضرت شیخ عبدالقاہر ابوالنجیب سہروردی ہیں (رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین)۔

قبل اس کے کہ میں ان حضرات کی تصانیف کا آپ سے تعارف کراؤں، میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے عالم اسلام خصوصاً بغداد کی نویں صدی کے حالات آپ کے سامنے مختصراً پیش کروں اور آپ کو بتاؤں کہ اس دور میں مسلمان، پستی، زبوں حالی اور زوال کی کن حدوں تک پہنچ گئے تھے! چھٹی صدی ہجری میں سلطنت عباسیہ کا وہ طنطنہ اور وہ دبدبہ ختم ہو چکا تھا جس نے اس کو تمام دنیا میں سربلند کیا تھا، اقتدار کے حصول کے لئے خونِ مسلم کی ارزانی توبہ! توبہ!! حکومت عباسیہ کا زریں دور صرف تیسری صدی ہجری کے وسط تک قائم رہا، اس کے بعد مسلمانوں کی تلواریں مسلمانوں کے گلوں پر اور تیزی سے چلنے لگیں، حصول اقتدار کی جنگیں تو ایک طرف، حنابلہ و اشاعرہ کی چپقلش اور باہمی جنگ، جدال، شیعہ سنی تنازعہ جس کے نتیجے میں ہزاروں مسلمان قتل کرائے گئے۔

دوسری طرف! خوف خداوندی دلوں سے رخصت ہو چکا تھا، ناؤ و نوش کی محفلیں ہر طرف گرم تھیں، صرف ہوس کوشی اور داد عیش دینا مسلمانوں کا شعار تھا،

marfat.com

Marfat.com

آپ کو تعجب ہوگا کہ ان امراء المسلمین جن کو ہم خلفائے عباسیہ کہتے ہیں کے حرم میں باندیوں اور کنیزوں کے پرے کے پرے محوِ خرام ناز تھے، ایک ایک شہزادہ اور امیر المسلمین کے حرم میں، کنیزانِ خوبرو کے جھرمٹ لگے رہتے تھے، آپ کو تعجب ہوگا کہ شہوت رانی اور نفسانی ہیجان کا یہ عالم تھا کہ سوائے امیر المسلمین امین الرشید کے عباسی سلطنت کے تخت پر متمکن ہونے والا بادشاہ یا آپ کا جی چاہے تو خلیفہ کہہ لیجیے، کنیز ہی کے بطن سے پیدا ہوا[1]، رومی، بربری کنیزوں کی بھیڑ ہر ایک حرم شاہی میں موجود تھی اور بیت المال کی دولت بے دردی سے ان کے زیوروں اور فاخرہ لباس پر خرچ کی جاتی تھی۔ ہر ایک کی فیاضیوں کی داستانیں مسلمانوں کے اسی بیت المال کے صدقے میں ہیں۔

البتہ کچھ نفوس قدسیہ ایسے بھی تھے کہ ان ہنگامہ ہائے ناؤ نوش اور شورش ہائے جگر ویزن سے اپنا دامن بچا کر جنگلوں اور بیابانوں کی طرف نکل گئے تاکہ ایمان سلامت رہے، کور نگاہوں نے ان کی اس عافیت کوشی کو رہبانیت کا نام دیا جو ایک تاریخی مغالطہ ہے۔

اب رہے علماء و فضلاء جن کے سپرد احتساب بھی تھا، حدود اللہ کی جانثار حفاظت جن کی ذمہ داری تھی ان میں بیشتر حضرات حکومت کے وظیفہ یاب تھے، شاہی درباروں سے وابستہ تھے، شیخ الاسلام اور قضا کا عہدہ حکومت نے ان کے گلوں میں طوق زریں کی طرح ڈال کر ان کو اپنا منقاد و مطیع بنا لیا تھا، کاش یہ حضرات حضرت امام احمد حنبلؒ اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کی طرح سطوتِ سلطانی کے منہ پر طمانچے لگانے والے ہوتے۔ ان حضرات کی غیرت دینی کے آئے دن امتحانات ہوتے رہتے تھے اور یہ حضرات مصلحت وقت کی اوٹ میں اپنا منہ چھپا لیتے تھے، ان کی غیرت ایمانی کا تو اسی وقت امتحان ہو چکا تھا جب قرامطہ خانہ کعبہ پر یورش کر کے حجر اسود کو اس کی جگہ سے اکھاڑ کر لے گئے تھے اور گیارہ سال تک مسلمانوں کو اس کے بوسہ سے محروم رکھا،

---

[1] تاریخ نے ان کنیزوں کے نام محفوظ رکھے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

مسلمان طور اجتماعی اور حکومت اسکی واپسی کے لئے گرانقدر نذرانے پیش کرتے اور وہ حقارت سے ان نذرانوں کو ٹھکرا دیتے۔

بغداد کی مرکزیت، مکّوں، سامانیوں، اور سلجوقیوں میں گھر کر ایک جسد بے جان بن کر رہ گئی تھی، مذکورہ سلطنتیں بھی جوع الارض میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے سے دست و گریباں تھیں، اس سیاسی انتشار نے مرکزی قوت کے دست بازو شل کر دیئے تھے اور ان کی مایہ سطوت کے تار پود بکھر کر رہ گئے تھے، مدرسوں میں علماء و فضلاء جدل و خلافت اور ہوس ملک گیری کا شکار تھے اور ہر ظلم و ستم اس وقت مباح ہی نہیں بلکہ عین انصاف سمجھا جارہا تھا اب صرف ایک ہی چارہ کار باقی رہ گیا تھا کہ امت میں ایک ایسا گروہ اور ایسے نڈر، بیباک، حق گو، حق پرست اور خدا ترس حضرات پیدا ہوں جو سونے والوں کو جگائیں، گم کردہ راہوں کو راہ پر لگائیں، مردہ جسموں میں عزم، استقلال، خدا ترسی اور خدادوستی کا خون دوڑائیں اور کتاب و سنت کا احیاء کریں، ظاہر ہے کہ یہ کام ایک ایسی جماعت انجام دے سکتی تھی جس کو نہ دنیا خرید سکتی تھی اور نہ شکوہ سلطانی ان کی راہ میں حائل ہو سکتا تھا چنانچہ قدرت نے یہ اہم فریضہ بجائے ایک جماعت کے اپنے ایک محبوب اور مخلص بندے کے سپرد کر دیا جو سید المرسلین، خاتم النبیین ﷺ سے ایک خصوصی نسبت رکھتا تھا اور اس کی یہ ہی ذمہ داری تھی کہ جو ایک ایسا گروہ تیار کرے جو ان برائیوں کا قلع قمع کر سکے چنانچہ اس متقی، نڈر، صاف گو اور بیباک حق پرست انسان یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (محی الدین) قدس اللہ سرہ نے اصلاح معاشرہ کی سنگلاخ زمین پر اپنا قدم رکھا اور بغداد کی سرزمین میں جو فساد، نفاق اور شقاق کا گہوارہ تھی، پہلی تقریر فرمائی، اس تقریر نے بغداد میں ایک تہلکہ مچا دیا، چونکہ لوگوں کی فطرتیں سلیم نہیں تھیں ماحول نے ان کو بگاڑ دیا تھا صرف ایک تازیانہ یادل میں اتر جانے والی آواز کی ضرورت تھی، پھر تو یہ عالم ہوا کہ آپ کے وعظ کی مجلس میں انسانوں کا ایک دریا امنڈ آتا تھا۔ بغداد کے لوگ سطوت سلطانی کے سامنے ایک مرد جری اور بیباک کی صدائے حق سننے کے لئے مدت سے ترس رہے تھے چنانچہ

marfat.com
Marfat.com

باب الشامیہ کی جامع مسجد اس اژدحام کے لئے ناکافی ہوئی تب آپ نے عید گاہ کے وسیع و عریض میدان کو اپنی موعظت کی مجلس کے لئے منتخب فرمایا، آپ کی ہر مجلس وعظ ہزاروں بندگان خدا افعال شنیعہ سے تائب ہوتے تھے۔

آپ کے خطبات و مواعظ کے مخاطب کبھی علماء کرام اور فقہا ہوتے تھے، کبھی باشندگان بغداد سے خطاب ہوتا تھا اور کبھی دربار میں امراء، وزراء ہوتے اور کبھی فرمانروائے وقت کو آپ للکارتے تھے۔ ان چند اوراق میں آپ کے مواعظ، آپ کی زجر کے نمونے کس طرح پیش کروں، افسوس کہ اس مقدمہ کی تنگ دامانی اس راہ میں حائل ہے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ان مواعظ، خطبات کے دو مجموعے خوش قسمتی سے آج بھی ہماری دسترس میں ہیں۔ یعنی فتوح الغیب اور الفتح الربانی، ان دونوں مہتم بالشان کتابوں کے اردو میں ترجمے ہو چکے ہیں، آپ کی تیسری اہم کتاب فقہ حنبلی کی ایک جامع کتاب ہے جو "غنیۃ الطالبین" کے نام سے موسوم ہے، اس کا صرف آخری باب موضوع تصوف سے تعلق رکھتا ہے جس کا عنوان ہے "آداب المریدین" میں سیدنا غوث الاعظمؓ کے نام نامی سے انتساب کے باعث یہ کتاب حنابلہ سے زیادہ احناف میں مقبول ہے۔

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی بانی ہے سلسلہ قادریہ کا، قادریہ سلسلہ میں آپ کے بعد بہت سے شیوخ نامدار گزرے ہیں جو صاحب سجادہ شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم بھی تھے اور ان شیوخ گرامی قدر سے متعدد ذیلی سلاسل بھی وجود میں آئے جن کا فیضان بحمد اللہ آج بھی جاری و ساری ہے۔

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی صحبت بابرکت اور ذات سے بہت سے حضرات مالا مال ہوئے اور آپ سے فیوض و برکات حاصل کر کے شہرت و ناموری کی بلندیوں پر پہنچے ہیں ان ہی مستفیدان غوثیت میں ایک نامور شخصیت حضرت شیخ عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ عبدالقاہر ابوالنجیب سہروردی رحمتہ اللہ علیہ متعدد مشائخ کی صحبت سے مستفیض ہوئے تھے ان حضرات میں جیسا کہ میں ابھی عرض کر چکا ہوں حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شخصیت بہت نمایاں ہے لیکن حضرت ابوالنجیب کا خرقہ ء ارادت آپ کے عم نامدار شیخ وجیہہ الدین قدس اللہ سرہ سے اور تلقین ذکر کا شرف حضرت امام احمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل ہوا تھا۔

حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی قدس اللہ سرہٗ کی ذات گرامی دراصل سلسلہ سہروردیہ کا سرچشمہ اور صوفیہ کے چند مشہور سلاسل کا مرکز ایصال ہے، ان سلاسل کی تصریح آپ کی سوانح حیات اور سلسلہ سہروردیہ پر لکھی جانیوالی تصانیف خاص طور پر سلسلہ اشرفیہ (چشتیہ) کے مبنیٰ حضرت قدوۃ الاکبر شیخ طریقت جہانگیر اشرف سمنانی قدس اللہ سرہٗ کے گرانقدر ملفوظات میں تفصیلاً مذکور ہے

حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی قدس اللہ سرہٗ کو دنیائے اسلام کی مشہور ترین و عظیم درسگاہ مدرسہ نظامیہ بغداد کی مدرسی کا بھی شرف حاصل ہے اور یہ شرف وہ ہے جو وقت کے قدوۃ العلماء ہی کو حاصل ہوا کرتا تھا آپ ۵۴۵ ہجری سے ۵۴۷ ہجری تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔

آداب المریدین : حضرت ابوالنجیب سہروردی کی مشہور زمانہ تصنیف ہے، آداب المریدین کا متن عربی ہے، یہ کتاب متعدد بار مصر و شام و لبنان سے شائع ہو چکی ہے، اردو زبان میں کئی ناشران کتب نے اس کے تراجم شائع کئے ہیں، اس کتاب میں مرید، مراد اور شیخ طریقت کے آداب و حقوق پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ سلسلہ سہروردیہ کا سرچشمہ اور مبنیٰ اگرچہ حضرت ابوالنجیب سہروردی قدس اللہ سرہ کی ذات گرامی ہے لیکن اس سلسلہ کو شیوع، شہرت، ناموری وسعت اور ہمہ گیری شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ کی ذات گرامی سے حاصل ہوئی۔

میں یہاں حضرت شیخ الشیوخ قدس اللہ سرہ کے سوانح حالات معرض تحریر

marfat.com

Marfat.com

میں نہیں لاؤں گا کہ آپ اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ سلسلہ سہروردیہ کے مشائخ اور باقی سلسلہ کے حالات کا مطالعہ کریں گے۔ مجھے اس مقدمہ میں صرف آپ کی تصانیف کا تعارف کرانا مقصود ہے اور میں یہ کہنے میں باک نہیں محسوس کروں گا اور میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ بات عرض کر رہا ہوں کہ دنیائے تصوف میں رشد و ہدایت کی مسند پر متمکن ہوتے ہوئے جس قدر صاحبانِ قلم یعنی مصنفین و مؤلفین حضرات اس سلسلہ عالیہ کو میسر آئے اور اس خصوص میں جو شرف سلسلہ سہروردیہ کو حاصل ہوا یہ دولت کسی اور دوسرے سلسہ کے حصے میں نہیں آئی اور میں خیال کرتا ہوں اور ایسا خیال کرنے میں حق جانب بھی ہوں کہ اس سلسہ کی توسیع، اشاعت، شہرت اور سر بلندی میں اس سلسلہ کے اصحابِ قلم کا ایک خاص حصہ ہے۔

اِن حضرات کی تصانیف نے قلوب انسانی پر بڑے گہرے اثرات چھوڑے اور لوگوں کو معرفت و حق شناسی کا سبق اپنی تصانیف کے ذریعے دیا، اب میں سلسلہ سہرودیہ کے مشائخ کی تصانیف سے آپ کا تعارف کراتا ہوں اگرچہ بہت مختصر ہے!

عوارف المعارف: دنیائے تصوف کی مشہور و معروف کتاب ہے اور چھٹی صدیؒ ہجری میں تصوف کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں میں اس کو منفرد مقام حاصل ہے اور شیخ ابو طالب مکیؒ کی قوت القلوب اور کشف المحجوب کے بعد تصوف کے موضوع پر یہ ایک گرانقدر اضافہ ہے اس کتاب کی ایک اہم اور انفرادی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظامِ خانقاہی اور آداب صومعہ پر سب سے پہلی کتاب ہے! عوارف المعارف میں تصوف کی حقیقت و مقامات واحوال صوفیہ پر حضرت مصنف نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ لکھا ہے۔

احیاء العلوم کی طرح حضرت شیخ الشیوخ قدس اللہ سرہٗ بھی نص قرآنی اور آثار واخبار کے حوالے سے ہر باب یا عنوان کا آغاز فرماتے ہیں اور ان کو اپنا مستدل بنایا ہے اس طرح وہ تمام اعتراضات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں جو تصوف پر وارد کیے جاتے

marfat.com

Marfat.com

ہیں، آپ نے بڑے پرزور دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ تصوف عین شریعت ہے اور آپ نے یہ امر پایہء ثبوت کو پہنچادیا ہے کہ شریعت اگر روح ہے تو طریقت جسم ہے اور اگر طریقت روح ہے تو شریعت اس کا شعار و ایثار ہے۔ اس جامع اور گراں بہا کتاب کے علاوہ رشف النصائح اور اعلام الہدیٰ بھی آپ کی بلند پایہ تصانیف ہیں لیکن جو شہرت اور قبول عام "عوارف المعارف" کو حاصل ہوا وہ دوسری تصانیف کے حصہ میں نہیں آسکا، عوارف المعارف کا متن عربی زبان میں ہے اور عربی انشا پردازی کے دلنشیں اسلوب بیان میں اس کو لکھا گیا ہے چھوٹے چھوٹے اثر آفریں جملے ہیں جنکی بندشیں بہت چست ہیں اس وجہ سے وہ جملے بڑے کیف آفریں بن گئے ہیں عوارف المعارف کی شرحیں بھی لکھی گئیں اور ترکی، فارسی اور اردو زبانوں میں اس کے ترجمے بھی ہوئے، اس ناچیز راقم السطور نے بھی اس کا اردو ترجمہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور الحمد للہ کہ چند سال میں اس ترجمہ کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور ارباب نظر نے اس ترجمہ کو بہت سراہا ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ قدس سرہ کی مادری زبان اگرچہ فارسی تھی لیکن آپ نے حجازی، عراقی، شامی اور مصری عقیدت کیشوں اور ارباب تصوف کی اصلاح و تربیت کے لئے "عوارف المعارف" کو عربی زبان میں لکھا، میں ابھی عرض کر چکا ہوں کہ زبان و بیان کے اعتبار سے کتاب کا مرتبہ بہت بلند ہے اور عربی زبان پر آپ کے تبحر کی ایک بین دلیل ہے۔

عوارف المعارف کی خصوصیات ان چند صفحات میں پیش کرنا ممکن ہے جبکہ عصر حاضر تک سلسلہ سہروردیہ پر لکھی جانے والی کتابوں کا استقصا بھی پیش نظر ہے، جو حضرات مزید صراحت و وضاحت کے خواہاں ہوں وہ ترجمہ اردو ترجمہ عوارف المعارف پر اس ناچیز شمس بریلوی کا مقدمہ ملاحظہ فرمائیں، یہاں میں بطور حرف آخر یہ عرض کروں گا کہ جس طرح سلسلہ سہروردیہ کی توسیع و اشاعت میں حضرت شیخ الشیوخ کی عظیم شخصیت نے کام کیا ہے اسی طرح آپ کی اس تصنیف "عوارف

marfat.com

Marfat.com

المعارف" نے قبولیت کی آخری حدوں کو چھولیا ہے، یہ کتاب گرانمایاں مشائخ کے یہاں تسلسل سے درس میں رہی ہے جس سے اس کی بلند پائیگی کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

سلسلہ سہر ودیہ کے دوسرے مشائخ اور موضوع تصوف پر ان کی تصانیف

شیخ ظہیر الدین عبدالرحمٰن بن علی شیرازی رحمتہ اللہ علیہ (م ۷۱۶ ہجری)
سلسلہ سہروردیہ کے مشائخ میں سے ہیں اور رشد وہدایت کی سرگرمیوں کے علاوہ آپ کی شہرت کو موجب خاص "عوارف المعارف" کا فارسی ترجمہ ہے، میں سمجھتا ہوں کہ شیخ ظہیر الدین شیرازی نے عوارف المعارف کو فارسی زبان میں منتقل کر کے سلسلہ سہروردیہ کی ایک عظیم خدمت انجام دی ہے۔ شیخ ظہیر الدین شیرازی کی کسی اور تصنیف کے بارے میں کوئی صراحت نظر سے نہیں گزری اس لئے اس ترجمہ فارسی ہی کو انکے رشحات قلم کا مرقع سمجھنا چاہئے!

مصباح الہدایت: مصباح الہدایت (مفتاح الکفایت)، سلسلہ سہروردیہ کے ایک اور بزرگ شیخ عزالدین محمود بن علی کاشانی (م ۷۳۵ ہجری) کی تصنیف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ "عوارف المعارف" کا ترجمہ ہے لیکن ایسا نہیں ہے یہ تصوف کے موضوع پر ایک مستقل تصنیف ہے غور کیجئے کہ اس کو عوارف کا ترجمہ کس طرح کہا جا سکتا ہے جبکہ "عوارف المعارف" تریسٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور مصباح الہدایہ صرف دس ابواب پر مخصوص ہے، جس طرح اس کو عوارف کا ترجمہ نہیں کہہ سکتے اسی طرح یہ عوارف کی تلخیص بھی نہیں ہے کہ تلخیص میں ابواب حذف نہیں کیے جاتے ہیں بلکہ اطناب کو ایجاز میں بدل دیا جاتا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ مصباح الہدایت میں اکثر مقامات پر "عوارف المعارف" کے جملے بطور سند یا اپنے مرشد والا سے اظہار عقیدت واحترام کے باعث پیش کر دیے ہیں اور مصنف نے دیباچہ "مصباح الہدایت" میں اس کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

شیخ طریقت کے ترجمہ عوارف المعارف اور مصباح الہدایت نے ایران کی سرزمین میں سلسلہ سہروردیہ کے فروغ میں بڑا کام کیا، اس سے یہ مراد نہیں کہ دوسرے شیوخ کرام کا اس میں حصہ نہیں!

"مصباح الہدایت" کے مصنف شیخ عزالدین محمود کاشانی کی ایک اور تصنیف عربی زبان میں ہے جس کا نام

کشف الوجوہ الغرر لمعانی نظم الدُّرر

ہے، یہ مشہور زمانہ صوفی شیخ ابن فارض کے قصیدہ خمریہ تائیہ کی شرح ہے، شیخ ابن فارض دنیائے تصوف میں اپنی عارفانہ شاعری کے باعث بہت مشہور ہیں، انہوں نے متعدد قصائد عارفانہ لکھے ہیں لیکن وہ خمریات کے رنگ میں ہیں ان تمام قصائد میں ان کا قصیدہ تائیہ بہت مشہور ہے شیخ عزالدین کاشانی نے اسی قصیدے کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن متن کی طرح شرح کی زبان بھی عربی ہے۔

سلسلہ سہروردیہ کے مشائخ کی کتابوں میں حضرت شیخ فخر الدین عراقی (م ۶۸۸ھ) کی کتاب "لمعات" بھی بہت گرانقدر کتاب ہے جو تصوف عاشقانہ کی ترجمان ہے یعنی اس کا موضوع عشقیہ ہے، حضرت شیخ بہاالدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہ کے انتقال کے بعد شیخ عراقی ملتان سے ارض روم پہنچے، وہاں آپ کو شیخ محی الدین ابن عربی کے مرید خاص اور ان کے نظریہ وحدت الوجود کے شارح شیخ صدر الدین قونوی کی صحبت میسر آئی، شیخ صدر الدین قونوی تصوف میں نظریہ عاشقانہ کے متبعین میں سے تھے، مولانا رومی کی صحبت نے نظریہ تصوف عاشقانہ کی راہ پر ڈال دیا، شیخ فخر الدین عراقی بھی اس رنگ میں رنگ گئے اور کتاب "لمعات" تصنیف کی اگرچہ لمعات ایک مختصر سا رسالہ ہے، شیخ قونیوی کی صحبت میں عراقی نے محبت اور عشق کا جو مفہوم سمجھا تھا اس کو وحدت الوجودی رنگ میں بزبان عشق و عاشقی بیان کیا ہے، یہ مختصر حجم کا رسالہ اپنی عظمت کلام، سلاست بیان اور طرز ادا کی رنگینی کے باعث قطع نظر موضوع کے صوفیائے قرن ہفتم کی تصانیف میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے، حضرت جامی نے اس کی

marfat.com

Marfat.com

شرح موسوم "اشعۃ اللمعات" لکھ کر اس کو اور بلند شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔

قارئین کرام! حضرت شیخ فخرالدین عراقی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ کے ارادت مندوں میں سے تھے اور انہی کے حکم سے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تھے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی مزید تربیت فرمائی اور اپنی صاحبزادی ان کے حبالہ ٔ عقد میں دیدی تھی۔

مرصاد العباد: ساتویں صدی ہجری میں حضرت شیخ الشیوخ قدس اللہ سرہٗ کے تربیت یافتہ بزرگ حضرت شیخ نجم الدین رازی المعروف بہ نجم الدین رازیؒ، مشہور زمانہ کتاب "مرصاد العباد" کے مصنف ہیں، شیخ یہ کتاب شہر سیواس میں ۶۲۰ھ میں حسب ارشاد حضرت شیخ الشیوخ قدس اللہ سرہٗ تصنیف کی، جس کا اظہار بصراحت تمام انہوں نے "مرصاد العباد" کے دیباچہ میں لکھا ہے اس طرح مرصاد العباد سلسلہ سہروردیہ کے ایک شیخ طریقت کی عظیم اور گراں بہا تصنیف ہے، مرصاد العباد کا متن فارسی ہے لیکن نصوص واحادیث سے بکثرت استدلال کیا ہے اور اپنے اقوال کو ان سے مزین کیا ہے۔

یہ کتاب پانچ ابواب اور پچاس فصلوں پر مشتمل ہے، اوسط درجہ کی ضخامت ہے، مصنف نے تصوف کے بیشتر مسائل کا احاطہ کیا ہے، آیات قرآنی کی تاویل و تفسیر میں تصوف کے بیشتر مسائل و نکات کو پیش کیا ہے، صوفیائے مابعد کے یہاں یہ کتاب بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی گئی، عوارف المعارف کے ساتھ ساتھ مشائخ کرام اس کا بھی درس دیتے تھے، پاک نگاہ پاک دل سلاطین ہند کی مجالس میں بھی اس کے مباحث زیر بحث آئے تھے، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو اس سے خاص شغف تھا۔ سرزمین ایران سے یہ کتاب کئی بار شائع ہو چکی ہے، چودھویں صدی کے آغاز میں اللہ والے کی قومی دکان لاہور سے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا تھا جو اب نایاب ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قرن پنجم ہجری سے قرن ہشتم ہجری تک دوسرے مشائخ کرام کی تصانیف

چونکہ اس مقدمہ میں مجھے خاص طور سے سلسلہ سہروردیہ کے مصنفین کی کتابوں کا آپ سے تعارف کرانا مقصود تھا اس لئے میں اس سلسلہ میں ساتویں صدی ہجری تک پہنچ گیا، جستجو سے یہی پتہ چلتا ہے کہ سلسلہ سہروردیہ کے صاحب قلم مشائخ نے ایران میں مرصاد العباد کے بعد کوئی تصنیف اپنی یادگار نہیں چھوڑی بہر حال یہ میری تلاش ہے ممکن ہے کہ اس سلسلہ کے کسی بزرگ نے اپنی کوئی یادگار خوبصورت تصنیف چھوڑی ہو تو یہ میری تلاش کی کوتاہی اور جستجو کی ناکامی ہے ہاں یہ ضرور عرض کروں گا کہ ان چار قرنوں میں دیگر سلاسل کے وابستگان اور سر خیل سلسلہ کی متعدد تصانیف منصۂ شہود پر آئیں اور ارباب نظر سے خراج تحسین حاصل کیا، ان اصحاب تصانیف میں حضرت خواجہ فرید الدین عطار کا ایک خاص مقام ہے آپ کی نثری تصنیف میں "تذکرۃ الاولیاء" دو جلدوں میں، خواص میں بہت ہی مقبول ہوا اور نظم میں "منطق الطیر" اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد ہے، نظم میں حدیقہ حکیم سنائی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، حضرت خواجہ عطارؒ کے بعد مثنوی معنوی یا مثنوی مولانا روم تصوف کی منظوم تصانیف میں سب پر بھاری ہے یہ چند دفتروں پر مشتمل ہے، نثر میں حضرت مولانا حضرت شیخ الشیوخ کے ایک ہمعصر یعنی حضرت شیخ محی الدین ابن عربی المعروف بہ شیخ اکبر (اندلسی) اپنی تصانیف چار جلدوں میں "فتوحات مکیہ" کے نام سے ہے اور رموز و معارف تصوف خصوصاً نظریہء وحدت الوجود کی تاویل و تفسیر میں اس کو ایک خاص مقام حاصل ہے، شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے اس میں ایسے دقیق مسائل پیش کئے ہیں کہ اس کی شرح آج تک نہ ہو سکی، حضرت شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ کی دوسری کتاب "فصوص الحکم" ہے، "فصوص الحکم" کا بنیادی نقطہ عشق محمد ﷺ ہے، یہ کتاب "فتوحات مکیہ" کی بہ نسبت آسان ہے اس لئے اس کی متعدد شرحیں عربی، فارسی اور اردو میں لکھی

marfat.com

Marfat.com

گئیں۔ یوں تو حضرت شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ کی متعدد تصانیف ہیں اور آپ کے سوانح نگار حضرات نے ان کی تعداد سینکڑوں سے تجاوز بتلائی ہے لیکن ان تمام تصانیف میں فتوحات مکیہ، فصوص الحکم اور مواقع النجوم بہت مشہور ہیں۔

حضرت شیخ اکبر رحمتہ اللہ علیہ کے ربیب، آپ کے خاص تربیت یافتہ اور آپ کے فلسفہ "وحدت الوجود" کے اولین شارح صاحب رشد وہدایت شیخ طریقت محمد بن اسحاق القونوی المعروف بہ صدر الدین قدس اللہ سرہ بھی کثیر التصانیف بزرگ ہیں، آپ کی تصانیف میں مفتاح الغیب، النفحات الالہیہ، تفسیر سورۃ الفاتحہ، الفصوص، فکوک، بہت مشہور ہیں اور بعض کتب دستیاب بھی ہیں۔ آپ کی تمام کتب عربی زبان میں ہیں۔ مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ نے الفصوص کی شرح نقد الفصوص کے نام سے لکھی ہے، آپ کے تلامذہ میں حضرت عراقی، شیخ جندی، اوحدی مراغی، عبدالرزاق کاشی اور شیخ سعید الدین فرغانی (م ۷۰۰ھ) مشہور ہیں بہت مشہور ہیں خصوصا حضرت ابی ابن نکات اور شیخ سعید الدین شارق الدارلاری بہت مشہور ہیں۔)

ساتویں صدی ہجری کی مشہور کتب تصوف کو پیش کر کے اب میں انیسویں صدی ہجری میں موضوع تصوف پر لکھی جانے والی بعض ایسی اہم کتب کا آپ سے مختصر تعارف کراتا ہوں جن کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے نہیں تاکہ اس کی اہم کتابوں سے بھی آگاہی ہو سکے۔ شرح منازل السائرین یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، تصوف کی مشہور کتاب منازل السائرین کی شرح ہے۔

منازل سائرین حضرت شیخ الاسلام ابو اسماعیل عبداللہ انصاری ہروی (جناب ابائی ہروی) کی گرامی مایہ تصنیف ہے حضرت شیخ الاسلام پانچویں صدی ہجری کے مشہور شیخ طریقت ہیں، آپ کا سال وصال ۴۸۱ ہجری ہے، آپ کا سلسلہ ارادت چند واسطوں سے سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ سے ملتا ہے۔

جس طرح حضرت شیخ الاسلام کی یہ تصنیف دنیائے تصوف میں بہت معتبر و مستند اور مشہور ہے اسی طرح اس کی شرح شرح منازل السائرین بھی بہت معروف و

marfat.com
Marfat.com

مقبول ہے، یہ شرح حضرت شیخ عبدالرزاق کاشانی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ہے متن کی طرح شرح بھی عربی زبان میں ہے اور "منازل السائرین" کی بہترین شرح سمجھی جاتی ہے، حضرت شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشانی (م ۷۳۵ ہجری) کی اور بھی چند تصانیف ہیں ان میں "تاویل الآیات اور شرح الفصوص" بہت مشہور ہیں، آپ کے وہ مکاتبات بھی بڑے گرانمایہ اور رموز وحدت الوجود کے سرمایہ دار ہیں جو آپ نے شیخ علاء الدولہ سمنانی کو لکھے ہیں، شیخ علاء الدولہ سمنانی نظریہ وحدت الوجود کے منکر تھے، اسی سلسلہ میں ہر دو حضرات کے مابین خط و کتابت ہوئی تھی اور حضرت شیخ صدر الدین قونوی کے یہ خطوط محفوظ کر لئے گئے تھے جو طبع ہو چکے ہیں۔

شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشانی قدس اللہ سرہ کے ایک رفیقِ صحبت اور شیخ صدر الدین قونوی رحمتہ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ شیخ موئد الدین جندی رحمتہ اللہ علیہ نے فصوص الحکم کی شرح لکھی ہے، بعد میں لکھی جانے والی شروح میں اس شرح سے بہت کچھ مواد حاصل کیا گیا ہے۔

قرن نہم ہجری میں عرفان و تصوف کی شکل کتابوں میں شرح نگاری پر زیادہ توجہ کی گئی، البتہ مشہور زمانہ تذکرہ الاولیاء اس صدی میں مرتب ہوئے ایک نفحات الانس جو حضرت جامیؒ کی تصنیف ہے اور دوسرا تذکرہ مشائخ نقشبند کا ہے جو رشحات عین الحیوۃ" سے موسوم ہے لیکن عام طور پر اس کو "رشحات" کہا جاتا ہے اور یہ صاحب تفسیر حسینی ملا واعظ کاشفیؒ کی تصنیف ہے "رشحات" مشائخ نقشبند کا بہت ہی مستند تذکرہ ہے اور بعد کے مصنفین کے لئے ماخذ رہا ہے، رشحات کا اردو ترجمہ "مشائخ نقشبند" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

نفحات الانس حضرت شیخ طریقت جامع علوم نور الدین عبدالرحمٰن جامی نقشبندی کی تالیف ہے نفحات الانس، تقریباً سات سو بزرگانِ طریقت کا تذکرہ ہے اور بہت مقبول ہے، متن فارسی میں ہے، زبان بہت سادہ اور طرز بیان بہت دلکش ہے، ترتیب زمانی اس میں مفقود ہے اسی طرح شرح حال میں کہیں اطناب اور کہیں ایجاز و

marfat.com
Marfat.com

اختصار! بایں ہمہ یہ حقیقت ہے کہ نویں صدی ہجری تک فارسی میں ایسا جامع "تذکرۃ الاولیاء" تالیف نہیں ہوا، اس تذکرہ کے دیباچہ میں حضرت جامیؒ قدس اللہ سرہ نے تصوف کے بعض اہم مسائل کو بھی بیان کیا ہے لیکن ان معارف کی حیثیت ضمنی ہے بنیادی طور پر ایک تذکرہ الاولیاء ہے راقم السطور کا ایک مبسوط مقدمہ کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے اور الحمد للہ کہ عوارف المعارف اور تاریخ الخلفاء کے اردو تراجم کی طرح یہ ترجمہ بھی بہت پسند کیا گیا ہے۔

حضرت شیخ الطریقت نے نویں صدی ہجری میں تصوف کے موضوع پر جس قدر آثار یادگار چھوڑے ہیں اس میں آپ منفرد ہیں، آپ کا مسلک وحدت الوجود ہی تھا اس لئے تصانیف کے میدان میں آپ نے خاص طور سے اس نظریہ کی ترجمانی کرنے والی کتب کی شرح نگاری پر قلم اٹھایا لیکن افسوس ہے کہ میں یہاں آپ کی تمام تصانیف کا تعارف نہیں کرا سکتا، دامانِ نگہ تنگ گلِ حسن تو بسیار کے مصداق مقدمہ کے یہ چند اوراق مانع ہیں۔

__نقد النصوص :__ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے فلسفہ کے شارح اور آپ کے خلیفہ مجاز شیخ صدر الدین قونوی (قونوی) کی مشہور کتاب نصوص کی شرح نقد النصوص کے نام سے حضرت جامیؒ نور اللہ مرقدہ کی یادگار ہے۔

__لوائح :__ حضرت جامیؒ کی مشہور تصنیف ہے، اگرچہ یہ تصنیف نفحات الانس کے مقابلہ میں بہت ہی کم ضخامت کی حامل ہے لیکن اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت بلند ہے۔ جس طرح حضرت عراقیؒ کی لمعات میں باب کے بجائے "لمعہ" ہے اسی طرح لوائح میں بجائے باب کے 'لامحہ' ہے یہ کتاب ۳۲ لایحہ اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، لوائح کا موضوع مراحلِ توحید اور سیر و سلوک عرفان ہے ہر ایک لایحہ میں پہلے نثر میں نکاتِ و مباحثہ کو بیان کیا ہے۔ اس کے بعد اسی موضوع و مضمون کے مطابق حضرت جامیؒ نے بہت پر ہی اثر آفرین اور دل نشین قطعہ یا رباعی پیش کی ہے، لوائح عرفان و حقیقت کے بہت ہی نادر نکات پر مشتمل ہے۔

marfat.com

Marfat.com

نقد نصوص: حضرت شیخ صدر الدین قونوی قدس اللہ العزیز نے فصوص الحکم کی شرح نصوص کے نام سے لکھی تھی، نقد النصوص، اسی شرح کی حضرت باقیؒ کے قلم سے ایک دلنشین شرح ہے لمعات شرح میں حضرت جامیؒ نے ان رموز و معارف کی مزید توضیح و تشریح کی ہے اور ان صاحب کے اشکال کو دور کیا ہے جو نصوص میں موجود تھے۔

اشعۃ اللمعات: یہ حضرت شیخ فخر الدین عراقی قدس اللہ سرہ ء کی لمعات کی شرح ہے۔ حضرت عراقیؒ کی لمعات تصوف عاشقانہ پر ایک بہت ہی بلند پایہ کتاب ہے، حضرت جامیؒ نے یہ شرح، شرح منازل السائرین، (شیخ کمال الدین عبد الرزاق کاشانیؒ) کے اسلوب پر لکھی ہے یعنی متن کا ایک کلمہ تحریر کر کے اس کی شرح کرتے ہیں، اشعۃ اللمعات کی زبان فارسی ہے، یہ شرح حاملِ متن ایران سے شائع ہو چکی ہے اور بہت مقبول ہے، لمعات اور اشعۃ اللمعات کا اردو ترجمہ اب تک نہیں ہوا، قارئین پر یہ امر واضح رہے کہ حضرت جامی قدس اللہ سرہ سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت تھے چنانچہ یہ تمام تصانیف ایک نقشبندی پیر طریقت اور صاحبِ قلم کے آثار ہیں۔

حضرت جامی قدس اللہ سرہ کے مشہور خلیفہ اور مایہ ء ناز تلمیذ شیخ عبد الغفور لاریؒ نے بھی اپنے مرشد کی طرح تصوف کے موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ شیخ عبد الغفور لاریؒ نے حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ (سلسلہ ء کبرویہ کے بانی) کے رسالہ اصول عشرہ کی شرح فارسی زبان میں لکھی ہے جس کو مشہور مصنف جناب (مایل ہروی) نے حال ہی میں مرتب کیا ہے۔

قرن نہم ہجری میں ایران میں سلسلہ سہروردیہ کے کسی صاحبِ قلم بزرگ کی کسی تصنیف کا نشان نہیں ملتا، جس کا موجب خاص اس صدی میں ایران کی سیاسی ابتری اور صفوی خاندان کا حصولِ اقتدار کے لئے ہنگامہ آرائی ہے جس کے نتیجے میں اس صدی کے اواخر میں شاہ اسماعیل صفوی کو ایران کی مملکت پر ایسا اقتدار حاصل ہوا جس نے صفوی سلطنت کو ۲ سو سال سے زیادہ عرصہ تک ایران پر برسر اقتدار رکھا۔

marfat.com

Marfat.com

صفویوں نے برسر اقتدار آکر سب سے زیادہ ظلم و ستم کا نشانہ صوفیان کرام کو بنایا اور علمائے اہلسنت و جماعت پر بے پناہ مظالم ڈھائے، چنانچہ اس ہنگامہ دار و گیر، اضطراب اور شہر آشوب زمانہ میں اکثر و بیشتر علماء و صوفیہ ارض روم چلے گئے یا ہندوستان کا رخ کیا اور یہاں پہنچ کر اپنے اپنے سلسلے کی ترویج و اشاعت میں سرگرم ہو گئے۔

پھر سلطان حسین بالقراء کی سلطنت کے آخری ایام میں جب کہ حضرت جامیؒ بقید حیات تھے برصغیر پاک ہند کے ایک سیاحت پسند بزرگ شیخ فضل اللہ جمالی نے جو سکندر لودھی کے استاد تھے اور سلسلہ سہروردیہ میں شیخ بہاء الدین سہروردی قدس اللہ سرہ سے بیعت تھے ایک تذکرہ الصوفیہ موسوم بہ "سیر العارفین" مرتب کیا۔ میں نے حضرت جامیؒ کا حوالہ اس لئے پیش کیا ہے کہ شیخ جمالی اپنی سیاحت کے دوران حضرت جامیؒ کے کچھ دنوں مہمان رہے ہیں۔

اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ دسویں صدی ہجری میں اس برصغیر میں سلسلہ سہروردیہ کے ایک شیخ کے قلم سے یہ پہلی تصنیف ہے خواہ وہ تذکرۃ الاولیاء ہی سہی! سیر العارفین مشائخ چشت اور نو مشائخ سہروردیہ کا تذکرہ ہے اور بعد کے تذکرہ نگاروں کے لئے یہ ایک مستند ماخذ رہا ہے۔

میں بہت حیران ہوں کے اس برصغیر پاک و ہند میں خالصتاً تصوف کے موضوع پر بہت ہی کم قلم اٹھایا گیا، جبکہ سلاطین وقت کی طرف سے بھرپور پذیرائی اور عقیدت کشی کے جذبات ان حضرات کے لئے سکون خاطر اور طمانیت کے اسباب تھے۔

چشتیہ اور سہروردیہ سلاسل ہندوستان میں ساتویں صدی ہجری میں مرکزیت پا چکے تھے حضرت خواجہ غریب نواز شیخ معین الدین چشتی سنجریؒ اور حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی قدس اللہ سرہما مریدان خاص کی تربیت میں مصروف تھے، اعلاء کلمۃ الحق اور اشاعت اسلام ان حضرات کا نصب العین تھا، ان حضرات کے شیوخ (رحمہم اللہ) کی سرگرمیاں مملکت اسلامیہ تک محدود نہیں، عراق، مصر و شام، ایران اور ماوراء النہر مسلمان کے زیر اقتدار تھے لہذا وہاں تبلیغی سرگرمیاں اس نہج کی نہیں تھیں۔

marfat.com
Marfat.com

تاریخ تصوف کے قارئین خوب واقف ہیں کہ اکابر صوفیہ و شیوخ سلاسل نے اکثر و بیشتر اپنے نامدار اور قابل خلفاء کو سرزمین ہند میں پہنچ کر اشاعت اسلام کی عظیم خدمت تفویض فرمائی! سرزمین ہند صدیوں تک کفر کا گہوارہ بنی رہی۔ چنانچہ چشتیہ سہروردیہ اور فردوسیہ مشائخ کے لئے ترویج شریعت اور اعلاء کلمتہ الحق تمام امور میں سب سے زیادہ اہم اور ضروری تھے لہذا ان حضرات کو ہمہ تن اس طرف متوجہ ہونا پڑا اور تصنیف و تالیف کے لئے وہ وقت نہ نکال سکے البتہ مجلس تذکیر و ارشاد ان حضرات کے انفاس قدسیہ سے گرم ہوتی تھیں یہی سبب ہے کہ ماورائے ہند میں اسقدر ملفوظات کی تدوین و تالیف نہیں ہوئی جس قدر اس بر صغیر میں مرتب ہوئے۔

سلسلہ سہروردیہ کے مشائخ عظام حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی آپ کے فرزند گرامی حضرت شیخ صدر الدین اور ان کے فرزند والا مرتبہ حضرت شیخ رکن الدین قدس اللہ اسرارھم اسی بنا پر اس طرف توجہ نہ فرما سکے اور ان حضرات کی موضوع تصوف پر کوئی یادگار نہیں ہے، اسی طرح سلسلہ ء چشتیہ ہندیہ کے اکابر حضرت خواجہ خواجگان غریب نواز، حضرت خواجہ قطب الدین اوشی اور بابا فرید گنج شکر رحمہم اللہ تعالیٰ تدوین ملفوظات کے علاوہ تصوف کے موضوع پر قلم نہیں اٹھایا، البتہ سلسلہ ء سہروردیہ کے جلیل القدر بزرگ اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ کے خاص صحبت یافتہ، مرید خاص حضرت حمید الدین، صوفی ناگوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس طرف توجہ فرمائی چنانچہ لوائح اور طوالع الشموس طریقت اور معرفت کے موضوع پر بہت ہی بلند پایہ کتابیں ہیں، طوالع الشموس ان میں زیادہ مشہور ہوئی، طوالع الشموس باری تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کی تصوف کے رنگ میں ایک ضخیم شرح ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے لیکن یہ شرح نہایت ادق ہے، اس کے خطی نسخے بعض کتب خانوں میں موجود ہیں۔ حضرت شیخ حمید الدین ناگوریؒ نے ۶۷۱ ہجری میں وصال فرمایا اس طرح بر صغیر پاک و ہند میں طوالع الشموس ساتویں صدی ہجری کی کتاب ہے جو ایک سہروردی سلسلہ کے شیخ کی تصنیف ہے۔

marfat.com

Marfat.com

برصغیر پاک وہند میں آٹھویں اور نویں صدی ہجری میں شیوخ سلاسل کے ملفوظات بکثرت مدون ہوئے، گویا ان صدیوں میں ملفوظات کی تدوین کی طرف شیوخ کی توجہ زیادہ منعطف رہی، اس سلسلہ کی ابتداء حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری رحمتہ اللہ نے ساتویں صدی ہجری میں اپنے پیر طریقت حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے ملفوظات کی تدوین سے کی تھی اور یہ سلسلہ بہ سلسلہ حضرت سید محمد نواز گیسو دراز قدس اللہ سرہ کے ملفوظات موسوم بہ جوامع الکلم تک شیوخ چشتیہ ہندیہ میں طریقہ جاری وساری رہا، آپ کے بعد سرزمین پنجاب میں مشائخ چشتیہ کے ملفوظات اردو زبان میں ہی مرتب ہوئے۔

مشائخ سہروردیہ میں ملفوظات کی اس قدر کثرت نہیں ہے جتنی سلسلہء چشتیہ میں ہے البتہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس اللہ سرہ کے متعدد ملفوظات مرتب ہوئے اور اُن کو بہت ہی قبول خاص وعام حاصل ہوا، آپ کے ملفوظات میں خزانہء جلالی جواہر جمالی اور جامع العلوم بہت مشہور ہیں۔

کچھ ایسی ہی صورت حال مکتوبات کی ہے، مجھے ملفوظات ومکتوبات کی گراں مائیگی اور افادیت سے انکار نہیں، ان ملفوظات اور مکتوبات کا اپنا ایک مقام ہے اور تعلیماتِ تصوف کے سلسلۃ الذھب کی یہ اہم کڑیاں ہیں۔ لیکن یہاں ذکر سے موضوع تصوف پر جداگانہ تصانیف کا اور یہی اس نگارش کا موضوع ہے اور میں ان ہی کتب کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ ان ملفوظات اور مکتوبات نے سلسلہ ہائے طریقت کی ترویج واشاعت اور توسیع میں بہت کام کیا، خصوصاً اس برصغیر پاک وہند کے وسیع وعریض خطے میں ملفوظات مکتوبات ہی تبلیغ واشاعت سلسلہ میں کام آئے! اور مریدان باخلاص وباصفا نے اپنے شیوخ کے ان ملفوظات ومکتوبات ہی کو اپنے شیوخ کی تصنیف وتالیف گردانا اور عقیدت کی آنکھوں سے لگایا اور تصانیف کا بدل سمجھا! بہرحال آٹھویں اور نویں صدی ہجری میں اس طرف زیادہ توجہ رہی!

marfat.com

Marfat.com

دسویں صدی ہجری میں برصغیر پاک و ہند میں سلسلہء سہروردیہ کے ایک سیاحت پسند شیخ طریقت یعنی شیخ فضل اللہ جمال دہلویؒ نے ایک تذکرے کی نگارش پر قلم اٹھایا اور اپنے سلسلہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ چشتیہ سلسلہ کی بھی عظیم خدمت انجام دی، انہوں نے اپنے اس تذکرہ "سیر العارفین" میں مجد اکابر چشت (حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری نے شیخ نجیب الدین متوکلؒ) اور سات شیوخ سلسلہء سہروردیہ پر بہت تفصیل سے لکھا ہے، اکابر سلسلہ سہروردیہ میں حضرت شیخ الاسلام نے اپنے مرشد شیخ سماء الدین تک اکابر سلسلہ کا مفصل حال تحریر کیا ہے۔[1] شیخ جمالیؒ نے یہ تذکرہ شہنشاہ ہمایوں کے نام معنون کیا ہے۔

شیخ جمالیؒ کے معاصرین میں سے سلسلہء چشتیہ کے ایک نامور بزرگ یعنی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی (م ۹۴۴ھ) نے تصوف کے موضوع پر چند کتابیں تصنیف کیں یعنی رسالہء قدوسیہ، غرائب الفوائد، مظہر العجائب اور شرح عوارف المعارف، آپ کے مکتوبات کا بھی ایک مجموعہ ہے جسکا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں برصغیر پاک و ہند میں موضوعِ تصوف پر جو کچھ لکھا گیا اس میں معتدبہ حصہ سلسلہء قادریہ سے وابستگان کی نگارش کا ہے، حضرت شیخ علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہٗ نے خدمتِ حدیث کے ساتھ ساتھ موضوع تصوف پر بھی بہت کچھ لکھا ہے، تصوف پر آپ کی چند مشہور کتابیں یہ ہیں :-

---

[1] شیخ جمالیؒ نے مشائخ چشتیہ میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ ۲۔ حضرت خواجہ قطب الدین اوشی، ۳۔ حضرت بابا مسعود گنجشکر، ۵۔ حضرت شیخ نصیر الدین لودھی اور حضرت شیخ نجیب الدین متوکل قدس اللہ اسرارھم کا ذکر کیا ہے اور مشائخ سہروردیہ ہیں۔ ۱۔ حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی ۲، حضرت شیخ صدر الدین عارف، ۳۔ حضرت شیخ رکن الدین، ۴۔ حضرت شیخ حمید الدین مونی ناگوری، ۵۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت، ۶۔ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی اور اپنے مرشد حضرت شیخ سماء الدین قدس اللہ اسرارھم پر بہت تفصیل سے لکھا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۔ مرج البحرین۔ ۲۔ رسالہ وجودیہ۔ ۳۔ انوار الجلیہ فی احوال مشائخ شاذلیہ۔ ۴۔ زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار۔ ۵۔ اخبار الاخیار (تذکرۃ)۔ آپ کی ان تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت اور پذیرائی "اخبار الاخیار" نے حاصل کی، جو ہندوستان کے صوفیائے کرام کا ایک معتبر اور تحقیقی تذکرہ ہے۔

سلطان نور الدین جہانگیر کے دور میں شیخ غوثی شطاری ہندی نے گلزار ابرار کے نام سے ایک تذکرہ مرتب کیا جس میں ترتیب ہجا محمد سوبارہ اصحاب طریقت کا ذکر کیا ہے لیکن بہت ہی اختصار سے ورنہ یہ تذکرہ کتنی جلدوں میں ختم ہوتا، اس میں سوانح حالات کے سوا تاریخی مواد بہت کم ہے۔

دور شاہجہانی میں حضرت شیخ عبد الرحمن چشتی نے بہت کاوش و تحقیق کے ساتھ ایک جامع تذکرہ مرتب کیا اور اس کو "مراۃ الاسرار" کے نام سے موسوم کیا، شیخ عبد الرحمن چشتیؒ نے اس کی تالیف کا آغاز ۱۰۴۵ھ میں کیا تھا اور اس کا تکملہ ۱۰۶۵ھ میں ہوا، یہ تذکرہ گلزار ابرار کے مقابلہ میں بہت جامع ہے اور اس میں تحقیقی مواد بہت کچھ ہے۔

شاہجہانی کے دور میں ایک تذکرہ "سیر الاقطاب" کے نام سے لکھا گیا، ان تینوں تذکروں کے اردو میں تراجم ہو چکے ہیں، اسی دور میں ہیم پور خلافت یعنی شہزادہ بلند اقبال نے تصوف کے موضوع پر چند کتابیں لکھیں، دارا شکوہ کی خدمات تصوف کی دنیا میں ان کی جہانگیری اور جہانداری کی ذمہ داریوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ اور آخر کار تصوف سے اسی شیفتگی کو ان کے قتل کا بہانہ بنایا گیا۔[۱]

شاہزادہ بلند اقبال اپنے گرامی قدر باپ کی طرح، حضرت میاں میرؒ لاہوری کا معتقد تھا لیکن وہ مرید تھا حضرت میاں میر لاہوریؒ کے خلیفہ ملا شاہ بدخشیؒ کا ان حضرات کا تعلق سلسلۂ قادریہ سے تھا، دارا شکوہ پر بچپن ہی سے تصوف کا رنگ غالب تھا جوان ہوا تو اس کے صوفی منش بھتیجوں نے اس رنگ کو اور جلا بخشی اور اس کے قلم

---

[۱] ملاحظہ کیجئے میری تصنیف اورنگ زیب خطوط کے آئینے میں۔ شمس بریلوی

marfat.com

Marfat.com

سے یہ کتابیں لکھوادیں!

سکینۃ الاولیاء	تذکرہ خانوادہ طریقت حضرت میاں میر قادریؒ
سفینۃ الاولیاء	یہ ایک عمومی تذکرہ صوفیہ ہے جس میں ۴۱۱ بزرگوں کے احوال مختصراً مرقوم ہیں۔
حسنات العارفین	اس کتاب میں حضرات صوفیہ کے کلمات شطحیات کی تاویلات کی گئی ہیں۔
مجمع البحرین	اس میں مختلف فرقوں کے اتحاد پر زور دیا گیا ہے۔ یہ کتاب وحدت الوجودی رنگ کی آئینہ دار ہے، اس میں ہندو یوگیوں کے خیالات اور عقائد ہی مذکور ہیں۔

اسی عصر کے ایک عالم متبحر اور شیخ طریقت حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی سے بھی دارا شکوہ کو کمال درجہ عقیدت تھی اور انہیں سلسلہء مراسلت قائم تھا آپ کا "رسالہ تسویہ" وحدت الوجود پر ارباب طریقت کی توجہ کا مرکز تھا، عہد عالمگیری میں اس رسالہ پر پابندی لگادی گئی تھی۔

"رسالہ تسویہ" کے علاوہ شاہ صاحبؒ کی مندرجہ ذیل کتب بھی ارباب طریقت کے یہاں بہت مقبول ہیں۔

۱۔ شرح فصوص الحکم (عربی اور فارسی زبانوں میں)
۲۔ سیر الخواص
۳۔ رسالہ وجود مطلق
۴۔ عبادت الخواص۔
۵۔ طرق الخواص۔

لیکن آپ کی یہ کتابیں اب نایاب ہیں، حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی نے ۱۰۵۸ھ ہجری میں وصال فرمایا۔

عہد عالمگیری میں تصوف کی وہ عمومیت تو باقی نہیں رہی جو دور شاہجہانی اور

marfat.com
Marfat.com

عالمگیری میں تھی لیکن خانقاہوں میں اذکار خفی اور جلی جاری وساری تھے، قادری، سہروردی، نقشبندی اور چشتی سلاسل کے خلفاء اور متوسلین اپنی اپنی جگہوں پر سلسلوں کی ترقی اور ترویج میں کوشاں تھے، اس دور میں سلسلہ مجددیہ کو کافی فروغ حاصل ہوا۔

عالمگیری دور میں سلسلہ مجددیہ کی دو کتابیں حضرات قدس اور "زبدۃ المقامات" قابل ذکر ہیں جو حضرت مجدد صاحب" اور خانوادہ مجددیہ" کی معتبر و مفصل سوانح عمریاں ہیں۔

اورنگ زیب کی وفات کے بعد برصغیر پاک وہند کی عظیم سلطنت کا بار اورنگ زیب کے فرزند نہ اٹھا سکے۔ اور جوع الارض تو نہیں بلکہ حصول تاج و تخت کے لئے باہمی جنگوں نے شکوہ عالمگیری کا سارا کس بل نکال دیا حکومت روز بروز زوال پذیر ہوتی چلی گئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ مرہٹوں اور سکھوں کی چیرہ دستیوں نے مسلمانوں پر زندگی تنگ کردی اور مسلمانوں کے وقار کی کشتی ڈانواں ڈول ہونے لگی، اس وقت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کو جھنجوڑا، مرہٹوں، راجپوتوں اور سکھوں کے مقابل اُن کو ایک سدِ آہنی بنانا چاہا لیکن مسلمان میں حیث القوم نہ سنبھل سکے اور انہوں نے اپنے اقتدار کو ہاتھوں سے کھو کر دم لیا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی" اس برصغیر میں عظمت مسلم کے ایوان میں ضیاء بخشی کرنے والے آخری چراغ تھے، آپ کو علوم شرعیہ پر جو تبحر حاصل تھا وہ آپ کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ تصوف سے شغف آپ نے اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم مرحوم و مغفور سے ورثہ میں پایا تھا اسی نسبت اور خصوصی تعلق کی بنا پر آپ نے الطاف قدس لمعات و سطعات اور اپنے خانوادہ عالی کا ایک تذکرہ انفاس العارفین کے نام سے لکھا، تصوف کے موضوع پر ان کتب کے علاوہ "خیر کثیر" نامی کتاب بھی ایک خاص مقام رکھتی ہے، اول الذکر کتابیں آپ کی اسقدر بلند پایہ ہیں کہ بغیر توضیح و تشریح کے ان کے مطالب فہم سے بالاتر ہیں یہی سبب ہے کہ وہ قبول عام نہ پا سکیں، انفاس العارفین، اکابر خاندان اور اُن کے مشائخ کا تذکرہ ہے جو بہت ہی عام فہم فارسی میں تحریر کیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ" کے معاصرین میں خطہ بلگرام کے ایک نابغہ ء دوراں میر

marfat.com

Marfat.com

غلام علی آزاد بلگرامیؒ نے صوفیائے کرامؒ کے کئی تذکرے مرتب کیے ان میں ایک روضۃ الاولیاء ہے۔ یہ خلد آباد (دکن) کے بزرگوں اور صاحبان طریقت کا تذکرہ ہے، دوسرا اہم تذکرہ "ماثرالکرام" ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے، پہلا حصہ صوفیا اور مشائخ کا تذکرہ ہے جن کا تعلق بلگرام سے ہے ضمناً متعدد ایسے بزرگوں کا بھی ذکر آگیا ہے جو بلگرامی نہیں ہیں "حصہ اول ۸۵ ارباب طریقت کے احوال پر مشتمل ہے۔

میر غلام علی آزاد کے بعد سرزمین پنجاب میں حضرت غلام سرور لاہوریؒ نے خزینۃ الاصفیاء کے نام سے دو جلدوں میں خانوادے چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، اور نقشبندیہ سے نسبت رکھنے والے بزرگوں کے حالات تحریر کیے ہیں اگرچہ وہ مختصر ہیں لیکن بہت تحقیق سے لکھے گئے ہیں، جناب غلام سرور لاہوریؒ نے ایک تذکرہ بنام حدیقۃ الاولیاء اپنی یادگار چھوڑا ہے لیکن "خزینۃ الاصفیاء" کو خاص مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی۔

برصغیر پاک و ہند میں تیرھویں اور چودھویں صدی ہجری میں بزرگانِ طریقت اور مشائخ سلسلہ کی انفرادی اور اجتماعی سوانح عمریاں اردو زبان میں کثرت سے لکھی گئیں۔ تیرھویں صدی ہجری کی بہ نسبت چودھویں صدی ہجری میں تصوف کی چند بلند پایہ کتب کے تراجم پر خوب کام ہوا اردو زبان میں اکابر سلسلہ چشتیہ کے ملفوظات کے تراجم کی خوب پذیرائی ہوئی، مکتوبات حضرت شرف الدین یحییٰ منیری، حضرت عبدالقدوس گنگوہی اور مجدد الف ثانی حضرت شیخ سرہندی کے مکتوبات کے تراجم اردو زبان میں شائع ہوئے ہیں یہ اعتراف کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ کتب تصوف کے اردو تراجم کے پیش کرنے میں "شیخ چلن دین مالک اللہ والوں کی قومی دکان لاہور" کو اولیت کا شرف حاصل ہے یوں دوسرے ناشرین پاکستان نے بھی اس سلسلہ میں بہت کچھ کام کیا ہے اس کی تفصیل میں نہیں جاسکتا۔

ہندوستان میں تقسیم سے قبل جناب صباح الدین عمر کی بزم صوفیہ نے بڑی قبولیت اور پذیرائی حاصل کی جس کا موجب خاص یہ ہے کہ صباح الدین عمر نے مشائخ کرام کی سوانح حیات کی ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات کو بھی بڑی خوبی کے ساتھ پیش کیا

marfat.com

Marfat.com

ہے لیکن بزم صوفیہ صرف مشائخ کی سوانح عمری پر مشتمل ہے اور وہ یہ حضرات نے جن کے انفاس قدس نے اس بر صغیر پاک و ہند میں تبلیغ اسلام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہمہ وقت اس میں سرگرم حاصل رہے، طریقت و معرفت کا غلغلہ اسطرح بلند کیا کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی آج بھی معرفت حق کا روزہ چار سر بلند ہے تور حمھم اللہ تعالیٰ۔ خاندان چشتیہ پر مشائخ چشت نامی کتاب پروفیسر خلیق احمد نظامی (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ") کا ایک تحقیقی کارنامہ ہے پنجاب کی سرزمین سے بھی موضوع تصوف و تراجم صوفیائے کرام پر متعدد کتابیں شائع ہوئیں بائیس خواجہ کی چوکھٹ، مشائخ نقشبند مشائخ سہروردیہ کے تذکرے میں جناب نور احمد خان صاحب فریدی کا تذکرہ حضرت شیخ الاسلام بہاؤ الدین ذکریا، حضرت صدر الدین عارف، شیخ عراقی اور شیخ رکن الدین قدس اللہ اسرارھم کی تحقیقی سوانح عمریاں ہیں اور بہت مقبول ہیں:

اسطرح چودھویں صدی ہجری میں پنجاب کے مشائخ کرام کی متعدد سوانح عمریاں مشائخ، حضرت والامرتبت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف کی ایک مبسوط سوانح حیات، مہر منیر کے نام سے شائع ہوئیں ہے جو ایک بہت بلند پایہ سوانح حیات ہے اور ہر جہت سے ایک کامل سوانح عمری اسکو کہا جاسکتا ہے مؤلف "مہر منیر نے بڑی کاوش و تحسین کے ساتھ اپنی علمی بصیرت کو کام میں لاتے ہوئے یہ کارنامہ انجام دیا ہے اور حالی شبلیؒ نے جس طرز سوانح نگار کی بنیاد ڈالی۔ مؤلف مہر منیر نے اُسی طرز کو اپنایا ہے، دیگر شیوخ سلاسل رحمھم اللہ پر بہت کام ہو رہا ہے۔

چودھویں صدی ہجری میں مشائخ پر بحیثیت مجموعی جناب نور احمد خاں صاحب فریدی کی مذکور کتاب جو اس سلسلہ کے مشائخ کرام کے احوال پر مشتمل ہے ایک قیمتی دستاویز ھے اور اس کی گرانمایگی میں کچھ شبہ نہیں!

پندرھویں صدی ہجری کے آغاز میں قصبہ سنجر پور ضلع رحیم یار خاں کی تحصیل صادق آباد کے ایک نوجوان صاحب دل معارف طریقت کے دلدادہ، سلسلہ سہروردیہ کے عقیدت کیش جناب محمد نعیم طاہر صاحب نے شیخ الشیوخ حضرت شہاب

marfat.com

Marfat.com

الدین سہروردی قدس اللہ سرہ اور آپ کے سلسلہ کے شیوخ عراق و عجم و ہند و پاکستان کا ایک تذکرہ لمحات سہروردیہ مرتب کیا ہے جس میں ان بزرگوں کی سوانح حیات کی ساتھ ساتھ سلسلہ کی ترویج و اشاعت میں ان حضرات کے مساعی اور اُن کی تعلیمات کو دلکش انداز بیان میں پیش کیا ہے!

ایک دور افتادہ مقام پر رہ کر اس کٹھن کام کا نکھار بہت ہی دشوار جہاں نہ کتب خانوں سے استفادہ ممکن ہے اور نہ عام طور پر موضوع تصوف پر متقدمین سے لے کر متأخرین تک ارباب قلم کی تصانیف سے مستفیض ہونے کا امکان ہے اس باہمت نوجوان نے کئی سال کی محنت اور کاوش سے یہ تذکرہ مرتب کیا، اُن کی اس سعی پیہم اور جستجو سے جو نتیجہ ہو اور آپ کے سامنے ہے، مجھے یقین ہے کہ آپ ان کی اس کوشش پر ان کی تحسین فرمائیں گیا اور ان کی کاوش کو پسند فرمائیں گے:

جناب محمد نعیم طاہر صاحب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں ان کے اس تذکرے کے لئے چند صفحات پر مشتمل ایک مقدمہ تحریر کروں جس میں مشائخ سہروردی کا تفصیل سے تعارف کرایا جائے چند صفحات اور اس قدر وقیع، وسیع موضوع! بہر حال ان کی خواہش کا احترام کرنا پڑا: بس چند صفحات میں کتب کی نشاندہی کامل طور پہ نہیں ہو سکتی تھی، کتابوں کا تعارف اور تبصرہ تو دور کی بات ہے اس لئے مجبوراً کتب تصوف خاص طور پر سلسلہ سہروردیہ کے مشائخ و متوسلین کی تصانیف کی نشاندہی کر سکا ہوں ورنہ یہ مقدمہ بصورت تبصرہ خود ایک کتاب بن جاتا:

اللہ تعالیٰ ان بزرگان طریقت و شیوخ معرفت کے التفات روحانی کے تصدق میں محمد نعیم طاہر صاحب کے اس تذکرے کو قبول عام عطا فرمائے تاکہ آئندہ بھی طریقت و معرفت کی خدمت میں اپنے قلم کو جنبش دے سکیں اور کسی بلند پایہ تصنیف کو آپ کے سامنے پیش کر سکیں والسلام

خاکسار

شمس بریلوی

۱۶ ب / ۱۱

فیڈرل بی ایریا، کراچی

marfat.com

Marfat.com

تاریخ سہرورد

حضرت شیخ الشیوخ ابو حفص شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کا آبائی قصبہ سہرورد ہے۔ اس قصبہ کے تاریخی پس منظر، وجہ تسمیہ اور محل وقوع کے بارے میں مختلف مصنفین و محققین نے اپنی اپنی آراء پیش کی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

مشہور مستشرق نولڈیکی کی تحقیقات کے مطابق سہرورد جو (شیخ الشیوخ) اور ان کے بزرگوں کی جائے پیدائش ہے دراصل سہراب گرد یا سہراد گرد تھا۔ سہراب زمانہ قدیم میں ایک ایرانی گورنر تھا۔ اس لئے اس کے نام سے یہ قصبہ مشہور ہوا۔ بعد میں امتدادِ زمانہ سے اس کا نام بگڑ کر سہرورد ہو گیا۔ یہ قصبہ عراق و عجم کے پہاڑی علاقہ میں ایک ایسی سڑک پر واقع ہے جو ہمدان سے زنجان کی طرف جاتی ہے اور مغلوں کے مرکزی شہر سلطانیہ سے شمال کی طرف ہے یہ تین فرسخ لمبی ہے۔

مشہور جغرافیہ دان اور سیاح مقدسیؒ کے قول کے مطابق یہ آذربائیجان کی طرف جانے کا مختصر راستہ تھا۔ اس قصبہ کے چاروں طرف فصیل تھی چوتھی صدی ہجری میں جبکہ سہروردی خاندان یہاں آباد تھا یہ قصبہ کردوں کے قبضہ میں تھا۔ جن کا مذہب و اخلاق سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا اس لئے اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے اسی خاندان کو آباد کرایا۔

اسلامی مورخ اور جغرافیہ دان متوفی کے زمانہ میں اس قصبہ کی حیثیت ایک معمولی گاؤں سے زیادہ نہ تھی۔ اس کے آس پاس مغلوں کے چند دیہات تھے۔ سخت سردی کی وجہ سے اس علاقے میں غلہ اور معمولی پھلوں کے علاوہ اور کچھ پیدا نہ ہوتا تھا[1]

marfat.com
Marfat.com

جغرافیہ خلافت مشرقی کے مصنف اور مشہور مستشرق جی۔ لی اسٹرینج سہرورد کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہیں۔

سلطانیہ کے مغرب میں سہرورد اور سجاس کے دو چھوٹے شہر قریب قریب واقع تھے جب آٹھویں ہجری صدی میں مستوفی یہاں آیا تھا تو وہ کسی قدر بڑے مقام تھے۔ لیکن اب وہ برباد ہیں۔ ابن حوقل نے چوتھی صدی ہجری میں لکھا تھا کہ سہرورد میں کرد آباد تھے اور وسعت کے لحاظ سے شہر زور کے برابر تھا اس کے گرد شہر پناہ تھی برج و بارو مستحکم تھے اور وہ زنجان کے جنوب میں ہمدان جانے والی سڑک پر واقع تھا۔ سجاس کا شہر سہرورد کے قریب تھا۔

مستوفی نے لکھا ہے کہ

یہ دونوں شہر مغلوں کی یورش میں برباد ہوئے اور اس کے زمانہ میں اس کی حیثیت بڑے اور آباد قریوں کی سی رہ گئی تھی[1]

صاحب بزم صوفیہ سید صباح الدین عبدالرحمن ایم۔اے کا بیان ہے کہ

سہرورد چشت کی طرح ایک مقام کا نام ہے۔ جو عراق و عجم کے اندر ہمدان اور زنجان کے درمیان واقع تھا حضرت شیخ الشیوخ اور آپ کا خاندان وہیں کا رہنے والا تھا اس لئے ان کے سلسلہ کو سہروردیہ کہتے ہیں[2]

مشہور مورخ جناب مسعود حسن شہاب کا بیان ہے کہ

سہرورد کا قصبہ عراق کے پہاڑی علاقہ میں اس راستہ پر واقع تھا جو آذربائیجان کو جاتا تھا۔ یہ بستی کردوں کے زیر تصرف تھی۔ کردوں کو راہ راست پر لانے میں سہروردی مشائخ کا بڑا حصہ ہے[3]

سید صباح الدین کا کاشیل نے بھی سہرورد کے بارے میں یہی لکھا ہے کہ

سہرورد (ضمہ سین ہا فتح راء و لو سکون را ثانیہ اور آخر میں دال) جو عراق عجم کے اندر ہمدان و زنجان کے درمیان واقع تھا[4]

محمد دین کلیم صاحب رقمطراز ہیں کہ

marfat.com
Marfat.com

حضرات سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے دراصل جس قصبہ سے اپنا مشن جاری فرمایا وہ قصبہ سہرورد ہے جو عراق و عجم کے اندر ہمدان اور زنجان کے درمیان واقع ہے اور ایسی سڑک پر واقع ہے جو ان دونوں علاقوں کو ملاتی ہے[۳]

ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحبہ سہروردی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کرتی ہیں کہ

فرقہ سہروردیہ دراصل نسبت اسم است بہ اسم مکان نہ بہ اسم شخص وبقول مصنف ریحانۃ الاب "سہروردیہ" بضم اول و فتح ثالث و ربع شہری است از بلاد جبال نزدیکی زنگان وہو شتہ ء روضات بہ فتح اول نیز جانبر است، ولی ابن خاکان فقط فتح او لش را ضبط کردہ است۔ پس معلوم میشود کہ سہرورد ہم شکل چشت رسم جائی است کہ میان ہمدان وزنجان واقع شدہ است

موسس اعلامی این فرقہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی و مرشد او شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی متوفی ۵۶۳ھ و مرشد او شیخ وجیہ الدین سہروردی ہم اہل ہمیں ناحیہ بودہ اند و برای ہمیں است کہ سلسلہ ایشاں سلسلہ سہروردیہ معروف شد[۴]

منوچہر محسنی صاحب سہرورد کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ

سہرورد از شہرہای تابعہ کلات (کربانہ در حدود چہار فرسنگ فاصلہ دارد) واقع شد[۵]

محل وقوع عبدالسلام سہروردی صاحب نے سہرورد کا محل وقوع اس طرح بیان کیا ہے کہ

سہرورد ملک عراق کے ایک پہاڑی علاقے زنجان (عرض البلد ۳۶ درجے ۴۱ منٹ طول البلد ۴۸ درجے ۲۹ منٹ) کے قریب قریباً ۳۶ درجے عرض البلد شمالی اور ۴۹ درجے طول البلد مشرقی پر واقع ایک نہایت قدیم مردم خیز قصبہ تھا[۹]

سہرورد میں تبلیغ اسلام اور سہروردی خاندان کی جدوجہد

مشہور جغرافیہ دان اصطخری کا بیان ہے کہ چوتھی صدی ہجری میں جب سہروردی خاندان سہرورد میں آباد ہوا تو یہ قصبہ کردوں کے قبضہ میں تھا۔ یہ لوگ

marfat.com
Marfat.com

مذہبی قدروں سے بالکل عاری تھے اور انہیں مذہب واخلاق سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے یہ خاندان بسایا۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے دودمانِ عالی نے اس کفرستان میں تبلیغ اسلام کی شمع روشن کی اور ان وحشیوں کو روشناس اسلام کر کے حلقہ بگوش اسلام بنادیا اور یہ ظلمت کدہ چراغ سہروردیہ کی نورانی شعاعوں سے بقعہ ءنور بن گیا۔ رشد وہدایت سے مردہ دلوں کو حیات ابدی بخشی اور اپنے فیضان وانوار سے ان لوگوں کو قرب ووصال کی اعلیٰ منازل پر فائز کر دیا۔ جنہوں نے آگے چل کر تاریخ اسلام میں اہم کارنامے سرانجام دیئے۔

سہروردی خاندان کی جدوجہد اور انوار وبرکات سے اس علاقہ کا گوشہ گوشہ فیضان سرمدی سے سرشار ہو کر نور محمدی سے مالا مال ہو گیا اور اس کے رہنے والے حبیب خدا ﷺ کے سچے شیدائی ہو گئے اس کے بعد اس علاقے سے علم وعرفان کے وہ چشمے پھوٹے جن سے ایک عالم سیراب ہوا اور ایک دنیا اس سے روشناس ہے۔ حضرت ابو محمد عبداللہ عمویہ سہروردی جو خاندان سہروردی کے سب سے پہلے فرد فرید ہیں جو اس علاقہ میں تشریف لائے۔ جن کے حسنِ اخلاق اور تبلیغی واصلاحی کوششوں سے اس علاقے کے وحشی قبائل مشرب بہ اسلام ہوئے۔ ان لوگوں نے آپ کو اپنا سردار تسلیم کر لیا۔ حضرت جامیؒ فرماتے ہیں کہ عمو کے معنی سردار کے ہوتے ہیں اس طرح آپ لوگوں میں ابو محمد عمویہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ ؎

آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند ارجمند شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ نے یہاں کے باشندوں کو اپنے فیضانِ رشد وہدایت سے مستفید فرمایا بعد ازاں حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ کے خواہرزادے اور خلیفہ حضرت شیخ ابو النجیب ضیاء الدین عبد القاہر سہروردی نے اپنے علم وعرفان اور رشد وہدایت کے وہ کارنامے سرانجام دیئے اور ٹھوس اسلامی خدمات سرانجام دیں جن کی گواہی آج بھی کتب تاریخ دے رہی ہیں۔ آپؒ کے وصال کے بعد جب حضرت شیخ الشیوخ اس مسندِ ارشاد پر جلوہ فگن ہوئے۔ اس وقت آپ کی خانقاہ اگرچہ بغداد میں تھی لیکن آپ سہرورد کے باشندوں کی اصلاح اور رشد وہدایت پر خاص توجہ فرماتے تھے۔

marfat.com

Marfat.com

حواشی

[1] انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جلد ۲ ص ۵۰۲ بحوالہ مقدمہ عوارف المعارف ص ج از سید رشید احمد ارشد۔ [2] ایضاً ص د۔ [3] بزم صوفیہ ص ۱۱۵ التصوف اسلام ص ۸۹۔ [4] خطہ پاک اوچ ص ۱۹۶ از مسعود حسن شہاب مطبوعہ بہاولپور۔ [5] تذکرہ صمکار ص ۳۲ از سید صباح الدین کاکاخیل مطبوعہ فیصل آباد۔ [6] لاہور کے اولیائے سہرورد ص ۹۷ از محمد دین کلیم مطبوعہ لاہور۔ [7] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۱۰ از ڈاکٹر شمیم محمود زیدی۔ [8] احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۱۵ از منوچہر محسنی مطبوعہ تہران۔ [9] فیضان سہروردیہ ص ۱۳۱ از عبدالسلام سہروردی مطبوعہ پشاور۔ [10] نفحات الانس ص ۱۴۲۔

marfat.com
Marfat.com

شیخ الاسلام

حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی

ولادت مبارک آپ صفر المظفر ۴۹۰ھ بمقام سہرورد پیدا ہوئے۔[1]

نام ونسب آپ کا اسم گرامی عبدالقاہر ابوالنجیب کنیت اور القابات شیخ الاسلام، ضیاء الدین، نجیب الدین، مفتی العراقین۔ قدوۃ الفریقین، امام الطائفتین ہیں۔[2]

آپ کا شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمویہ سہروردی بن سعد بن حسین بن قاسم بن علقمہ بن نضر بن معاذ بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

تعلیم وتربیت آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر حاصل کی پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے سہرورد سے بغداد تشریف لائے اور مدرسہ نظامیہ میں علوم دینی کی تکمیل کی اور سند فضیلت حاصل کی۔

محدثِ عراق شیخ ابو علی محمد بن سعید بن نبہانؒ متوفی (۵۱۱ء) اور ابو محمد عبدالخالق بن طاہر الشامی (م ۵۴۹ء) سے علم حدیث پڑھا اور امام اسد المیہنیؒ (م ۵۲۷ء) مدرس اعلیٰ مدرسہ نظامیہ سے فقہ اور علم کلام کی تعلیم حاصل کی۔ نحو اور ادب کا علم علامہ ابوالحسن فصیحیؒ (م ۵۱۶ھ) سے حاصل کیا۔ اور امام بیہقی علامہ خطیب بغدادیؒ۔ قاضی ابوبکر انصاریؒ اور زاہر بن طاہر سے حدیث سنی[1] علم کے شوق میں آپ اصفہان

marfat.com

Marfat.com

اور اسکندریہ بھی تشریف لے گئے اور وہاں کے علماء سے مستفید ہوئے۔ امام الوحدی کی تفسیر آپ کو ازبر تھی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے اسی مدرسہ نظامیہ میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیئے اور دو سال تک اسی مدرسہ میں طلباء کو مختلف علوم کی تعلیم دی آپ کی وجہ سے مدرسہ نے بہت ترقی کی اور آپ کو مدرسہ کا ناظم اعلیٰ بنادیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد مدرسہ میں کچھ ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اس پر آپ نے بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا۔

مشائخ عظام و خرقہ خلافت

ظاہری علوم کی تحصیل کے بعد آپ نے شاہراہ سلوک میں قدم رکھا اور کتب تصوف میں داخل ہو کر قرب و وصال کی اعلیٰ منازل پر فائز ہوئے آپ نے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ کے دست حق پر بیعت فرمائی اور انہیں کی زیر نگرانی منازل سلوک طے کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا[4] اس کے بعد حضرت احمد غزالیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ظاہری و باطنی فیضان سے مستفید ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا[5] آپ نے جن مشائخ کی صحبت اختیار کی ان میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام سر فہرست ہے[6]

جب حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے قدمی هذه رقبة کلّ ولی الله فرمایا تو آپ بھی اس مجلس میں موجود تھے اور آپؒ نے اپنا سر جھکا دیا۔

مشہور مستشرق اوتو سپیس آپ کے بارے میں لکھتا ہے۔

His teachers were Ahamed al. Ghaz ali (died 520/1126) and Abdul Qadir al-jilani died (561/1165) hereeaired the Khirqa and ijaxa from these Sheikhs, and was Consedered the Chief disciple of Ahmed al, Ghazali.

[7](Lovers friend)

آپ نے حضرت شیخ حماد باسؒ باس کی صحبت میں بھی کافی عرصہ رہے اور

marfat.com

Marfat.com

خلافت سے بھی بہرہ ور ہوئے۔

آپ نے شاہراہ سلوک میں بڑے سخت مجاہدے کئے اور طویل عرصہ تک خلوت نشین رہے آپ کی ذات حق میں محویت اور استغراق کا ایک واقعہ ہدیہ ناظرین ہے۔

خواجہ خضر علیہ السلام کا ملاقات کو آنا

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ (حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ) حج کے لئے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا ایک شب آپ اپنی خلوت گاہ میں مراقب تھے اور مجھے باہر خلوت گاہ کے دروازے پر متعین فرمایا۔ میں وہاں موجود تھا کہ اچانک ایک شب حضرت خواجہ خضر علیہ السلام آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے اور مجھے کہا کہ اے شہاب الدین اندر جاؤ اور حضرت شیخ ابوالنجیب کی خدمت میں میرا سلام پہنچاؤ اور کہو کہ مہتر خضر علیہ السلام آپ کی ملاقات کو آیا ہے۔ حضرت شیخ الشیوخ" فرماتے ہیں کہ میں اندر گیا اور سلام پہنچایا آپ نے کوئی توجہ نہ کی۔

محوِ خیال یار، چہ داند کہ در چمن
بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد

میں باہر آگیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے دوبارہ اندر بھجوایا اور میں تین بار حضرت کی خدمت میں سلام پہنچانے اندر گیا۔ لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ دی۔ صبح صادق ظاہر ہونے لگی اور خضر علیہ السلام مجھ سے رخصت ہوئے اور فرمانے لگے کہ میرا سلام اعزاز واکرام کے ساتھ حضرت شیخ کی خدمت میں پہنچا دینا۔

جب حضرت شیخ مراقبہ سے فارغ ہوئے تو میں نے سلام پہنچایا اور عرض کی کہ خضر علیہ السلام کی ملاقات کی تو بڑے بڑے بزرگوں کو تمنا ہے۔ یہاں وہ تمام رات آپ کی ملاقات کو بیٹھے رہے۔ لیکن آپ نے کوئی توجہ نہ دی۔ آپ نے فرمایا اے بیٹے جو شخص مالک الملک خداوندِ کریم کے مشاہدہ اور ملاقات میں مصروف ہو اسے مناسب نہیں کہ ادھر سے روگردانی کر کے مخلوق کی جانب متوجہ ہو۔

marfat.com

Marfat.com

اے بیٹے میں اس وقت عالم تجلی میں مستغرق اور اللہ تعالےٰ کی مناجات میں مشغول تھا اگر وہ وقت فوت ہو جاتا تو دوبارہ کہاں ملتا اور قیامت تک ندامت رہتی خواجہ خضر تو پھر بھی مل جائیں گے۔

صاحب خزینۃ الاصفیاء کا بیان ہے کہ یہ الفاظ ابھی آپ فرما ہی رہے تھے کہ خضر علیہ السلام دوبارہ تشریف لائے اور آپ نے فوراً اٹھ کر ان کا استقبال کیا اور ادب و احترام سے اپنی جگہ پر بٹھایا۔[۱۰]

رشد و ہدایت ظاہری و باطنی تعلیم کی تکمیل کے بعد آپ نے طالبانِ حق کے لئے ایک بڑی خانقاہ تعمیر کروائی جہاں دنیا کے گوشے گوشے سے لوگ آ کر عرفانِ حق حاصل کرتے اور آپ کے روحانی فیوض و برکات سے مستفید ہوتے۔

جلال الدین ہمائی صاحب آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

از فراغت از علوم ظاہری داخلِ رشتہ تصوف و مشغول تربیت و ارشاد طالبان طریق گردید در بغداد خانقاہی داشت کہ اصحاب وی در آں مسکن وانجمن داشتند ووی وعظ و تذکیر و مجلس گوئی ایشاں راہدایت و راھنمائی میکرد[۱۱]

ترجمہ:۔ یعنی آپ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ تصوف کے رشتہ سے منسلک ہوئے اور طالبین کی تربیت و ارشاد میں مشغول ہو گئے۔ آپؒ نے بغداد میں ایک خانقاہ قائم کی۔ لوگ وہاں قیام کرتے اور جمع رہتے۔ آپ انہیں واعظ و نصیحت کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی فرماتے۔ آپ بغداد کے شعلہ بیان مقرر مانے جاتے تھے اور آپ کا وعظ بڑا پر تاثیر ہوتا تھا۔ لوگوں کے دلوں کو اطاعت خداوندی کی طرف موڑ دیتے تھے[۱۲]

حضرت امام سبکیؒ اور ابن خلکان اور صاحب بہجۃ الاسرار کا بیان ہے کہ خدا نے حضرت شیخ کی ذات کو مجمع البحرین بنایا تھا آپ علم ظاہر و باطن دونوں میں جامع تھے تمام عراق و عجم میں آپ کا بول بالا ہو گیا۔ قوم نے آپ کو مجلس افتاء کا صدر نشین تسلیم کر کے مفتی العراقین کا لقب دیا آپ کی مجلس وعظ و تذکیر میں ایک مخلوق حاضر ہوتی اور اسی مبارک مجلس میں بہت سے گمراہ راہ راست پر آتے اور صدہا گنہگار گناہوں سے توبہ

marfat.com

Marfat.com

کرتے تھے [۱۳]

آپ کی بزرگی کے بارے میں مشہور مستشرق لوتو سیمش تحریر کرتا ہے کہ :

Dhiya uddin Abu n-Najib Abdul qahir as Suhrawardi was a famous faqih and prminent sufi Seholas. He was descanded from Aboubakr, the first Caliph. According to yaqut he is the most illustrious son that Suhraword has produced.

شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ ایک مشہور فقیہ اور ممتاز صوفی شیخ اور عالم و فاضل تھے۔ آپ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اوّل کے نسب سے ہیں مشہور تاریخ دان یاقوت کے بیان کے مطابق سرزمین سہرورد نے جن ممتاز ہستیوں کو جنم دیا۔ آپ ان سب سے زیادہ نامور علوور جات اور فضیلت و مقبولیت والے ہیں المشہور مورخ محمد دین کلیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :

حضرت غوث الاعظم (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) کی وفات کی بعد آپ کو بغداد شریف میں ایک خاص مقام حاصل رہا آپ طیسان اوڑھتے۔ عالموں کا لباس پہنتے اور خچر پر سوار ہوا کرتے تھے اور لوگ ان کی رکاب تھامے رہتے تھے اور ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ لاکھوں انسانوں نے آپ سے راہ ہدایت اختیار کی۔ لوگوں کے دلوں میں آپ کی بہت ہیبت تھی اور کلام میں اثر تھا [۱۴]

جناب حسن میاں پھلواریؒ آپ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ :

حضرت شیخ جس طرح ظاہری علوم و فضل میں شہرہ آفاق تھے اس طرح آپ کی پرزور ولایت اور کرامات کا سکہ ساری اسلامی دنیا پر تھا۔ دنیا کے ہر گوشے سے طالبین آپ کی خدمت میں آتے اور فائز المرام ہوتے۔

امام سبکیؒ فرماتے ہیں "افلح بسبه خلق"

آپ کے چشمہ فیضان سے ایک عالم سیراب ہوا اور آپ کی پاک روحانیت کی

marfat.com
Marfat.com

زبردست تاثیر نے ہزاروں انسانوں کو انسانِ کامل اور کاملوں کو اکمل بنادیا۔ آپ کی خانقاہ سے جو میخانہ معرفت تھا۔ صدہا سالک ایسے عارف کامل سے وحدت کے متوالے اور بادۂ معرفت سے سرشار ہو کر نکلے جن کی مخمور آنکھوں کی گردش نے مجالس عالم میں گردشِ جام کا کام کیا اور جن کی ایک توجہ ایک نگاہ کیمیا اثر نے ہزاروں کو مست بے خود اور عارف حق بین و حق آگاہ بنادیا[۵]

حضرت امام المشائخ فخر سہروردیہ شیخ چوہدری محمد اقبال حمید سہروردیؒ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

امام شیوخ ان صوفیہ، کہکشاں سہروردیہ، فرویگانہ، آیت محققانہ، سلطان العارفین، تاج الاولیائے کاملین، شیخ الاسلام حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ مشائخ عظام اور اولیائے کرام میں ممتاز عزو شرف کے مالک ہیں آپ نہ صرف علوم باطن کی کان اور سلطان العارفین ہی تھے بلکہ علوم ظاہری کے بھی زبردست عالم و فاضل اور عظیم المرتبت محدث اور فقیہ تھے۔ آپ شیخ الاسلام کا منصب جلیلہ رکھتے تھے اور عرفان و شہود حق کی انتہائی بلندیوں پر فائز تھے۔ آپ نے تبلیغ اسلام، اصلاح سلاطین، رشد و ہدایت اور حسنِ اخلاق کے سنہری کارنامے سر انجام دیئے[۶]

جناب حافظ سید رشید احمد مرحوم مترجم عوارف المعارف کا بیان ہے کہ :

آپ بغداد کے مشہور واعظ تھے اور آپ کا حلقہ وعظ بہت وسیع تھا۔ کیونکہ عوام نہایت ذوق و شوق سے آپ کا واعظ سنتے تھے اور اس سے متاثر ہوتے تھے۔ آپ عرصہ دراز تک بغداد کے مشہور مدرسہ نظامیہ کی مسندِ درس و واعظ پر بھی فائز رہے جو اس زمانے میں عملی دنیا کا سب سے بڑا منصب سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے احادیث نبوی ﷺ کے ذریعے تصوف کے اصول اور اس کے اسرار و رموز کو ثابت کیا کیونکہ آپ بیک وقت جلیل القدر محدث اور مرشد اعلیٰ بھی تھے یہی وجہ ہے کہ ہمیں آپ کے تلامذہ کی صف میں محدثِ خراسان ابو سعد عبدالکریم بن محمد السمعانی المتوفی ۵۶۲ھ

marfat.com

Marfat.com

مولف الانساب سمعانی اور محدث شام ابوالقاسم علی بن حسن بن عساکر التوفی ۵۷۱ھ
مصنف تاریخ دمشق کے اسماء گرامی نظر آتے ہیں۔ آپ ساری عمر اذکار اور روحانی
میں ہدایت میں مشغول رہے اور محنت و مزدوری سے کسب حلال کرتے رہے [۷]

امام سمعانی شیخ کی خدمت میں اپنی شرف یابی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

عندہٗ نوباً عدت وسعت گلامہ و تیرکت بہ و کتبت عنہ بسیرا۔

کہ میں حضرت شیخ ابوالنجیب کی خدمت میں بارہا حاضر ہوا اور آپ کا کلام فیض شمام سنا اور اس سے فیض و برکت حاصل کی اور آپ کی کچھ روایات اور کلمات بھی لکھے ہیں [۸]

عوام الناس اور علماء کے علاوہ شاہان وقت بھی آپ کا بہت احترام کرتے تھے آپ تمام اسلامی ممالک میں مقبول تھے۔ ۵۵۷ھ میں جب آپ نے بیت المقدس کی زیارت کا قصد کیا اور آپ دمشق تشریف لائے تو شام کے حکمران نورالدین محمود نے آپ کا بے حد احترام کیا اور آپ کو دمشق میں ٹھہرایا کیونکہ اس زمانہ میں صلیبی جنگیں ہو رہی تھیں اس لئے آپ بیت المقدس کی زیارت نہ کر سکے اور دمشق میں کچھ عرصہ حدیث کا درس دے کر واپس بغداد تشریف لے آئے [۹]

آپ شاہانِ وقت کو بھی ہدایت و نصیحت فرماتے رہتے تھے چنانچہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کی تخت نشینی ہوئی تو آپ نے اس کی بیعت حکومتِ ظاہری کرنے کے بعد اسے بہت سی نصیحتیں کیں اور اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور عدل و انصاف، رحمدلی، خداترسی کی تلقین کی جسے خلیفہ نے بہت توجہ اور غور سے سنا [۲] علامہ محدث ابن الاثیر نے اپنی تاریخ الکامل میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ وبایع لہ الشیخ ابوالنجیب وعظہ و بالغ فی الموعظہ [۱]

تربیت مریدین و تلقینِ ذکر

آپ کو تربیت و مریدین میں ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ جناب عبدالسلام سہروردی صاحب کا بیان ہے کہ۔

حضرت ابوالنجیب ضیاء الدین سہروردیؒ اپنے مریدین کی تربیت و ہدایت پر

marfat.com
Marfat.com

بڑی توجہ فرمایا کرتے تھے۔ اور ہر ایک شخص پر ذاتی توجہ مبذول فرماتے تھے آپ عوام الناس کی حد درجہ استمداد فرماتے تھے۔ آپ کی خانقاہ مرجع خلائق بنی ہوئی تھی [۴۲]

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ۔

حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ کا معمول تھا کہ مرید جب شغلِ باطن کی درخواست کرتا تو آپ اسے اپنے سامنے بٹھا کر اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسم اس کو باطنی تعلیم فرماتے تھے اور اس کے مطالب اچھی طرح ذہن نشین کراتے تھے ان اسماء حسنیٰ کی سماعت کے دوران جس اسم کو سن کر وہ مرید زیادہ متاثر ہوتا اس اسم کے پڑھنے کی اجازت عطا فرما دیتے اور رفتہ رفتہ واصلِ حق کر دیتے تھے۔ ورنہ یہ فرما دیتے کہ تلاوت قرآن مجید اور تسبیح وغیرہ میں مشغول رہو اور خدمتِ فقراء میں حاضر رہا کرو تمام نام اسی نام کے اندر موجود ہیں [۴۳]

صاحب مرآۃ الاسرار کا بیان ہے کہ۔

آپ بڑے عظیم القدر اور بابرکت بزرگ تھے۔ جو شخص آپ کی خدمت میں پیوست ہوتا عرش سے فرش تک اس کی آنکھ سے کچھ مخفی نہ ہوتا۔ اور جس قدر مشائخ اس سلسلے کے ساتھ منسلک ہوئے ہیں کسی دوسرے سلسلہ میں نہیں ہوئے [۴۴]

حسنِ اخلاق

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے شیخ ابوالنجیب ضیاء الدین سہروردی کے ساتھ شام کے سفر میں تھا کچھ دنیاداروں نے فرنگی قیدیوں کو (جو صلیبی جنگ میں قید ہوئے تھے) بیڑیوں میں جکڑ کر اور ان کے سروں پر کھانا رکھوا کر ہمارے پاس بھیجا۔ جب دستر خوان بچھایا گیا تو قیدی باہر برتنوں کے خالی ہونے کا انتظار کرنے لگے اس وقت شیخ محترم نے خدام کو حکم دیا کہ قیدیوں کا کھانا لایا جائے۔ تاکہ وہ بھی ان درویشوں کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھیں۔ چنانچہ جب انہیں لا کر ایک ہی صف میں دستر خوان پر بٹھا دیا گیا تو ہمارے شیخ محترم اپنے سجادہ سے اٹھ کر ان کے ایک فرد کی طرح ان کے درمیان بیٹھ گئے اور انہی کے ساتھ کھانا کھایا اس وقت مجھے ان کے چہرہ پر ان کے خلوص، تواضع، عاجزی اور

marfat.com

Marfat.com

انکساری کی وہ جھلک نظر آئی جس سے ان کے ایمان اور وسیع علم و عمل کا پتہ چلتا تھا۔[۵]

تسلیم و رضا

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محترم فرماتے تھے مجھے کئی سال ہو گئے ہیں۔ میں نے کوئی چیز فرمائش کر کے نہیں کھائی بلکہ جب کوئی چیز مجھے پیش کی جاتی ہے میں اس کو خدا کا فضل و عنایت اور اس کا حاضر فعل سمجھتے ہوئے اس کے فعل کی موافقت کرتا ہوں۔ مزید فرمایا۔

ایک دن مجھے کھانے کی خواہش ہوئی۔ اس وقت وہ آدمی نہیں تھا جو کھانا پیش کرتا۔ لہٰذا میں نے اس کوٹھڑی کا دروازہ کھولا جس میں کھانا رکھا تھا اور وہاں سے کھانے کے لئے ایک انار نکالا۔ اتنے میں ایک بلی آئی اس نے وہاں کی ایک مرغی کر پکڑ لیا اس پر میں نے دل میں کہا کہ یہ انار لینے کی سزا ہے[۶]

لباس

حضرت شیخ الشیوخ" فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محترم حضرت ابوالنجیب سہروردیؒ کسی مخصوص لباس کے پابند نہ تھے۔ بلکہ بلا مقصد و ارادہ جو لباس مل جاتا پہن لیتے۔ دس دینار کا عمامہ بھی پہنتے تھے[۷] حضرت نہایت ہی سادہ زندگی بسر فرماتے تھے اور خچر پر سواری فرماتے[۸]

تلاش صاحبِ نظر

حضرت شیخ الشیوخ" فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محترم حضرت ابوالنجیب سہروردیؒ مکہ معظمہ میں منیٰ کی مسجد الخیف میں چکر لگا کر لوگوں کے چہروں کو گھور گھور کر دیکھا کرتے تھے۔ جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں کہ جب کسی کی طرف دیکھتے ہیں تو اسے سعادت اور خوش نصیبی عطا کر دیتے ہیں میں ایسی نظر کو تلاش کرتا ہوں[۹]

حضورِ قلب

حضرت شیخ الشیوخ" فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ محترم ابوالنجیب سہروردیؒ فرماتے تھے کہ میں کھانے کے وقت بھی نماز پڑھتا ہوں۔ اس قول میں اس طرف اشارہ ہے کہ کھانے کے وقت بھی حضور قلب رہتا تھا جو کھانے کے وقت دیگر مشاغل کو روک دیتا تھا تاکہ پریشانی خاطر نہ ہو۔ اس طرح کھانے کے موقع پر وہ ذکر اور حضور قلب کے زبردست اثرات محسوس کرتے تھے۔ اور اس میں غفلت کی

marfat.com

Marfat.com

گنجائش نہیں رکھتے تھے[1]

طریق مصالحت حضرت شیخ الشیوخؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ کا طریقہ مصالحت یہ تھا کہ جب کسی درویش کی اپنے بھائیوں کے ساتھ رنجش ہو جاتی تھی۔ تو آپ اس درویش سے فرماتے تھے۔ اٹھو اور استغفار پڑھو اس پر وہ درویش کہتا تھا کہ میرا باطن صاف نہیں ہے (استغفار کس طرح پڑھوں تو آپؒ فرماتے تھے کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور استغفار تو پڑھو تمہاری کوشش اور صلح کی خاطر قیام سے تم کو صفائے باطن بھی میسر ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا اس کو صفائے باطن عطا ہو جاتی تھی اس کے دل میں نرمی پیدا ہو جاتی اور دوسرے درویشوں سے جو رنجش اس کے دل میں ہوتی وہ دور ہو جاتی[1]

نگاہِ دوررس صاحبِ الطبقات الکبریٰ تحریر فرماتے ہیں کہ جب کسی مرید کو آپ خلوت میں بٹھاتے تو اس کی دیکھ بھال خود فرماتے اور اس کے پاس جاتے اور ضروری ہدایات سے مستفید فرماتے۔ ارشاد فرماتے تمہیں فلاں چیز کا کشف ہوگا اور ایسی حالت ہوگی۔ کسی سے فرماتے عنقریب تمہارے پاس اس شکل و صورت کا آدمی حاضر ہوگا فلاں بات کہے گا خبردار اس سے بچنا کیونکہ وہ شیطان ہوگا۔ اس طرح آپ کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے سے قبل ہی مریدوں کو اس کی اطلاع کر دیتے اور مناسب ہدایات جاری فرما دیتے[2]

من مردہ ام نہ کشتہ حضرت امام یافعیؒ اپنی تاریخ (مرآۃ الجنان) میں تحریر کرتے ہیں کہ شیخ ابو النجیب سہروردیؒ کے ایک مرید نے کہا کہ ہم ایک روز شیخ کے ساتھ بغداد کے بازار سے گذر رہے تھے کہ ایک قصاب کی دوکان پر پہنچے۔ ایک بکری لٹکی ہوئی تھی۔ شیخ کھڑے ہو گئے اور کہا کہ یہ بکری کہتی ہے کہ من مردہ ام نہ کشتہ۔

کہ میں مردہ ہوں مجھے ذبح نہیں کیا گیا۔ قصاب یہ سنتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب ہوش میں آیا تو شیخ کی بات کا اقرار کیا اور تائب ہو گیا[3]

marfat.com

Marfat.com

گاؤسالہ کی گفتگو

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ سے منقول ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے چچا شیخ ابو النجیبؒ کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص گاؤسالہ (گائے کا بچہ) لے آیا۔ اور حضرت شیخ کی خدمت میں نذر کر کے چلا گیا۔ جب گاؤسالہ شیخ کے قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ گاؤسالہ کہتا ہے کہ میں وہ گاؤسالہ نہیں ہوں جسے آپ کی نذر کیا گیا ہے۔ مجھے شیخ علی بن ہیتیؒ کی نذر کیا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ آدمی ایک اور گائے سالہ لے کر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یہ گاؤسالہ آپ کی نذر ہے وہ شیخ علی بن ہیتی کی نذر تھا مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی"[4]

دعوت اسلام

ایک دفعہ تین یہود اور تین عیسائی حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کر دیا آپ نے ان میں سے ہر ایک کو ایک لقمہ دیا۔ ابھی لقمہ ان کے پیٹ میں نہیں گیا تھا کہ وہ سب ایمان لے آئے اور کہنے لگے جونہی لقمہ ہمارے پیٹ کے اندر گیا سوائے اسلام کے ہر دین کی محبت ہمارے دل سے جاتی رہی[5]

تصنیف و تالیف

بقول صاحب نفحات الانس اور مرآۃ الاسرار آپ علوم ظاہری و باطنی میں باکمال تھے اور ہر فن میں آپ کی بہت تصنیفات ہیں[6] لیکن ہم تک آپ کی صرف ایک کتاب آداب المریدین ہی پہنچی ہے۔

مشہور مستشرق لوتو کینس آپ کی تصانیف کے سلسلہ میں لکھتا ہے کہ۔

عربوں کی سوانح حیات کی کتابوں میں آپ کی بہت سی تصانیف درج ہیں۔ لیکن ہمارے ہاتھوں تک ان میں سے صرف دو ہی پہنچ سکی ہیں۔ آپ کی اہم تصنیف "کتاب آداب المریدین فی التصوف" ہے۔ اسی تصنیف کے بہت سے قلمی نسخے یورپ اور مشرقی ممالک کی لائبریریوں میں پائے جاتے ہیں۔ آلوردود کے کتب خانہ میں اس کی مکمل تفصیل موجود ہے۔

بروکلمان اپنی کتاب "تاریخ ادبیات عرب" حصہ اول ۴۳۶ صفحہ میں تحریر کرتا ہے کہ حضرت شیخ ابو النجیب سہروردیؒ نے اللہ تعالےٰ کے سو اسمائے حسنیٰ کی شرح

marfat.com
Marfat.com

(الشرح الاسماء الحسنٰی) بھی لکھی ہے۔ جس کا صرف ایک نسخہ ہم تک پہنچ سکا ہے اور جو ویانا کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ اس کتاب کا فارسی ترجمہ قسطنطنیہ کی فتح لائبریری میں بحوالہ نمبر ۲۶۵۶ موجود ہے۔

حاجی خلیفہ (کشف الظنون صفحہ ۱۴۱) اور ویسٹن فیلڈ کے بیانات کے مطابق آپ نے حضرت امام شافعیؒ کے اقوال اور حکایت بھی ایک کتاب کی صورت میں جمع کیے ہیں۔

آپ کے چند چھوٹے رسائل طیوبین جین (جرمنی) یونیورسٹی لائبریری میں بحوالہ نمبر ۴ اور نمبر ۸۹ محفوظ ہیں [۷]

اس وقت ہمارے سامنے آپ کی شہرہ آفاق کتاب آداب المریدین موجود ہے۔ آپ کی یہ کتاب روحانی حلقوں میں بہت مقبول ہوئی۔ بہت سے صوفیاء کرام نے اس کی شرحیں بھی لکھی ہیں۔

حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحییٰ منیری فردوسی سہروردی نے اس کی شرح مطالب الطالب کے نام سے لکھی ہے۔ خود اس کے بارے میں حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد میرا ایک فرزند معنوی اس کی شرح لکھے گا [۸]

حضرت خواجہ گیسو دراز سید محمد بن یوسف الحسینیؒ نے خاتمہ آداب المریدین کے نام سے اس کی شرح تحریر فرمائی [۹]

حضرت ملا علی قادری نے بھی اس کی شرح لکھی ہے جس کا نام شرح آداب المریدین ہے اس کا ایک خطی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان کراچی میں موجود ہے جس کا نمبر N.M.۱۹۶۵-۲ ہے۔ آداب المریدین کے اردو تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں [۱۰]

تعلیمات

۱۔ فرمایا اہل تصوف کے تین طبقات ہیں مرید طالب، متوسط سالک اور منتہی واصل۔ پس مرید صاحب وقت ہے اور متوسط صاحب حال ہے اور منتہی صاحب نفس۔

marfat.com

Marfat.com

نفس کے معنی دل کا مشاہدہ غیب میں ملحوظ ہوتا ہے اور سب سے بہترین چیز ان کے پاس انفاس ہے پس مرید طلب مراد میں تکلیف اٹھاتا ہے اور متوسط منازل کے آداب کو طلب کرتا اور صاحب تکوین رنگ بدلتا ہے کیونکہ وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ترقی کرتا رہتا ہے اور اس کی زیادتی اور اضافہ میں مشغول رہتا ہے۔ منتہی واصل ہے جس نے تمام مقامات طے کر لئے ہیں اور تمکین کے مقام کو پہنچ گیا ہے۔ جس کو کوئی حالت متغیر نہیں کر سکتی اور احوال و خطرات اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتے [1]

۲۔ علم ظاہر راستہ کا علم ہے اور علم باطن منزل کا علم ہے اور علم ظاہر علم باطن سے مستنبط ہے اور ہر وہ علم باطن جس کو علم ظاہر قائم نہ کرے باطل ہے [2]

۳۔ جس شخص نے اپنے آپ کو آداب صوفیہ سے مودب کیا اور نفس کو ریاضتوں اور مشقتوں اور مجاہدوں سے رام کر لیا اور مصائب اٹھانے اور ان کے کڑوے گھونٹ پینے کا عادی ہوا اس پر خرقہ پہننا واجب ہے [3]

۴۔ مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے اوقات کا خیال رکھے اور ان کو کسی نہ کسی نیک کام میں صرف کرے کیونکہ اگر وقت چلا جائے تو پھر اس کو لوٹایا نہیں جا سکتا [4]

۵۔ صوفی کو لوگوں کے عیوب بیان نہیں کرنے چاہئے کیونکہ کہا گیا ہے کہ جس نے لوگوں کے عیوب بیان کئے اس نے عیوب کی گواہی دی کیونکہ وہ ان کا ذکر اسی مقدار میں کرتا ہے جو خود اس میں موجود ہے [5]

۶۔ بعض قلوب تالاب اور جھیل کی مانند ہیں لہٰذا صوفیاء کرام اور مشائخ عظام میں سے بعض زاہد علماء جن کے قلوب صاف اور پاکیزہ ہیں وہ تالابوں کی مانند ہیں کیونکہ وہ مزید نفع رسانی کے لئے مخصوص ہیں [6]

۷۔ جب علم قلب تک پہنچ جاتا ہے تو دل کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ حق و باطل کو دیکھنے لگتا ہے اور ہدایت و گمراہی کا فرق معلوم کر لیتا ہے [7]

۸۔ حضرت شیخ اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت فرماتے تھے کہ وہ صرف نہایت خوشگوار اوقات میں ہی روحانیت کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیا کریں اس

marfat.com

Marfat.com

صورت میں انہیں زبردست فائدہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس وقت ان کے کلام کا نورانی فیض قلب کے نورانی فیض کے مطابق جاری ہو گا اور اسی اندازے کے مطابق نورانی کلام کی سماعت ہو گی [۴۸]

۹۔ میرا فرزند روحانی وہ ہے جو میرے نمونے پر ہدایت حاصل کرے [۴۹]

۱۰۔ احوال قلب کے معاملات ہیں جن کے ذریعے کدورتوں کی صفائی۔ حضوری کے مفادات اور مشاہدہ کے معنی دلوں میں آتے ہیں [۵۰]

وصال مبارک

بقول صاحب مرآۃ الاسرار و طبقات شعرانیؒ اور ابن خلکان آپ نے بروز جمعہ ۷ جمادی الآخر ۵۶۳ھ میں وصال فرمایا [۵۱]

آپ کا مزار مبارک بغداد شریف میں دریائے دجلہ کے کنارے اپنی خانقاہ کے قریب مرجع خلائق ہے۔

اولاد

آپ کی اولاد کے متعلق تذکرہ نگاروں نے کوئی وضاحت نہیں کی۔

میر علی شیر قانع ٹھٹھوی نے تحفۃ الکرام میں تحریر کیا ہے کہ حضرت شیخ فخر الدین صغیرؒ حضرت شیخ ابو النجیب سہروردیؒ کی اولاد میں بہت کامل ولی اللہ گزرے ہیں جو کہ مخدوم نوح ہالائی سہروردیؒ کے جد اعلیٰ ہیں آپ کا مزار مبارک (سندھ) ہالہ میں مرجع خلائق ہے اور مزار مبارک قبولیت دعا کیلئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے جہاں زائرین کے مقاصد پورے ہوتے ہیں [۵۲]

صاحب تحفۃ الکرام نے مزید حضرت مخدوم نوحؒ بن نعمت اللہؒ کے بیان میں شیخ نوحؒ بن نعمت اللہ بن اسحاق بن شہاب الدین بن مخدوم سرور بن شیخ فخر الدین صغیر بن شیخ عزیز الدین بن شیخ فکر الدین ثانیؒ بن ابو بکر کتالی بن شیخ اسماعیل بن شیخ عبداللہ بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سراج الدین بن شیخ ابو النجیب ضیاء الدین عبدالقاہر سہروردیؒ [۵۳] یہ شجرہ پیش کیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اس شجرہ سے آپ کے ایک صاحبزادے شیخ سراج الدینؒ کا پتہ چلتا ہے۔
لیکن آپ کے حالات معلوم نہیں ہو سکے حضرت شیخ سراج الدینؒ کی اولاد سندھ (پاکستان) میں آکر آباد ہوئی حضرت شیخ ابو بکر کتاقیؒ تک تمام مشائخ کے مزارات سندھ میں واقع ہیں اور اسی خاندان نے یہاں اسلام کی عظیم خدمات سر انجام دیں اور یہ خاندان علم و فضل میں یگانہ روزگار رہا ہے افسوس کہ اس خاندان پر کوئی کتاب دستیاب نہیں ہو سکی جس میں ان مشائخ کے تبلیغی و اصلاح اور علمی و عملی کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہو۔ حضرت فخر الدین صغیر کے مختصر حالات ملتے ہیں۔

حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردیؒ کے وصال کے بعد آپ کے بھتیجے حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی مسندِ ارشاد پر متمکن ہوئے۔

خلفاء

آپ کے خلفاء میں سر سلسلہ عالیہ سہروردیہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ۔ شیخ عارف اصیل الدین شیرازیؒ۔ شیخ قطب الدین ابریؒ۔ شیخ جمال الدین عبدالصمد زنجانیؒ۔ شیخ عمار یاسرؒ۔ شیخ اسماعیل قصریؒ۔ شیخ روز بھان کبیر مصریؒ۔ حضرت ابو الجناب نجم الدین کبریٰ ولی تراشؒ۔ حضرت شیخ شاہ ابراہیم کرم سیلؒ۔ حضرت شیخ عبداللہ بن مطر الرومیؒ۔ زیادہ مشہور ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ بھی آپ کی صحبت میں رہے اور ظاہری و باطنی فیوضات حاصل کیےؒ

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] مصباح الہدیات ص ۲۸۔ مقدمہ عوارف المعارف ص الف از رشید احمد ارشد، لاہور کے اولیائے سہرورد ص ۲۷۔ مقدمہ عوارف المعارف ص ۳۳ از شمس بریلوی مطبوعہ کراچی فیضان سہروردیہ ص ۲۹۔ [2] حضرت خواجہ گل محمد چشتیؒ نے تکملہ شریف میں آپ کی شان میں شیخ الشائخ۔ مقتدائے ارباب طریقت کاشف اسرار حقیقت کے القاب تحریر کئے ہیں ملاحظہ ہو ص ۶۱۔ ۶۲۔ [3] مصباح الہدایت مفتاح الکفایت از عزالدین محمود بن علی کاشانی تصحیح مقدمہ جلال الدین ہمائی مطبوعہ تہران۔ [4] مناقب الاصفیا ص ۸۶ از شاہ شعیب فردوسی مطبوعہ باکی پور پٹنہ، روضۃ الناظرین ص ۳۱۔ فیضان سہروردیہ ص ۲۹۔ [5] عوارف المعارف ص ۷، مرآۃ الاسرار ص ۵۰۳۔ [6] نفحۃ الاسرار ص ۱۴۴، تکملہ سیر الاولیاء ص ۹۲، سفینۃ الاولیاء، قلائد الجواہر، تذکرہ ملفوظات سید قلندر علی سہروردی ص ۷۸۔ [7] حوالہ فیضان سہروردیہ ص ۵۰۔ [8] مرآۃ الاسرار ص ۵۲۰ ج۔ از شیخ عبدالرحمن چشتی مترجم کپتان واحد بخش سیال مطبوعہ لاہور۔ [9] طبقات امام سبکی ص ۲۵۶ ج۔ ۴ و روضۃ الناظرین ص ۳۲ حوالہ مشاہیر اسلام مطبوعہ منڈی بہاء الدین (گجرات)۔ [10] خلاصۃ العارفین فارسی ص ۱۳۲۔ ۱۳۳، اخبار الاخیار ص ۶۵، خزینۃ الاصفیاء۔ خزانہ جلالیہ قلمی ص ۴۱۵۔ [11] مصباح الہدایت (مقدمہ) ص ۲۸۔ [12] حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ فقہ میں امام شافعیؒ کے پیروکار تھے۔ حضرت امام سبکیؒ فقہ شافعیہ کے بڑے کامل بزرگ گذرے ہیں طبقات امام سبکی میں انہوں نے اس فقہ کے بزرگوں کے حالات جمع کئے ہیں اس میں حضرتؒ کا ذکر بہت عمدہ الفاظ میں کیا ہے۔ [13] طبقات امام سبکی ص ۲۶۵ ج ۴۔ وفیات الاعیان ص ۲۹۹ نفحۃ الاسرار ص ۲۳۴ مرآۃ الجنان۔ [14] اولیائے سہرورد لاہور ص ۲۷، تذکرہ حضرت سخی سرور (حاشیہ) از پروفیسر حامد خان حامد مطبوعہ لاہور۔ [15] حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ از حسن میاں پھلواریؒ مشمولہ مشاہیر اسلام۔ [16] مقدمہ فیضان سہروردیہ ص ۵۔ [17] عوارف المعارف ص ب۔ ج (مقدمہ) از رشید احمد ارشد۔ [18] حوالہ مضمون حضرت ابوالنجیب سہروردیؒ۔ [19] مقدمہ عوارف المعارف ص ج و مصباح الہدایت ص ۲۸۔ [20] فیضان سہروردیہ ص ۶۶۔ [21] تاریخ کامل ص ۱۲ ج۔ ۱۲ مطبوعہ مصر حوالہ مضمون ابوالنجیب سہروردی۔ [22] فیضان سہروردیہ ص ۵۷۔ [23] ملفوظات شاہ عبدالعزیز دہلوی ص ۴۴ مترجم محمد علی لطفی، مفتی انتظام اللہ شہابی مطبوعہ کراچی۔ [24] مرآۃ الاسرار ص ۶۸ ج۔ ا۔ [25] عوارف المعارف ص ۳۱۵۔ [26] عوارف المعارف ص ۸۶۔ [27] ایضاً ص ۴۱۰۔ [28] انوار الاصفیاء، قلائد الجواہر ص ۳۴۳ از محمد یحییٰ تادانی مترجم محمد زبیر افضل عثمانی مطبوعہ کراچی۔ [29] عوارف المعارف ص ۶۵۔ [30] ایضاً ص ۳۹۸۔ [31] عوارف المعارف ص ۶۵۶ مترجم شمس بریلوی مطبوعہ کراچی۔ [32] الطبقات الکبریٰ ص ۱۷۴، قلائد الجواہر ص ۳۶۴۔ [33] مرآۃ الاسرار ص

marfat.com

Marfat.com

۲۹۸۔ [31] عوارف المعارف ص ۱۵۶ مترجم شمس بریلوی مطبوعہ کراچی۔ [32] طبقات الکبریٰ ص ۲۷۴، قلائد الجواہر ص ۲۶۴۔ [33] مرآۃ الاسرار ص ۵۳۱ ج۔۱، قلائد الجواہر ص ۲۴۷، نفحات الانس ص ۶۵۴ مترجم شمس بریلوی مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، حیات صوفیہ تلخیص و ترجمہ نفحات الانس ص ۵۶۶ مترجم محمد ادریس انصاری مطبوعہ (صادق آباد)۔ [34] مرآۃ الاسرار ص ۵۳۱ ج۔۱۔ [35] ایضاً ص ۵۳۱۔ [36] مرآۃ الاسرار ص ۵۳۰ ج۔۱و نفحات الانس ص ۶۵۳۔ [37] لوکوز فرینڈ حوالہ فیضان سہروردیہ ص ۱۷۔۱۱۶۔ [38] مقدمہ مکتوبات صدی ص ۲۲ از پروفیسر ڈاکٹر شاہ محمد نعیم فردوسی و مناقب الاصفیاء۔ [39] اس کا اردو ترجمہ الکتاب گنج بخش روڈ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔ [40] حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ آداب ظاہری و باطنی اور اخلاق صوفیا میں آداب المریدین لاجواب کتاب ہے ہر زمانے کے علماء ظاہر و باطن نے اسے نظر قبول دیکھا ہے۔ طالبان طریقہ صوفیاء کو عموماً اور فقیر کے متعلقین خصوصاً کتاب مذکور پیش نظر رکھیں اور اس پر عمل کریں شمائم امدادیہ ص ۳۰۔ [41] تا [44] آداب المریدین اردو ترجمہ عبدالسلام سہروردی ص ۱۳۵، ص ۱۴۴، ص ۱۴۷، ص ۱۴۹۔ [45] آداب المریدین ص ۱۶۴۔ [46] تا [48] عوارف المعارف ص ۳۴، ص ۳۹، ص ۱۹۳ مترجم رشید احمد ارشد۔ [49] عوارف المعارف ص ۱۲۹، تصوف اسلام ص ۱۰۰۔ [50] طبقات الکبریٰ۔ [51] مرآۃ الاسرار ص ۵۳۲ ج۔۱، مصباح الہدایت ص ۲۸، تکملہ سیر الاولیاء ص ۶۲۔ [52] تحفۃ الکرام ص ۳۸۱ از میر علی شیر قانع ٹھٹھوی سندھی ترجمہ مخدوم امیر احمد مطبوعہ۔ [53] ایضاً ص ۳۸۳۔ [54] حضرت شیخ نے خود اپنے ایک صاحبزادے کا ذکر بھی کیا جس کی تفصیل حضرت شیخ الشیوخ" نے عوارف المعارف میں درج کی ہے ممکن ہے یہی صاحبزادے شیخ سراج الدین ہوں ملاحظہ ہو عوارف ص ۱۶۷ نیز حضرت کی کنیت ابوالنجیب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ نجیب آپ کے صاحبزادے تھے۔ [55] مرآۃ الاسرار ص ۳۵ ج۔۲ مقابس المجالس ص ۱۵۷، سیر العارفین ص ۴۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ

marfat.com
Marfat.com

شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین عمر سہروردیؒ

چھٹی صدی ہجری کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس صدی میں عالم اسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو نادر الوجود ہستی عطا فرمائی وہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے نام نامی اسم گرامی سے جانی پہچانی جاتی ہے۔ جن کی گراں مایہ دینی تعلیمات اور فیض روحانی سے ملت اسلامیہ کے لاکھوں فرزندوں نے فلاح کی منزل پائی۔

- وہ شہاب الدین سہروردی جن کے بارے میں حضرت غوث الاعظمؒ نے فرمایا

یا عُمر أنتَ آخرُ المشہُورینَ بِالعِراق۔

- وہ شیخ الاسلام۔ جن کو امام یافعیؒ ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

استاد زمانہ۔ فرید یگانہ۔ مطلع الانوار، منبع الاسرار، دلیل الطریقت، ترجمان الحقیقت، استاد الشیوخ الاکابر الجامع بین العلم الباطن والظاہر قدوۃ العارفین و عمدۃ السالکین، العالم الربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن سہروردی قدس اللہ سرہٗ

- وہ عارف اکمل۔ جن کے بارے میں امام تاج الدین سبکیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ۔ فقیہہ، فاضل عارف کامل، زاہد، متورع اور علم حقیقت میں اپنے وقت کے شیخ اور امام جلیل تھے۔
- وہ سنت نبوی ﷺ کا پیکر...... جن کے بارے میں شیخ سعد الدین حمویہؒ کا ارشاد ہے

marfat.com

Marfat.com

نُورُ مُتَابعةُ النبی ﷺ فی جَبِینِ السُہروَردِی شئیٌ آخر

- وہ درویشِ کامل...... جن کے بارے میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے فرمایا کہ درویشی اسی بات کا نام ہے جو شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو حاصل تھی۔
- وہ امام الطریقت...... جن کے بارے ابن خلکان لکھتا ہے کہ آپ کے عصر میں آپ کا کوئی ہم پلہ اور ثانی نہ تھا خصوصاً آخیر زمانے میں تو آپ انتہائی بلندیوں پر فائز تھے۔
- وہ سلطان العارفین...... جن کو صاحب مرآۃ الاسرار ان القابات سے یاد کرتے ہیں۔ آں قبلہ ارباب بصیرت، آں محقق باسرار حقیقت، آں ممتاز بعشقِ وجوانمردی غوث وقت شیخ شہاب الدین عمر بن محمد سہروردیؒ
- وہ مرد کامل......
جن کی ولادت کے شرف کی وجہ سے قصبہ سہرورد کو روحانی اور علمی دنیا میں شہرت حاصل ہوئی۔
- حضرت شیخ ابو النجیب سہروردیؒ کا وہ خلیفہ اعظم......
جس نے اپنے علم و عرفان کی نورانی شعاعوں سے بغداد شریف کا گوشہ گوشہ بقعہ ءنور بنادیا۔
- مسندِ سہروردیہ کا وہ جانشین......
جس نے سلسلہ سہروردیہ کو اکناف و اطراف میں پھیلا دیا۔ اور اپنے میخانہ معرفت سے ایسے عارف کامل تیار کئے جن کے فیضان وانوار سے لاکھوں گم گشتگان بادہ ضلالت۔ ہزاروں تشنہ کامانِ شراب معرفت، سینکڑوں متلاشیان نور ہدایت کیا سے کیا ہو گئے۔

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوامِ ما۔

marfat.com

Marfat.com

شیخ الشیوخؒ

کامل الکاملین، عارف العارفین — اے خوشا یہ لقب جانفزا دل نشین
آپ کی ذات تھی شمعِ راہِ صفا — گوشے گوشے میں جس سے اُجالا ہوا
آپ رشد و ہدایت کے فانوس تھے — راز ہائے طریقت سے مانوس تھے
واقفِ منزلِ معرفت آپ تھے — شاہِ اقلیم روحانیت آپ تھے
آپ پر عیاں تھا جلوۂ جزو و کل — آپ تھے عاشقِ ذات ختم الرسل
خلعتِ خاص بخشی گئی آپ کو — فیض کی مملکت دی گئی آپ کو

حق تو یہ ہے کہ شیخ الشیوخ آپ ہیں
پیر کامل ہیں اور با رسوخ آپ ہیں

(روشن نگینوی)

ولادت باسعادت

حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ ماہ رجب ۵۳۹ھ مطابق دسمبر ۱۱۴۴ء بروز بدھ حضرت شیخ محمد سہروردیؒ کے ہاں قصبہ سہرورد میں پیدا ہوئے

آباءواجداد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کا شجرہ نسب چودہ واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ سے ملتا ہے آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ

marfat.com
Marfat.com

بکری معروف بشیخ عمویہ بن سعد بن حسین بن قاسم بنی نضر بن قاسم بن سعد بن نضر بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

ابن نجار نے اپنی کتاب تاریخ بغداد میں یہی شجرہ تحریر کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جو شجرہ حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہوا ہے یہ اسی کے مطابق ہے۔

لیکن ابن خلکان نے شرح حال ابوالنجیب ص ۳۲۴ جلد ا مطبوعہ تہران میں جو شجرہ پیش کیا ہے وہ اس طرح ہے۔

شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ عمویہ بن سعد بن حسین بن قاسم بن علقمہ بن نضر بن معاذ بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔

ابن خلکان نے اپنی دوسری کتاب وفیات الاعیان میں حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے ضمن میں بھی یہی شجرہ تحریر کیا ہے۔

علامہ سبکیؒ نے طبقات الشافعیہ ص ۱۴۳ جلد ۵ آپ کا شجرہ اس طرح تحریر کیا ہے شیخ شہاب الدین عمر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن عمویہ بن سعید بن حسین بن قاسم بن نصر بن قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق عبداللہ بن قحافہؓ اسطرح یہ شجرہ پندرہ واسطوں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ تک منتہی ہوتا ہے مجالس المومنین۔ تحفۃ الکرام اور لطائف اشرفی میں جو شجرہ پیش کیا گیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے۔

صاحب جواہر الاولیاء اور اکثر تذکرہ نگاروں نے ابن نجار کا پیش کردہ شجرہ ہی قبول کیا ہے۔

حضرت شیخ الشیوخؒ کے سلسلہ نسب کے تمام افراد اول سے موخر تک خدا رسیدہ بزرگ اور عالم اکمل تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پوتے حضرت قاسم بن محمد بہت بڑے عالم اور واصل باللہ تھے۔ حضرت شیخ الشیوخؒ کے پردادا حضرت محمد عمویہ

marfat.com
Marfat.com

سہروردی سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ اور عارفِ کامل تھے۔ چنانچہ آپ کے خاندان کے افراد نے علمی اور روحانی فیضان اپنے گھر میں ہی حاصل کیا اور اپنے بزرگوں سے خرقہ خلافت بھی حاصل کرتے رہے۔ مثلاً آپ کے جد امجد شیخ عبداللہ کے بھائی قاضی وجیہ الدین سہروردیؒ نے خرقہ خلافت اپنے والد حضرت محمد عمویہ سہروردی سے حاصل کیا اور ان سے آپ کے چچا اور پیرومرشد شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی نے خرقہ خلافت حاصل کیا۔[۴]

آپؒ کا خاندان ہر دور میں علم و فضل سے آراستہ رہا۔ جیسا کہ ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں کہ اس خاندان نے خطہ سہرورد میں وہ اسلامی خدمات سرانجام دیں جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اس خاندان کی تبلیغی و اصلاحی کوششوں نے اس علاقے کے وحشی قبائل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ خاندان سہرورد کی نسبت سے ہی سہروردی مشہور ہوا۔ اور یہ خاندان ہر دور میں علم و فضل میں یگانہ روزگار رہا ہے۔ اور ہر خاص و عام اور شاہان زمانہ کی دستگیری کرتا رہا ہے۔

تحصیل عُلوم ظاہری

بچپن میں آپ کو چھٹی صدی ہجری کے مشہور صوفی حسن ملکانیؒ کے سپرد کیا گیا[۵] اس کے بعد اپنے چچا حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی کے پاس بغداد شریف چلے آئے اور ان کی زیر نگرانی تعلیم حاصل کرنے لگے۔ آپ بچپن ہی سے بہت فطین اور ذہین تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے حدیث کا درس لینا شروع کر دیا تھا اور چند سال کے عرصہ میں آپ نے تمام علوم ظاہری پر دسترس حاصل کر لی۔ تفسیر، حدیث، فقہ اور دوسرے علوم متداولہ دینیہ میں تبحر حاصل کیا۔ آپ کی ظاہری و باطنی تعلیم میں آپ کے چچا اور استاد و شیخ حضرت ابوالنجیب سہروردی کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔

ان کے علاوہ جن دیگر اساتذہ سے علمی استفادہ کیا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

۱۔ ابوالفتوح الطائی محمد بن محمد الہمدانیؒ (متوفی ۵۵۵ھ)

marfat.com
Marfat.com

۲ محدثِ عراق حافظ مظفر ھبۃ اللہ بن احمد الشبلیؒ (م ۵۵۷ھ)

۳ محدثِ اصفہان ابو احمد معمر بن عبد الواحد بن فاخر القریشیؒ (م ۵۶۴ھ)

۴ ابو زرعہ طاہر بن محمد المقدسیؒ (م ۵۶۶ھ)

۵ محدث بغداد ابو الفتح محمد بن عبد الباقی (۵۶۴ھ)

آپ نے ابن فضلان شیخ ابو القاسم یحییٰ بن علی البغدادی المتوفی ۵۵۹ھ جو فقہ کے مشہور عالم تھے۔ علم فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ علم تصوف اور وعظ و تذکیر کے اصول اپنے عم محترم سے سیکھے۔

جلال الدین ہمائی صاحب مصباح الہدایت کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں کہ

شیخ شہاب الدین سہروردی در فقہ و حدیث شاگرد عموئش ابو النجیب سہروردی و ابو القاسم بن فضلان و ابو المظفر ھبۃ اللہ و معمر بن فاخر و ابی زرعہ مقدسی و ابو الفتوح طائیؒ و جماعت دیگر از فقہاو محدثان نیمہ دوم قرن ششم ہجری است

ترجمہ :۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فقہ اور حدیث میں حضرت ابو النجیب سہروردیؒ، شیخ ابو القاسم بن فضلان، ابو المظفر ھبۃ اللہ اور معمر بن فاخر، ابی زرعہ مقدسی اور ابو الفتوح طائی اور ربع دوم چھٹی صدی ہجری کے دیگر فقہا اور محدثین کے شاگرد ہیں۔

تبحر علمی و آثار سعادت

بچپن ہی میں آپ میں آثار سعادت، ذہانت اور فراست موجود تھے۔ اساتذہ آپ کی فطانت اور رسائی فہم کے بے حد مداح تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے صرف سولہ سال کی عمر میں جملہ علوم و فنون پر دسترس حاصل کر لی۔ اور معقولات و منقولات دونوں میں تبحر حاصل کر کے سندِ فضیلت حاصل کر لی۔ فقہ حدیث و تفسیر و بلاغت، ریاضی، ہیت، فلسفہ، منطق، اور علم کلام میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اس زمانہ کا بڑے سے بڑا عالم بھی آپ سے مناظرہ نہیں کر سکتا تھا۔ بہت جلد آپ کی علمی شہرت کا چرچا دور دور پھیل گیا۔

علم حدیث میں آپ کی پائگاہ عالی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ محدث ابن نجارؒ، محدث ابو الغنائم ابن علانؒ، شیخ ابو العباسؒ اور دوسرے مشاہیر

marfat.com

Marfat.com

محدثین زمانہ آپ سے روایت حدیث کرتے ہیں[11]

بقول پروفیسر محمد ایوب قادری مرحوم

آپ حدیث، فقہ، کلام، اور علوم ادبیہ میں مہارت کاملہ رکھتے تھے اور زہد و اتقاء میں اپنی نظیر آپ تھے۔ خلفائے بغداد اور بہت سے امراء و سلاطین شیخ سہروردیؒ کا بہت احترام کرتے تھے وہ سنت کے نہایت متبع تھے اور شافعی مسلک رکھتے تھے فقہ میں اجتہاد کا درجہ حاصل تھا[12] علوم دینیہ میں آپ کے کمال کا ذکر امام سبکی نے طبقات الشافعیہ میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے اور آپ کے فضائل، کمالات ظاہری کے ساتھ ساتھ آپ کے بعض فتاویٰ بھی نقل کیے ہیں جس سے آپ کے فقہی تبحر کا پتہ چلتا ہے۔

ڈاکٹر شمیم محمود رضوی صاحب نے مفتاح العارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ

آپ کے علمی کمالات سے متاثر ہو کر علمائے وقت نے آپ کو سلطان الحکما کا لقب عطا فرمایا[13]

آپ کے تبحر علمی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ کی ۳۴ کتابیں آپ کے علم و فضل کی گواہی دے رہی ہیں۔

اکتسابِ علومِ باطنی

علوم ظاہری کی تکمیل کی بعد آپ اپنے چچا حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور ان کی زیر نگرانی شاہراہ سلوک پر گامزن ہوئے۔ عم محترم کے علاوہ اور بھی مشائخ کرام سے آپ نے فیضانِ باطنی حاصل کیا۔ جن میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقاہر جیلانیؒ کا نام نامی سر فہرست ہے۔

آقای جلال الدین ہمائی مرحوم کا بیان ہے کہ

در طریق تصوف ہم مشائخ بسیار دیدو از ہر خرمنی خوشہ ہا چید از جملہ مشائخ اور

marfat.com

Marfat.com

شیخ عبدالقاہر گیلانی است متوفی ۵۶۱ھ و شیخ ابوالسعود بغدادی متوفی ۵۷۹ھ و شیخ ابو محمد بن عبداللہ بصری کہ در عوارف المعارف مکرر از وی روایت کردہ۔

ترجمہ: آپ نے طریق تصوف میں بہت سے مشائخ دیکھے اور آپ سب کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں ان تمام مشائخ میں شیخ عبدالقادر گیلانی (متوفی ۵۶۱ھ) اور شیخ ابوالسعود بغدادی متوفی ۵۷۹ھ اور شیخ ابو محمد بن عبد یا عبداللہ بصری کہ عوارف المعارف میں جن سے متعدد مقامات پر روایت کی ہے کہ نام زیادہ مشہور ہیں۔

ہمائی مرحوم آگے مزید تحریر کرتے ہیں کہ

اما شیخ واستاد بزرگ اور در طریقت وباصطلاح شیخ خرقہ و تلقین ذکر اور مطابق کبر سی نامہ ہای صوفیا عمویش شیخ ابوالنجیب سہروردی است[۱۴]

یعنی باصطلاح شیخ خرقہ اور تلقین ذکر شجرہ طریقت صوفیاء کے مطابق طریقت میں آپ کے استاد اور شیخ عم محترم حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی ہیں۔

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ......

تصوف میں آپ کی نسبت آپ کے عم محترم شیخ ابوالنجیب سہروردی سے ہے آپ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس اللہ سرہ کی صحبت میں بھی رہے ہیں ان دو حضرات کے علاوہ اور بھی بہت سے مشائخ کے ساتھ آپ کی صحبت رہی ہے[۱۵]

ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحب لکھتی ہیں کہ......

می گویند کہ بارہا خضر نزد وی آمد و از رموز باطن و علوم طریقت او بہرہ مند میساخت...... شیخ شہاب الدین در ہدایت امر بہ خدمت بسیاری از عرفای زمان خود رسید کہ از آنہا شیخ عبداللہ گیلانی و نجم الدین کبریٰ معروف هستند لواز حضور عبدالقادر گیلانی ہم کسب فیض نمود......

ترجمہ: کہتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام بارہا آپ کے پاس آئے اور آپ کو رموز باطن اور علوم طریقت سے بہرہ مند فرمایا۔ حضرت شیخ شہاب الدین وصول الی اللہ کے لئے بہت سے اہل عرفان زمانہ کی خدمت میں پہنچے ان میں شیخ عبداللہ گیلانی اور حضرت

marfat.com

Marfat.com

نجم الدین کبریٰ مشہور ہیں اور حضرت عبدالقادر گیلانیؒ سے بھی کسبِ فیض کیا[16]
آپ نے ایک خرقہ خلافت شیخ ابو مدین مغربی سے بھی حاصل کیا[17]
اور حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ کی صحبت میں بھی کافی عرصہ رہے۔

اگرچہ حضرت شیخ الشیوخ" نے بہت سے مشائخ عظام سے فیضان حاصل کیا۔ مگر آپ کی باطنی تربیت میں سب سے بڑا حصہ آپ کے شیخ طریقت حضرت ابو النجیبؒ سہروردیؒ کا ہے جو سفر و حضر میں ہمیشہ آپ کو ساتھ رکھتے تھے۔ ان کی باطنی توجہ سے آپ نے سلوک کی منازل طے کیں۔

شجرۂ طریقت (بہ نسبت خرقہ)

خلفیۃ الرسول اللہ ﷺ حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰؓ۔ رمضان المبارک ۴۰ھ نجف اشرف

خیر التابعین حضرت شیخ حسن بصری قدس اللہ سرہ۔ ربیع الاول ۱۰۹ھ بقیع مدینہ منورہ

حضرت شیخ خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ۔ ربیع الثانی ۱۵۶ھ۔ بصرہ

حضرت شیخ خواجہ داود طائی قدس اللہ سرہ۔ ربیع الثانی ۱۶۵ھ بغداد شریف

حضرت شیخ ابو محفوظ خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ۔ محرم ۲۰۰ھ بغداد شریف

حضرت شیخ الشیوخ سری سقطی قدس اللہ سرہ۔ رمضان ۲۵۳ھ بغداد شریف

حضرت سید الطائفہ خواجہ خواجگان شیخ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ رجب ۲۹۷ھ بغداد شریف

حضرت خواجہ شمشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ محرم ۲۹۹ھ

حضرت خواجہ شیخ احمد اسود دینوری قدس اللہ سرہ ذی الحجہ ۳۴۰ھ سمرقند

حضرت شیخ ابو محمد عمویہ سہروردی قدس اللہ سرہ رجب ۳۷۳ھ

حضرت شیخ قاضی وجیہہ الدین سہروردی قدس اللہ سرہ ۴۶۲ھ بغداد شریف

حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی قدس اللہ سرہ ۱۷ جمادی الآخر

marfat.com
Marfat.com

۵۶۳ھ بغداد شریف

حضرت شیخ الشیوخ امام الطریقت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی قدس اللہ سرہ۔ یکم محرم ۶۳۲ھ۔ بغداد شریف۔

یہ مختصر شجرہ خرقہ کی نسبت سے درج کیا گیا ہے اس میں ہر بزرگ کی تاریخ وصال اور مقام مزار بھی تحریر کر دیا گیا ہے۔ اس شجرہ طریقت سے کتاب مجلی لمن اہل جمہور المعانی، نفحات الانس، بستان السیاحت، ریاض السیاحت، طریق الحقایق کے مصنفین نے اتفاق کیا ہے[۸] حضرت شیخ سعد الدین الفرغانی نے اپنی کتاب مناہج العباد الی المعاد میں یہی شجرہ طریقت بہ نسبت خرقہ تحریر کیا ہے، حضرت سعد الدین فرغانی حضرت شیخ نجیب الدین علی بزغش شیرازی سہروردیؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔

نوٹ: حضرت شیخ الشیوخؒ کا مکمل شجرہ طریقت رابطہ باسلاسل دیگر کتاب کے آخر میں ملاحظہ کریں۔

ادب واحترامِ شیخ

حضرت شیخ الشیوخؒ فرماتے ہیں کہ بعض مریدوں پر اپنے شیخ کا اس قدر ادب اور رعب طاری رہتا ہے کہ وہ شیخ کی طرف نگاہ بھر کر نہیں دیکھ سکتے۔ خود میری یہ حالت تھی۔

ایک دفعہ مجھے بخار آیا اس موقع پر جب میرے چچا اور شیخ محترم ابوالنجیب سہروردیؒ گھر میں داخل ہوئے۔ تو میرا تمام جسم پسینہ پسینہ ہو گیا اس وقت میں بھی پسینہ لانا چاہتا تھا تاکہ بخار ہلکا ہو جائے۔ چنانچہ شیخ محترم کے داخل ہونے پر بات حاصل ہو گئی اور آپ کی آمد کی برکت سے مجھے شفا ہو گئی[۹]

حضرت شیخ الشیوخؒ کا اپنے شیخ کے حضور ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ حضرت شیخ الشیوخؒ فرماتے ہیں۔

اَدَّبتَنِی بانْصِرافِ الطرفِ یاْ اَمِلی
فَانْظر اِلَیَّ فقد اَحْسَنتَ تَادِیبِی

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ :اے میری آرزو تو نے کیسے متوجہ ہو کر مجھے ادب سکھایا پس اب میری طرف نظر فرما اور دیکھ کہ تو نے مجھے کیا ہی اچھا ادب سکھایا ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ عوارف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

ایک دن میں گھر میں اکیلا تھا وہاں وہ رومال بھی رکھا ہوا تھا جو شیخ محترم نے مجھے عنایت فرمایا تھا اسے آپ عمامہ کے طور پر باندھتے تھے۔ اتفاق سے میرا قدم رومال پر پڑ گیا۔ اس فعل سے میرے دل کو سخت تکلیف پہنچی اور شیخ کے رومال کو پاؤں سے روندنے سے مجھ پر ہیبت و دہشت طاری ہوئی اس وقت میرے اندرون قلب میں آپ کی عزت و احترام کا جو جذبہ پیدا ہوا وہ مبارک جذبہ تھا۔[۲۱]

حضرت شیخ الشیوخ" نے عوارف المعارف میں آداب المریدین پر ایک مفصل باب تحریر کیا ہے۔ اس کے علاوہ آداب الشیخ کے نام سے ایک مستقل رسالہ بھی قلمبند کیا ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ" اپنے رسالہ آداب الشیخ کے شروع میں ضرورت ادب کے موضوع پر تحریر فرماتے ہیں کہ......

واضح ہو کہ مرید کو شیخ کی خدمت میں جانا اور اس کی خدمت میں بیٹھنے کے آداب، لوازمات سے واقف ہونا اور ان امور کی رعایت رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ جب شیخ کی خدمت میں مودب رہے گا تو شیخ کے دل میں اس کی محبت پیدا ہو جائے گی اور جب شیخ کی دل میں اس کی محبت اثر کر گئی تو اس وسیلہ جمیلہ سے مرید کا شیخ کے حضور میں قبول ہونا اس بات کی صریح دلیل ہے کہ وہ خداوند کریم اور رسول اکرم ﷺ اور ان سب مشائخ کرام کے حضور میں جو اس کے شیخ اور رسول اکرم ﷺ کے درمیان واسطہ میں قبول ہو چکا ہے۔ ع

مقبول اہل دل مقبول خدا است[۲۲]

صاحب خزینۃ الاصفیاء اور سیر الاخیار ۲۲ – علامہ شاہ مراد سہروردی

فیضانِ غوثیہ کا متفقہ بیان ہے کہ جب حضرت شیخ الشیوخ" کے والدین آپ کو پہلی

marfat.com

Marfat.com

دفعہ حضرت غوث الاعظمؒ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی یعنی جب آپ سن بلوغت کو پہنچے تو آپ کے ابرو کے بال اور پستان دراز تھے آپ ابروں کے بالوں کو سر پر ڈالے رہتے اور پستانوں کو کپڑے سے باندھ رکھتے اور سیدنا غوث الاعظم کی دعا کی برکت سے آپ نے نہ صرف عمر دراز پائی یعنی ۹۳ سال کی حیات ظاہرہ پائی اور ولی بلند مرتبہ اور قرب و وصال کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے۔

یہ آپ کی غوثِ اعظم کے حضور میں پہلی حاضری تھی یہاں سے انوار و برکات آپ نے مولود ہوتے ہی حاصل کیے۔

تصرفِ غوثیہ

امام یافعیؒ خلاصۃ المفاخر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ اپنی جوانی میں علم کلام میں بڑے سرگرم رہتے تھے۔ آپ نے علم کلام کی بہت سی کتابیں مطالعہ فرمائی تھیں۔ مگر آپ کے عم محترم آپ کے اس شغف کو پسند نہیں فرمایا تھے۔ اس لیے ایک دن وہ آپ کو ساتھ لے کر حضرت غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت شیخ الشیوخ فرماتے ہیں کہ راستہ میں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ خود کو حاضر رکھنا۔ کیونکہ ہم ایسے مرد خدا کے پاس جا رہے ہیں جو خدا کی خبریں دیتا ہے۔ پس ان کے انوار و برکات کا منتظر رہنا۔ جب ہم بارگاہ غوثیہ میں پہنچے تو میں بیٹھ گیا۔ میرے عم محترم نے حضرت غوث الاعظم سے عرض کی کہ حضور یہ میرا بھتیجا ہے عمر علم کلام میں مشغول ہے میں ہر چند اس کو منع کرتا ہوں مگر یہ باز نہیں آتا۔ یہ سن کر حضرت غوث الاعظم نے فرمایا۔ اے عمر تم نے علم کلام کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں۔ میں نے تمام کتابوں کے نام گنوا دیئے۔ پھر حضرت غوث الاعظمؒ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا۔ حضرت کا میرے سینہ پر ہاتھ کا پھیرنا تھا کہ تمام علوم عقلی دل سے محو ہو گئے اور کوئی لفظ بھی یاد نہ رہا اور میرے سینہ کو علم لدنی سے بھر دیا۔

صاحبِ خزینۃ الاصفیاء کا بیان ہے کہ۔

marfat.com

Marfat.com

جب حضرت غوث الاعظم کے ہاتھ پھیرتے ہی شیخ الشیوخ تمام علوم بھول گئے تو آپ بڑی حیرانی کے عالم میں تھے۔ آپ کا یہ حال دیکھ کر حضرت غوث الاعظم مسکرائے اور فرمایا۔

یا عُمر اَنتَ آخِرُ الْمَشهورِیْنَ بِالْعِراقِ۔[۲۴]

اے عمر تم عراق کے آخری مشہور بزرگوں میں سے ہو گے۔ آپ نے اسی دن سے علوم باطنی کے بحر ذخار میں کود پڑے اور تھوڑے عرصہ میں حضرت غوث الاعظمؓ سے فیضان حاصل کر کے خرقہ خلافت بھی حاصل کیا۔

ریاضت وسیاحت

آپ نے ابتدائے سلوک میں بڑے سخت مجاہدے کئے سالہا سال شب بیداری میں گذارے رات دن عبادت میں مشغول رہتے۔ صاحب سیر الاخیار کے بیان کے مطابق آپ دو رکعت[۲۴] میں قران مجید ختم کر لیتے تھے[۲۵] دن بھر روزہ سے رہتے تھے آپ نے کافی عرصہ سیاحت میں گذارا اور متعدد حج کئے۔ بقول صاحب مرآۃ الاسرار جس قدر مجاہدات وریاضات آپ نے کئے ہیں کسی نے کم کئے ہوں گے[۲۶]

جزیرہ عباد ان میں گوشہ نشینی

آپ نے خلیج فارس کے جزیرہ عبادان میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ یہاں تنہائی میں عرصہ دراز تک عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔ یہاں ابدالوں کی صحبت بھی میسر ہوئی۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور ان سے فیوض وبرکات حاصل کئے[۲۷]

مدینہ منورہ میں قیام

خلاصۃ العارفین میں تحریر ہے کہ جب آپ مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے تو وہاں تیس سال تک سخت ریاضتیں کیں۔ اس عرصہ میں نہ دن کو آرام کیا نہ رات کو سوئے۔ ہر رات دو ہزار رکعت نماز نوافل ادا کرتے اور ایک قرآن شریف ختم کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے[۲۸] آپ نے متعدد حج کئے اور کئی سال تک حرم شریف میں رہے اپنی مشہور ومعرف تصانیف

marfat.com

Marfat.com

عوارف المعارف، رشف النصائح کی تصنیف مکہ معظمہ میں کی۔ جب کوئی مشکل بات یا مسئلہ سمجھ میں نہ آتا تو حق تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتے اور طواف کعبہ کرتے تو فورا مسئلہ حل ہو جاتا۔[۱]

دربار رسالت ﷺ سے خرقہ عطا ہونا اس زمانہ میں جبکہ آپ کا قیام مدینہ منورہ میں تھا اور آپ تجلیات الٰہی میں گم بحر عرفان میں غوطہ زن تھے اور آپ پر فیضان نبوی ﷺ کی بارش ہو رہی تھی اس دوران حضور ﷺ نے اپنا خرقہ مبارک آپ کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس خرقہ کو پہن لو جو اس خرقہ کو پہنے گا اسے دس کرامات حاصل ہوں گی۔

۱ اول یہ کہ اس خرقہ مبارک کو پہننے والے کو تمام حجابوں کا کشف حاصل ہو گا۔
۲ یہ کہ وہ میر اولی ہو گا۔
۳ حکمت کے تمام رموز اس کے قلب سے زبان پر جاری ہوں گے۔
۴ جو اس خرقہ کی صحبت کا تابع ہو گا میں خود اس کا ضامن ہوں گا۔
۵ لوح محفوظ کا علم اسے عطا ہو گا۔
۶ فرش سے عرش تک تمام پوشیدہ چیزیں اسے معلوم ہوں گی۔
۷ عارفوں کے مقامات کی تشریح اسے معلوم ہو گی۔
۸ دنیاوی محبت سے اس کا قلب خالی ہو گا۔
۹ وحدیت و درایت کا علم اسے حاصل ہو گا۔
۱۰ اسے مشاہدہ اور صفائی باطن حاصل ہو گی اور تمام اسرار اس پر منکشف ہو جائیں گے۔[۲]

خرقہ خلافت خاندان سہروردیہ آپ نے اپنے عم محترم اور شیخ حضرت ابو النجیب سہروردی کے علاوہ دیگر مشائخ سے بھی فیضان اور خرقہ حاصل کیا۔ حضرت غوث الاعظمؒ نے آپ کو بیسؔ سال کی عمر میں خرقہ خلافت سے نوازا[۳] آپ کے شیخ محترم حضرت ابو النجیب عبدالقاہر سہروردیؒ نے

marfat.com
Marfat.com

خاندان سہروردیہ کا خرقہ آپ کو پہنایا اور تاج خلافت سر پر رکھا۔ حضرت شیخ الشیوخ فرماتے ہیں کہ جب میرے پیر و مرشد نے مجھے خرقہ خلافت پہنایا اس وقت مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔

بے شک یہ خرقہ جو تمہیں دیا جا رہا ہے ہمیں حضور ﷺ نے عطا فرمایا تھا۔ اور فرمایا اے شہاب الدین سر اٹھا کر اوپر دیکھو جب میں نے آسمان کی طرف دیکھا تو عرش اعظم کے نزدیک ستر خرقے آویزاں پائے۔ آپ نے فرمایا اے شہاب الدین ان میں سے ایک خرقہ ہم نے تجھے دیا اور باقی خرقے بھی تجھے ملیں گے۔ اس دن آپ خاندانِ سہروردیہ کی میراث ولایت سے نوازے گئے اور حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی کے جانشین مقرر ہوئے[۳۲]

مسندِ رشد و ہدایت

حضرت شیخ الشیوخ " ۵۶۳ھ میں اپنے شیخ حضرت ابوالنجیب سہروردی کے وصال کے بعد ان کی مسند پر متمکن ہوئے۔ اور اپنے شیخ کے درس و تدریس اور رشد و ہدایت کے سلسلہ کو جاری رکھا بے شمار لوگ آپ کے وعظ و نصیحت سے ہدایت یاب ہوئے۔

ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ۔

بعد از وفات ابوالنجیب۔ شیخ شہاب الدین سہروردی بہ مقام شیخ الشیوخ رسید و ارباب طریقت و سالکان راہ حقیقت از راہ دور و نزدیک برای حل و فصل حقائق و معارف پیش اوی آمدند، جمع کثیری از عرفاء صوفیان، فنون و طریقت و مجاہدات را از اویاد گرفتہ بودند، مدت درازی بسمت شیخ الشیوخ بغداد منسوب شد و سالہا بہ وعظ و ارشاد اشعار اشتغال داشت و نصائح دلنشین از مورد قبول شنوندگان قرار می گرفت[۳۳]

آپ کی بزرگی اور فیضان عام کی شہرت عراق کی حدود سے نکل کر چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ اور اسلامی ممالک سے لوگ کشاں کشاں آپ کی عظمت کی شہرت سن کر حاضر خدمت ہونے لگے۔ اس وقت کے تمام بڑے بڑے محدثین و علماء کرام اور مشائخ عظام پر آپ کی دھاک بیٹھ گئی اور تمام مشائخ وقت نے بالاتفاق آپ کو شیخ

marfat.com
Marfat.com

الشیوخ تسلیم کر لیا۔

اس طرح حضرت غوث اعظمؒ کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی۔

آقای جلال الدین ہمائی مرحوم کا بیان ہے کہ۔

در تحت تربیت عموئش شیخ ابوالنجیب سہروردی بحسب علوم ظاہر و باطن اشتغال یافت تادر علوم ظاہر بمقام فقہا و محدثان بزرگ و در علوم باطنی برتبہء مشائخ واقطاب کامل رسید در عہد خود بتقدس و تقوی و عبادت و کرامت معروف بودند و در مقاماتِ ظاہری نیز با عزت و حرمت بسیار میزیست، جمعی بسیار از علماء و فضلای آندورہ در حلقہء ارادتمندان داخل شدند[۴۳]

ترجمہ: آپ نے اپنے چچا حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی کی تربیت سے علم ظاہر و باطنی حاصل کیا۔ آپ علومِ ظاہر میں فقہا و محدثین میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور علومِ باطن میں مرتبہ مشائخ واقطاب پر متمکن تھے، اپنے عہد میں تقوی و عبادت اور کرامات میں مشہور تھے۔ اور مقاماتِ ظاہری عزت و حرمت کے مالک تھے، علماء و فضلاء کثیر تعداد میں آپ کے حلقہء ارادت میں شامل ہوئے۔

بغداد شریف میں آپ کی خانقاہ مرجعِ خلائق بنی ہوئی تھی۔ اور اس زمانہ میں ہندوستان جیسے دور افتادہ ملک سے طالبین آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے حتی کہ آپ کی بزرگی کی شہرت کشاں کشاں حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانی اور بابا فرید الدین گنج شکر کو بھی خانقاہ سہروردیہ میں لے گئی۔ اور یہ دو بزرگ آپ کے فیضان سے مستفید ہوئے۔ آپ سے بکثرت خلق خدا فیضیاب ہوئی۔ اور آپ کے فیضان نظر و ارشاد و تلقین سے ہزاروں گم گشتگان بادیہ ضلالت سے نکل کر مقرب الی اللہ ہو گئے۔ آپ کی صحبت میں اس قدر کشش تھی کہ جو شخص بھی آپ کے دیدار فیض آثار سے مشرف ہوتا آپ ہی کا ہو جاتا۔

حضرت قبلہ شمس بریلوی صاحب رقمطراز ہیں کہ

marfat.com

Marfat.com

شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ جب اپنے مرشد کی مسندِ فقر پر رونق افروز ہوئے تو آپ کی ذات گرامی سے لاکھوں بندگان خدا کو فیض پہنچا۔ آپ کی ذات گرامی کا شہرہ نہ صرف عراق بلکہ مصر و شام، حجاز اور ایران میں دور دور تک پہنچ چکا تھا بلکہ ہندوپاکستان میں بھی آپ کی بزرگی کا غلغلہ بلند تھا چنانچہ دنیا بھر کے مشائخ عظام کے لئے آپ کی ذات گرامی ملجاوماویٰ بنی ہوئی تھی[5]

جناب حافظ سید رشید احمد ارشد مرحوم مقدمہ عوارف المعارف میں تحریر فرماتے ہیں کہ......

اپنے عم محترم کی وفات کے بعد آپ ان کے جانشین ہوئے اور ان کی خانقاہ میں اپنے عم محترم کے وعظ اور درس و ارشاد کے سلسلے کو جاری رکھا آپ کا یہ سلسلہ وعظ بھی اس قدر مقبول ہوا کہ بے شمار لوگ آپ کے وعظ و نصیحت سے ہدایت یاب ہوئے اور انہوں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اسی زمانہ میں آپ کی بزرگی کی شہرت سن کر دور افتادہ اسلامی ممالک سے طالبان حق آپ کی خدمت میں منازل سلوک طے کرنے کے لئے آنے لگے اس طرح بغداد میں آپ کی خانقاہ مرجع ہدایتِ خلق بن گئی تھی[6]

صاحب مرآۃ الاسرار کا بیان ہے کہ

آپ اپنے چچا شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی کے بعد ان کی مسند پر متمکن ہوئے جس قدر تصرفات ظاہری و باطنی آپ سے سرزد ہوئے۔ بہت کم صوفیاء سے سننے میں آئے ہیں آپ کے فیض صحبت سے بڑے بڑے اولیاء کرام وجود میں آئے مثلاً شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی قدس سرہ جو آپ کے بعد مقام غوثیت پر پہنچے[7]

آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ جو بھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوتا وہ صاحب ایمان و عمل ہو جاتا۔ ہر طبقہ فکر کے انسانوں نے آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر ہدایت و فیضان حاصل کیا۔ آپ ہمیشہ مریدین کو درستگی اخلاق اور اتباع شریعت کا درس دیتے۔ آپ کے خلفاء نے دنیا کے گوشے گوشے میں شریعت و

marfat.com
Marfat.com

طریقت کے شیوع کے لئے مراکز قائم کئے جو سہروردی خانقاہیں کہلائیں۔ اس طرح آپ نے روحانی عظمت و کردار کی بلندی سے اپنے شیخ کی مسند اور سلسلہ سہروردیہ کی ترویج و ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اور بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ تسلیم ہوئے اور اس آفتاب سہروردیہ کی ضیاؤں سے ایک عالم منور ہو گیا۔

تربیت السالکین

حضرت شیخ الشیوخ" کو سالکین و طالبین کی تربیت کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ دُور دُور سے سالکین راہِ حقیقت منازلِ سلوک طے کرنے کے لئے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور آپ حسبِ حال توجہ فرماتے۔ بقول صاحب مرآۃ الاسرار آپ کے فیض صحبت سے بڑے بڑے اکابر اولیاء وجود میں آئے ہیں۔ قریب و بعید علاقوں سے ارباب طریقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض یاب ہونے لگے حق تعالےٰ نے آپ کو قوی تصرف اور بلند ہمت عطا فرمائی تھی۔ ایشیاء کے تمام مشہور و کامل مشائخ وقت نے آپ کی قدم بوسی کی۔ آپ کی خانقاہ میں طالبین طریقت کی کثیر تعداد موجود رہتی اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے۔ اس وقت خانقاہ میں عجیب روحانی سماں ہوتا تھا۔ ان طالبین کے قیام و طعام کا پورا انتظام ہوتا تھا جو فتوح وغیرہ آتی وہ سب طالبین و فقراء پر صرف ہوتی۔

خلاصۃ العارفین کی روایت کے مطابق۔

جب حضرت شیخ الشیوخ" نے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کو خرقہ خلافت عطا فرمایا تو اس وقت آپ کی خانقاہ میں گیارہ" سو کی تعداد میں طالبین موجود تھے جو مقام ولایت میں اعلیٰ درجے کے مالک تھے۔ آپ طالبین کی تربیت فرما کر خرقہ خلافت عطا فرما دیتے تاکہ وہ سلسلہ کو بڑھائیں۔ اس طرح آپ کی تربیت سے مریدین کا ایک ایسا طبقہ تیار ہو گیا تھا جن سے اطراف و اکناف میں سلسلہ سہروردیہ کی خانقاہیں قائم ہو گئی۔ عراق و مصر، ایران، افغانستان، ترکی، شام، برصغیر پاک و ہند کی سہروردی

marfat.com
Marfat.com

خانقاہیں آپ ہی کے دم قدم کا فیضان ہے۔ آپ کی خانقاہ سے جو میخانہ معرفت تھا صدہا سالک عارف کامل وحدت کے متوالے اور بادۂ معرفت سے سرشار ہو کر نکلے جن کی مخمور آنکھوں کی گردش نے مجالس عالم میں گردشِ جام کا کام کیا اور جن کی ایک نگاہ اور ایک نظر کیمیا اثر نے ہزاروں کو مست بے خود اور عارف حق بین و حق آگاہ بنا دیا۔

صاحب طبقات سبکی حضرت امام تاج الدین سبکیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ فقیہہ۔ فاضل، عارفِ کامل، زاہد، متورع اور علم حقیقت میں اپنے زمانے کے شیخ اور امام جلیل تھے۔ مریدین اور طالبین کی تربیت، خالق کی طرف خلق کی دعوت، مخلوق کی رشد و ہدایت، تکمیل سلوک سالکان اور تعلیم و تلقین، طریق عبادت و خلوت وغیرہ آپ پر ختم تھیں[1]

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ۔

حضرت شیخ الشیوخ" کے سات سو کامل خلفاء تھے[2]

صاحب سیر الاخیار کا بیان ہے کہ۔

آپ کی خانقاہ ایک چشمہ فیض تھا جو اُبل رہا تھا جس کے فیضان سے مردہ دل سیراب ہو رہے تھے۔ اور آپ کی خانقاہ دنیا کی سب سے بڑی روحانی یونیورسٹی بنی ہوئی تھی۔ جس سے بڑے بڑے مشائخ و علماء اعزازی سندیں لے کر نکلتے تھے۔ آپ کی مجلس بلاد و امصار کے علماء و مشائخ سے کبھی خالی نہ رہتی۔ ایک کثیر تعداد ہمیشہ موجود رہتی جن کے قیام و طعام کا پورا انتظام ہوتا۔ شیخ الشیوخ جمعۃ المبارک کو وعظ فرماتے۔ جس کے سننے کو مخلوق خدا اُمنڈ آتی آپ کی مجلس میں عرفان و معرفت کے خم لنڈھائے جاتے تھے[3]

مقام فنا سے مقام بقا بلند و عالی ہے

حضرت شیخ کمال الدین عبد الرزاق تفسیر تادیلات میں تحریر کرتے ہیں[4] کہ میں نے اپنے شیخ نور الدین عبد الصمد سے انہوں نے اپنے والد محترم سے سنا کہ ایک درویش شیخ کبیر شہاب الدین سہروردیؒ کی خدمت میں مقام وحدت و فنا میں تھا۔ اس کو بڑا ذوق

marfat.com

Marfat.com

حاصل تھا۔ اتفاقاً وہ ایک دن رونے لگا اور افسوس کرنے لگا، حضرت شیخ نے اس سے حال پوچھا اُس نے کہا کہ میں کثرتِ وحدت سے پردہ میں آگیا ہوں اور مقام وحدت سے مردود ہو گیا ہوں۔ اب میں اپنے حال کو نہیں پاتا۔ حضرت شیخ الشیوخ نے اسے خبردار کیا کہ یہ مقام بقا ہے اور اس کا یہ مقام زیادہ بلند و عالی ہے اور اس کی تسلی دی اور بے خوف کر دیا۔[۹]

اِعمَلَ وَاَستَغفِرِ اللّٰہ مِنَ العُجبِ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ فرماتے ہیں کہ آپ (حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی) اپنے وقت میں بغداد کے شیخ الشیوخ تھے، اہل طریقت دور و نزدیک سے ان سے مسائل دریافت کرنے کے لئے آتے اور آپ ان کو حل فرمایا کرتے۔ ایک صاحب طریقت نے آپ کو لکھا۔

یَا سیِّدی اِن ترکتَ العَملَ اخلوتَ اِلی بَطالَته وِان عَمِلت دَخلنی العُجبه فکتسب فِی جوابَه اعمِل وَاستغفِرِ اللّٰہ مِن العُجب۔

اے محترم من اگر میں ترک عمل کرتا ہوں تو میرے اندر بطالت و سفاہت پیدا ہوتی ہے اور اگر عمل کرتا ہوں تو میرے اندر غرور پیدا ہوتا ہے (بتایئے میں کیا کروں) آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ عمل کرو اور تکبر و غرور سے اللہ تعالےٰ کی پناہ طلب کرو۔[۲۰]

اتباعِ سُنت

حضرت شیخ الشیوخ" اتباعِ سنت کے بہت پابند تھے، آپ کی ذات کتاب و سنت کا مضبوط قلعہ تھی۔ اپنے مریدوں کو بھی سنت نبوی ﷺ کی پیروی کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ہر ایسی بات جو سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہو آپ کے مسلکِ تصوف سے خارج تھی۔ ارباب شطح کی بھی آپ سخت مخالفت کرتے تھے۔ پوری زندگی آپ سے کوئی ایسا کلمہ صادر نہ ہوا جو سنتِ نبوی ﷺ کے خلاف ہو۔

بقول صاحب مرآۃ الاسرار

marfat.com

Marfat.com

علم حدیث میں آپ بے نظیر تھے کیونکہ سنتِ رسول ﷺ سے کوئی سنت آخری وقت تک آپ سے فوت نہ ہوئی[ے]

پروفیسر محمد ایوب قادری مرحوم تحریر کرتے ہیں کہ

آپ سنت کے حد درجہ متبع تھے[۸]

صاحب سفینۃ الاولیاء آپ کے بارے رقمطراز ہیں کہ۔

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ امام شافعی کا مسلک رکھتے تھے اور شرع و سنت نبوی ﷺ کی سختی سے پیروی کرتے تھے[۹]

بقول مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی۔

شیخ الشیوخ کتاب اللہ اور کتاب رسول ﷺ پر پورا پورا عبور رکھتے تھے علوم قرآن کے عالم متبحر اور فنِ حدیث کے پورے پورے ماہر تھے[۱۰]

خود حضرت شیخ الشیوخؒ اپنے رسالہ اسرار العارفین و سیر الطالبین میں تحریر کرتے ہیں کہ

جو شیخ مذہب اہل سنت و جماعت کے قانون پر نہ ہو اور اس کی حرکات و سکنات کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کے موافق نہ ہوں تو وہ دین کے چوروں اور ڈاکوؤں میں سے ہے[۱۱]

مزید آپ اپنی کتاب عوارف المعارف میں حضرت انسؓ کی روایت سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ......

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے فرزند آدم اگر تم سے ممکن ہو تو تم صبح و شام اس طرح زندگی بسر کرو کہ تمہارے دل کے اندر کسی قسم کا کھوٹ نہ ہو۔ تو ایسا کام ضرور کرو، پھر فرمایا یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد آپ تحریر کرتے ہیں کہ۔

یہ سب سے بڑی عزت و فضیلت ہے جو حضور ﷺ نے اس شخص کو عطا

marfat.com
Marfat.com

فرمائی ہے جو آپ کی سنت کو زندہ کرتا ہے اس سلسلے میں صرف صوفیاء کرام کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے آپ کی سنت کو زندہ کیا کیونکہ کھوٹ اور کینہ سے ان کے سینے پاک ہیں اور ان کی جوہر شناسی اور پرکھنے کا یہی سب سے بڑا معیار ہے[۵۲]

نُور مُتَابِعَة النَّبِی ﷺ فِی جبین السّہروردی شئی" اخرٰ

رسالہء قبالیہ میں مذکور ہے کہ شیخ رکن الدین علا الدولہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے شیخ سعد الدین حموی سے پوچھا کہ شیخ محی الدین ابن عربی کو تم نے کیسا پایا۔ انہوں نے کہا بَحرٌ مُوَاجٌ لَانِہَایَۃَ لَہٗ (یعنی سمندر ہے ٹھاٹھیں مارتا ہوا جس کی کوئی انتہا نہیں۔)

پھر پوچھا شیخ شہاب الدین سہروردی کو کیسا پایا۔ فرمایا

نُور مُتَابِعَة النَّبِی ﷺ فِی جبین السّہروردی شئی" اخرٰ

ترجمہ: حضرت سہروردی کہ پیشانی میں حضور ﷺ کی متابعت کا نور کچھ اور ہی چیز ہے[۵۳]

پیکر سنت نبوی ﷺ

حضرت شیخ محی الدین ابن العربیؒ اور شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی ایک مرتبہ سر راہ ملاقات ہوئی۔ باہم نظر کی لیکن بغیر کلام کئے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ اس کے بعد کسی نے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی سے حضرت شیخ الشیوخ کے بارے میں سوال کیا کیف وجدتہ۔ (حضرت شیخ الشیوخ کیسے شخص ہیں) تو حضرت شیخ اکبرؒ نے فرمایا۔

هُوَ رَجلٌ مَملُوٌ مِنْ قَرنِہٖ اِلٰی قدمہٖ مِن السنۃ۔

وہ ایسے شخص ہیں جو سر سے پا تک سنت نبوی ﷺ کی پیروی سے مملو ہیں۔

جب شیخ الشیوخ" سے شیخ اکبر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔

هُوَ بحر الحقائق

یعنی وہ حقائق کے سمندر ہیں[۵۴]

اہل ظاہر و اہل باطن میں مقبولیت

حضرت خواجہ غلام فریدؒ چشتی نظامی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ طریقت کے امام

marfat.com

Marfat.com

الائمہ ہیں۔ شیخ محی الدین ابن العربی بھی تصوف کے امام ہیں لیکن ان کو اہل باطن نے قبول کیا ہے اور اہل ظاہر نے ان کا انکار کیا ہے صرف دو ایسے بزرگ ہیں جن کو اہل ظاہر اور اہل باطن دونوں نے قبول کیا ہے۔ مشائخ متقدمین میں سے شیخ جنید بغدادیؒ اور متاخرین میں سے حضرت شیخ الشیوخ شہاب سہروردیؒ ہے۔

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندیؒ کا مشاہدہ

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندیؒ نے ایک رات نبوت کے دریا کے دُرِ یتیم، ہادی راہ دین حضرت محمد رسول ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ نہایت تیزی سے کسی مقام کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ آپ کے پیچھے اور حضرت سہروردیؒ کے پیچھے حضرت ضیاء اللہ کے مرشد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ نہ وہ زمین ہے نہ آسمان نہ کوئی مکان۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور اپنا دست مبارک حضرت سہروردی کے سر پر رکھ کر حسب ذیل دعا فرمائی۔ اے میرے اللہ۔ اے میرے مولیٰ (تو خوب جانتا ہے کہ) یہ شہاب الدین سہروردی ہے۔ اس نے میری متابعت میں جان توڑ کوشش کی ہے۔ اور یہ میری تمام سنتیں بجالایا ہے۔ میں اس سے بہت راضی ہوں۔ اے اللہ تو بھی اس سے راضی ہو جا۔[۹]

فقہی مسلک

فقہ میں آپ حضرت امام شافعیؒ کی تقلید فرماتے تھے حضرت امام تاج الدین سبکیؒ نے اپنی کتاب طبقات الشافعیہ جو علمائے شافعیہ کے حالات پر مشتمل ہے اس میں آپ کا ذکر حیثیت ایک شافعی متبحر عالم کے کیا ہے۔ اور آپ کے فضائل کمالات ظاہری کے ساتھ ساتھ آپ کے بعض فتاوی بھی نقل کیے ہیں۔ جس سے حضرت شیخ الشیوخ کے فقہی تبحر کا پتہ چلتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری مرحوم کا بیان ہے کہ۔

> آپ سنت کے نہایت متبع اور شافعی مسلک رکھتے تھے فقہ میں اجتہاد کا درجہ حاصل تھا۔[۵]

سید رشید احمد ارشد مرحوم نے مقدمہ عوارف المعارف میں تحریر کیا ہے کہ۔

marfat.com
Marfat.com

فقہ میں آپ شافعی مسلک کے پیرو تھے۔ مگر وسعت نظر کے لحاظ سے آپ مجتہدانہ درجہ رکھتے تھے۔ آپ کے معتقدات اور صوفیانہ مسلک کو امام یافعی نے اپنے کتاب "نشر المحاسن" اور مرہم المعضل میں بیان کیا ہے۔ صاحب سفینۃ الاولیاء نے بھی آپ کے شافعی مسلک ہونے کی تائید کی ہے[۵۸]

سماع

حضرت شیخ الشیوخ" فرماتے ہیں کہ:-

کہ ہر نعمتے کہ در بشر ممکن است شہاب الدین را دادہ اند الا ذوق سماع[۵۹]

یعنی اللہ نے ہر نعمت جو بشر کے لئے ممکن ہو سکتی ہے شہاب الدین کو عطا کی ہے مگر بجز ذوق سماع کے۔

لیکن آپ نے سماع کا انکار نہیں کیا بلکہ سماع کو جائز قرار دیا ہے اور آپ نے اپنی کتاب عوارف المعارف میں۔ سماع، آداب سماع، جواز سماع اور حقیقت سماع پر چار مستقل باب لکھے ہیں اور قرآن وحدیث سے جواز سماع ثابت کیا ہے[۶۰]

آپ کے شیخ حضرت ضیاء الدین سہروردیؒ نے بھی اپنی کتاب آداب المریدین میں سماع پر ایک مفصل باب تحریر کیا ہے۔ اس باب میں آپ نے قرآن و حدیث اور اقوال صوفیاء سے جواز سماع کے ثبوت فراہم کئے ہیں اور آداب سماع بھی بیان کئے ہیں۔

حضرت شیخ الشیوخ کا وجد میں آنا ۶۲۸ھ میں جب آپ آخری حج پر تشریف لے گئے تو یہاں آپ کی ملاقات شیخ ابن فارضؒ (صاحب دیوان ابن فارضی) سے ہوئی۔ بقول امام یافعیؒ ان دنوں آپ پر حالتِ قبض طاری تھی۔ آپ نے ابن فارضیؒ سے فرمایا کہ اپنے دیوان سے کوئی شعر سناؤ۔ شیخ ناظم نے اپنا قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔ وہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے یہ شعر پڑھے۔

marfat.com

Marfat.com

أملاً بما لم اكنْ أملاً لموقفهٖ	مجھے خوشخبری اس بات کی ہے جس کا میں اہل نہ تھا
قول المبشر بعد الياس بالفرج	خوشخبری سنانے والے کی بات ناامیدی کے بعد خوشی کی
لكَ البشارة فاخلعْ ما عليكَ فقد	بات ہے تجھ کو خوشخبری ہو رب نے سب غم دور کر دیئے کیونکہ
ذكرتَ ثم على مافيكَ من عوجٍ	بیشک تیرا ذکر محبوب کے حضور میں باوجود تیری کجی اور قصور کے کیا گیا ہے۔

شیخ سہروردی یہ اشعار سن کر کیف کے عالم میں کھڑے ہو گئے اور وجد کرنے لگے ان کی صحبت میں جتنے شیوخ موجود تھے سب کے سب وجد کرنے لگے اس وقت ان کی مجلس میں بڑے بڑے اعلیٰ مشائخ کبار اور اولیاء اللہ سے معمور تھی۔ پس شیخ ناظم ابن فارضؒ پر خود آپ نے اور حاضرین نے خلعتیں نثار کیں۔ چار سو کے قریب خلعتیں جمع ہو گئی تھیں۔[21]

شیخ اوحد الدین کرمانیؒ کو سماع سنوانا حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ اوحد الدین کرمانی سماع کے بہت دلدادہ تھے وہ ایک دفعہ حضرت شیخ الشیوخ کی ملاقات کے لئے آئے۔ کھانے کے بعد انہوں نے سماع کی فرمائش کی آپ نے ان کی تواضع کے لئے قوالوں کو بلانے کا حکم دیا اور خود خانقاہ کے ایک کونے میں جا کر تلاوت قرآن میں مشغول ہو گئے۔ آپ کو تلاوتِ قرآن میں اس قدر استغراق ہوتا کہ کسی چیز کی مطلق خبر نہ رہتی۔ چنانچہ قوالوں نے ساری رات محفلِ سماع گرم رکھی۔ مگر سماع اور کسی کے غلبہ حال کی آواز آپ کے کانوں تک نہ پہنچی۔ صبح خادم نے آکر کہا کہ درویشوں نے ساری رات سماع سنا ہے۔ اب ان کے لئے نہاری (ناشتہ) کی ضرورت ہے۔ حضرت شیخ الشیوخؒ نے پوچھا کہ رات سماع ہوا تھا؟ خادم نے عرض کی بے شک ہوا تھا، آپ نے فرمایا مجھے مطلق اس کی خبر نہیں[22]

marfat.com
Marfat.com

صادق در محبت

دلیل العارفین میں تحریر ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ۔ خواجہ اجل شیرازی اور شیخ سیف الدین باخزریؒ ایک جگہ اکٹھے تھے گفتگو اس بارے میں ہو رہی تھی کہ عشق و محبت میں کون صادق ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے فرمایا محبت میں صادق وہ ہے جس پر دوست بلا نازل کرے اور وہ اس کو برغبت قبول کرے۔

پھر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا۔

محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق و اشتیاق اس قدر غالب ہو کہ اگر لاکھ تلواریں بھی اس کے سر پر چلیں تو اسے مطلق خبر نہ ہو۔

حضرت خواجہ اجل شیرازیؒ نے فرمایا کہ

مولا کی دوستی میں صادق وہ ہے جس کو ذرہ ذرہ کر کے آگ میں جلائیں تب بھی وہ دم نہ مارے۔

بعد ازاں سیف الدین باخزریؒ نے فرمایا کہ۔

دوستی مولا میں صادق وہ ہے جس پر ہمیشہ ضربیں لگائی جائیں مگر وہ مشاہدہ جمال دوست کو فراموش نہ کرے اور ضربوں سے متاثر نہ ہو۔

یہ سن کر خواجہ معین الدین اجمیریؒ نے فرمایا کہ۔

اس امر میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا قول اقرب الصواب ہے۔ کیونکہ میں نے آثار اولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؒ، خواجہ حسن بصریؒ، خواجہ مالک دینار، اور خواجہ شفیق بلخی بصرہ میں ایک جگہ اکٹھے بیٹھے تھے اور عشق و محبت کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ۔

مولا کی دوستی میں وہ شخص صادق ہوتا ہے جو مصیبت آنے پر صبر کرے۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔

اے خواجہ اس سے بوئے خودی آتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

پھر حضرت مالک دینار نے کہا کہ۔

مولا کی دوستی میں وہ صادق ہے جو دوست کی طرف سے آنے والی ہر بلا و جفا پر راضی بہ رضا رہے۔

رابعہ بصریؒ نے فرمایا

اس سے زیادہ ہونا چاہئے

بعد ازاں حضرت شفیق بلخیؒ نے فرمایا کہ

کہ دوستی مولا میں صادق وہ ہے جو ذرہ ذرہ ہو جائے پھر بھی دم نہ مارے۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ۔

رنج والم وارد ہونے پر بھی جو مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے وہ صادق ہے۔

واقعہ مذکورہ سنا کر خواجہ معین الدین نے فرمایا کہ ہم بھی اس بات کا اقرار کرتے ہیں (یعنی یہ بات شیخ شہاب الدین سہروردی کو حاصل ہے۔) شیخ باخرزی نے فرمایا کہ سخن در صدق محبت ہمیں است۔ یعنی صدقِ محبت اسی بات کا نام ہے۔[۹۳]

ساقی بادۂ عشق۔

تنہا نہ منم ز عشق تو بادہ پرست　　　آں کیست تو خود بگو گزیں بادہ پرست
آں روزہ کہ من گرفتم ایں بادہ بدست　　　بودند حریفاں مے پرستان الست۔

میں نے عشق کے جام تنہا نوش نہیں کیے، اے محبوب تو خود ہی بتا دے کون ہے جو اس شراب ازلی سے مست نہ ہوا ہو۔ جس روز میں نے یہ جام ہاتھ میں لیا تھا میرے ساتھ مے پرستان الست کا ہجوم تھا۔

ابن خلکان[۹۴] کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ واقعہ ایسے شخص نے بیان کیا ہے جو خود حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کی مجلس پر انوار میں موجود تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ ایک روز حضرت شیخ الشیوخؒ اپنی خانقاہ میں واعظ و تلقین فرما رہے تھے (آپ پر ذوق و

marfat.com

Marfat.com

شوق کی کیفیت طاری تھی) کہ آپ کی زبان حق ترجمان سے یہ الفاظ نکلے......

اے اللہ عشق و معرفت کی بارش تنہا مجھ پر ہی نہ برسا۔ کیونکہ اے محبوب حقیقی تو نے مجھے یہ عادت ہی نہیں ڈالی کہ میں فیضان و عرفان کو اپنے احباب سے روکوں۔ اے اللہ تو رحیم و کریم ہے اور تیری شانِ رحیمی و کریمی سے بعید ہے کہ عشقِ الٰہی کا یہ جام میرے دیگر مہمانوں تک نہ پہنچے۔

آپ کی زبانِ حق ترجمان سے ابھی یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ......

سب حاضرین مجلس پر عشقِ الٰہی نے غلبہ کر لیا اور سب کے سب شراب معرفت سے سرشار ہو کر وجد کرنے لگے۔ حاضرین کی بڑی تعداد نے اپنے بال منڈوا دیے اور طریقت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ اس واقعہ میں وفیات الاعیان کے انگریزی مترجم ڈی سلین کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

On hearing these cords the whole assembly was reized with on restsy of crivine love, and a great number of persons present out off their hair and fuened (from the world to God)"[15]

مقامِ محبوبیت

رحمتِ حق بہانہ مے جوید

حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی" چشتی نظامی" فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت شیخ الشیوخ" شہاب الدین سہروردی ایک تنگ گلی سے گذر رہے تھے۔ کہ ایک فاسق و فاجر پر آپ کا دامن پڑ گیا۔ جب وہ فوت ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں ہے۔ اس نے پوچھا یہ نعمت کیسے ملی۔ کہنے لگا ایک دفعہ......

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی" کا دامن میرے دامن کے ساتھ مس ہو گیا تھا حق تعالےٰ نے اس دامن کی نسبت سے مجھے بخش دیا۔

marfat.com
Marfat.com

(مذکورہ واقعہ سے حضرت شیخ الشیوخؒ کے مقام محبوبیت کی خبر ملتی ہے کہ حق تعالےٰ کے ہاں آپ کو کیا مقام و مرتبہ حاصل تھا) حضرت خواجہ تونسویؒ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ سبحان اللہ نہ تو وہ شیخ الشیوخ کا مرید ہے نہ دوست نہ آشنا محض اتنا سا قرب حاصل ہوا کہ اس کے بدن سے آپ کا بدن چھو گیا صرف اتنے سے قرب سے اتنا انعام ملا کہ جنت الفردوس میں اسے مقام مل گیا۔ لیکن جس نے ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اسے کیا کیا نعمتیں حاصل ہوں گی اور جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور فیوض و برکات حاصل کیے[۹۹]

شاہانِ وقت کی دستگیری

در حجرہ فقر بادشاہی   در عالم دل جہاں پناہی
شہنشاہ بے سریر و بے تاج   شاہانش تجا کپائے محتاج

حضرت شیخ الشیوخؒ نے اپنے فیضان کو اپنی خانقاہ تک ہی محدود نہ رکھا تھا رشد و ہدایت کا دائرہ امراء کی اصلاح اور سلاطین وقت کی ہدایت تک وسیع کر دیا تھا۔ آپ نے اہل اسلام کی راہبری کے ساتھ ساتھ شاہان وقت کی دستگیری بھی فرمائی کیونکہ آپ کے شیخ حضرت ابو النجیب سہروردی کی بھی یہی روش تھی۔ خلیفہ وقت آپ کا حد درجہ احترام کرتا تھا اور آپ کی خدمت گذاری کو فخر سمجھتا تھا اور ہر کام کرنے سے پہلے آپ سے مشورہ لیتا تھا۔ اور آپ امورِ سلطنت میں اسے مفید مشوروں سے نوازتے رہتے۔

کارسفارت خلق خدا کو تباہی سے بچانے کیلئے قبول کرنا

حضرت شیخ الشیوخؒ محض خانقاہ کے درویش نہ تھے بلکہ اپنے اثر و رسوخ سے قوم و ملک کو فائدہ پہنچاتے تھے۔ آپ نے کار سفارت محض خلق خدا کو تباہی سے بچانے کے لئے قبول کیا۔ اور آپ نے تمام اسلامی ممالک کے درمیان اخوت و یک جہتی پیدا کرنے کے لئے اہم کارنامے سرانجام دیئے اور آپؒ کئی بار سفیر مقرر ہوئے۔ صاحب تاریخ مفصل ایران کا بیان ہے کہ

marfat.com
Marfat.com

خلیفہ وقت ناصر الدین نسبت بہ لو ارادت و احترام فوق العادہ ای رو امید اشت و گمان میرود کہ غالباً اور اواز طرف خود بعنوان سفیر بہ ممالک دیگر می فرستادہ و خاطر این بعنوان سفیر نزد ملوک اطراف رفتہ و مسہ آنہا بہ لو احترام زیادی می گذاشتند و مقدم اور اگرامی داشتند[۲۷]

حضرت شیخ الشیوخ ؒ کے کار سفارت قبول کرنے سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوا کہ آپ جس ملک و علاقہ میں تشریف لے جاتے وہاں وعظ و نصیحت کی مجلس برپا کرتے جس سے کثیر خلقِ خدا فیض یاب ہوتی۔

سفیر خاص

جیسا کہ تحریر کیا جاچکا ہے کہ بالخصوص اسلامی ممالک کی حکومتوں کے درمیان مصالحت کرانے میں آپ کا بڑا حصہ ہے، یہی وجہ ہے کہ خلفاء بغداد اور اسلامی ممالک کے امراء اور احکام آپ کا بے حد احترام کرتے تھے دربار خلافت کے آپ خاص سفیر تھے چنانچہ جب اسلامی ممالک کے حکام کے پاس مصالحت یا خاص سیاسی کام کے لئے کسی مخصوص سفیر کو بھیجنے کی ضرورت ہوتی تھی تو اس کے لئے آپ کی ذات مبارک کو منتخب کیا جاتا تھا۔ اسی طرح جب کوئی بڑی علمی یا روحانی شخصیت بغداد میں تشریف لاتی تو سرکاری طور پر آپ ہی اس کا استقبال فرماتے[۲۸]

خوارزم شاہ کی سفارت

جب ۶۱۴ھ میں سلطان محمد بن تکش خوارزم شاہ نے عباسی خلیفہ کی بیعت سے روگردانی کی اور اپنی تمام مملکت میں خلیفہ الناصر کے نام کا خطبہ اور سکہ بند کر کے فخر السادات سید علاء الدین ترمذی سے بیعت و خلافت کی اس نے صرف اسی پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ تین[۳] لاکھ سوار لے کر خلیفہ الناصر کو معزول کرنے کے لئے بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اس خبر سے خلیفہ الناصر بہت پریشان ہوا اُس نے مصالحت کے لئے آپ کو سفیر بنا کر روانہ کیا۔ آپ نے ہمدان کے قریب سلطان محمد سے ملاقات کی۔ سلطان آپ کی فصیح و بلیغ تقریر سے بہت متاثر ہوا مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا۔ اس لیے آپ رنجیدہ ہو کر واپس آگئے تاہم یہ آپ کی کرامت تھی کہ سلطان محمد ہمدان سے نکل کر عقبہ حلوان پہنچا ہی تھا۔ کہ

marfat.com
Marfat.com

برف باری کی کثرت اور سردی کی شدت کی وجہ سے اس کا سارا لشکر تباہ و برباد ہو گیا۔ چند روز تک اس کے لشکر پر مسلسل سخت ژالہ باری ہوئی جو شیخ الشیوخ کی کرامت کا نتیجہ تھی اور اس کو بے نیل و مرام واپس ہونا پڑا[۲۹]

حلب کی سفارت ۶۱۸ھ میں شیخ الشیوخ" خلیفہ الناصر کی طرف سے سفیر خاص مقرر ہو کر قاضی بہاء الدین بن شداد کے پاس جو شاہ حلب کے دیوان تھے۔ اربل تشریف لائے۔ قاضی صاحب خود بڑے عالم اور مصنف تھے اس لیے انہوں نے آپ کی عزت و توقیر کی، دورانِ قیام روحانی حلقے قائم ہوئے اور آپ نے مقامی لوگوں کو وعظ حسنہ اور روحانی فیضان سے مستفید فرمایا۔ اس زمانہ میں مشہور مصنف قاضی شمس الدین احمد بن ابن خلکان بھی اربل میں موجود تھا لیکن صغر سن ہونے کی وجہ سے آپ کی زیارت نہ کر سکا۔ ابن خلکان لکھتا ہے کہ......

شیخ شہاب الدین بعنوان رسالت از طرف دیوان عزیز باربل آمد و آنجا مجلس وعظ دائر کرد لیکن مرا بعلت کمی سن دیدار او دست نہ داد[۳۰]

روم کی سفارت آپ خلیفہ بغداد کی طرف سے روم کو سلجوقی حاکم علاؤالدین کیقباد کے دربار میں تین مرتبہ سفیر بن کر گئے پہلی دفعہ سلطان علاء الدین کی تخت نشینی کے موقع پر آپ خلیفہ الناصر کی طرف سے منشور سلطنت لے کر قونیہ گئے۔ مصنف تاریخ سلاجقہ کا بیان ہے کہ جب سلطان موصوف کو آپ کی آمد کا علم ہوا تو اس نے علماء اور مشائخ اور امراء کو قونیہ سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر آپ کے استقبال کے لئے بھیجا۔ جب آپ قونیہ تشریف لے آئے تو شاہی محل میں آپ کی دعوت کی۔ اس کے بعد ایک دربار منعقد کیا جہاں حضرت شیخ الشیوخ" نے سلطان کو خلعتِ خلافت پہنایا اور سر پر عمامہ باندھا۔ اس کے بعد آپ نے خلیفہ کا فرمان پڑھ کر سنایا رخصت کے وقت سلطان نے آپ کو ایک لاکھ زر نقد پانچ ہزار دینار سلطانی اور پانچ سو پچاس مثقال طلائے مضروب نذرانے کے طور پر پیش کیے[۳۱]

تعبیر خواب صاحبِ مناقب العارفین کا بیان ہے کہ جب دوسری مرتبہ حضرت

marfat.com

Marfat.com

شیخ الشیوخ خلیفہ الظاہر ابو نصر محمد بن ناصر کی تخت نشینی کے موقع پر آپ روم تشریف لے گئے۔ اس وقت سلطان مصروفِ شکار تھا۔ مولانا روم کے والد مولنا بہاء الدین بلخی بھی سلطان کے ساتھ تھے۔ آپ نے خلیفہ کا فرمان سلطان کو پیش کیا۔ اسی رات سلطان نے ایک عجیب و غریب خواب دیکھا کہ اس کا سر سونے کا مُنہ چاندی کا پیٹ پیتل کا ہے اور دونوں رانیں تانبے کی اور دونوں پاؤں رانگ کے ہیں۔ صبح جب شیخ الشیوخ مولنا بہاء الدین بلخی کے ساتھ شاہی محل گئے تو سلطان کی فرمائش پر آپ نے اس خواب کی تعبیر اس طرح بیان کی سلطان کی زندگی میں رعایا سونے کی طرح خوشحال اور شان و شوکت کے ساتھ رہے گی۔ مگر ان کے فرزند کے عہد میں چاندی کی قدر و قیمت کی طرح ان کا حال ہو گا اور جب ان کا پوتا حکومت کرے گا تو رعایا کی اخلاقی و مالی حالت کی قدر و قیمت پیتل کی طرح گھٹ جائے گی۔ اور امن و امان خطرے میں پڑ جائے گا۔ چوتھی اور پانچویں پشت میں ملک تباہ ہو جائے گا، سلجوقی خاندان کی حکومت ختم ہو جائے گی اور مفسد لوگ اس پر قابض ہو جائیں گے سلطان یہ تعبیر سن کر آپ کی صداقت و بے باکی سے بہت متاثر ہوا اور دعائے خیر کا طالب ہوا اور بہت عزت و احترام کے ساتھ آپ کو رخصت کیا۔

شیخ بہاءالدین محمد بلخی کا استقبال

حضرت مولنا جلال الدین رومی کے والد ماجد شیخ بہاءالدین بلخیؒ نے جب بلخ سے روم ہجرت کرنے کا قصد کیا تو اس سفر میں جب آپ بغداد میں پہنچے تو لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ جماعت کہاں جا رہی ہے تو انہوں نے فرمایا مِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَلَا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

لوگوں نے اس بات کو حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی تک پہنچایا تو آپ نے فرمایا ما ھذا الا بہاء الدین البلخی۔ یعنی اس بات کا کہنے والا بہاء الدین بلخی ہی ہو سکتا ہے۔ خلیفہ الناصر کو بھی مولانا کی آمد کی اطلاع ہو گئی تو اس نے حضرت شیخ الشیوخؒ کو مولنا کے استقبال کے لئے بھیجا۔ چنانچہ حضرت شیخ الشیوخ ان کے استقبال

marfat.com
Marfat.com

کے لئے نکلے جب آپ مولانا کے سامنے پہنچے تو تعظیماً اپنے خچر سے اتر پڑے اور مولانا کے زانو کو بوسہ دیا اور اپنی خانقاہ میں چلنے کی درخواست کی تو مولانا نے فرمایا "مولی را مدرسہ مناسب ترست در مستنصریہ نزول کرو" یعنی غلاموں کے لئے مدرسہ مناسب جگہ ہے چنانچہ مدرسہ مستنصریہ میں اترے۔ حضرت شیخ الشیوخ نے اپنے ہاتھوں سے (ازراہ تعظیم و مرتبت) آپ کے موزے اتارے۔ تین دن قیام کے بعد آپ مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ اور زیارت سے فراغت کے بعد روم چلے گئے۔

سید سرداران سے ملاقات حضرت شیخ الشیوخ تیسری مرتبہ جب خلیفہ ابو جعفر منصور بن الظاہر کی خلافت کے درمیانی زمانہ میں قونیہ تشریف لے گئے تو مولانا بہاء الدین بلخی کا انتقال ہو چکا تھا اور مولانا روم۔ صاحبِ مثنوی کی تربیت سید سرداران خواجہ برہان الدین محقق فرما رہے تھے۔ حضرت شیخ الشیوخ سفارتی فرائض سے فارغ ہو کر خواجہ برہان الدین سے ملنے گئے۔ مذکورہ بالا سفارتوں کے علاوہ آپ دیگر مقامات پر بھی سفارتوں اور مختلف اہم کاموں کے لئے تشریف لے جاتے۔ اس طرح آپ نے اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد، مصالحت، اخوت و یک جہتی کے لئے سنہری کارنامے سرانجام دیئے۔

خلیفہ کی اصلاح حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے منقول ہے کہ۔

ایک مرتبہ خلیفہ بغداد کے پاس ایک فلسفی حکیم ظہیر الدین فارابی آیا۔ اور جلد ہی خلیفہ کا مصاحبِ خاص بن گیا۔ اور خلیفہ کو جادۂ حق سے منحرف کرنے کی سعی کرنے لگا۔ خلیفہ بھی اس کے زیر اثر آگیا۔ ایک روز وہ محل میں بیٹھا خلیفہ کو سمجھا رہا تھا کہ حرکت کی تین قسمیں ہیں۔ حرکت طبعی، ارادی، اور قسری۔ خلیفہ کو اُس نے بتایا کہ آسمان حرکت طبعی میں ہے یعنی افلاک کو کسی نے متحرک نہیں کیا وہ بالطبع حرکت میں ہے جس وقت فلسفی محل میں یہ کفریہ کلمات خلیفہ کو سنا رہا تھا۔ اس وقت حضرت شیخ الشیوخ اپنی خانقاہ میں تشریف فرما تھے اور از روئے کشف فلسفی اور خلیفہ کی باتیں سن رہے تھے جب فلسفی نے یہ کفریہ کلمات کہے تو آپ کو جلال آگیا اور فوراً خلیفہ کے محل

marfat.com
Marfat.com

پر پہنچے دونوں نے آپ کا استقبال کیا۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری باتیں سننے کے لئے آیا ہوں۔ خلیفہ نے کہا کہ فلسفہ کی باتیں ہو رہی تھیں اتنی اہم نہیں کہ بیان کی جائیں آپ نے فرمایا میں اس وقت صرف یہ معلوم کرنے آیا ہوں کہ آپ کے درمیان کیا موضوع بحث ہے۔ فلسفی نے کہا ہم یہ بحث کر رہے تھے کہ فلک کی حرکت طبعی ہے قسری نہیں۔ یہ سن کر آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ یہ فلسفی غلط کہتا ہے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ آسمان حرکتِ قسری میں ہے۔ اور اسی شکل و صورت کے فرشتے اسے حرکت دے رہے ہیں۔ فلسفی یہ حدیث سن کر ہنس پڑا آپ کو جلال آگیا۔ خلیفہ اور فلسفی دونوں کو پکڑ کر محل سے باہر صحن میں نکال لائے آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔

اے مولا کریم جو باتیں تو اپنے خاص بندوں کو دکھاتا ہے وہ آج تھوڑی دیر کے لئے ان کو بھی دکھا دے تاکہ تیرے حبیب پاک ﷺ کی حدیث مبارک کی صداقت میں فرق نہ آئے۔

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ آسمان کی طرف دیکھو اسی وقت فلسفی اور خلیفہ نے دیکھا کہ آسمان خود حرکت میں نہیں بلکہ اسی صورت کے فرشتے اس کو حرکت دے رہے ہیں۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر فلسفی اور خلیفہ دونوں اپنے عقیدہ باطل سے تائب ہوئے[۵] بعد میں آپ نے خلیفہ کے لئے رشف النصائح الایمانیہ و کشف الفضائح الیونانیہ کے نام سے ایک کتاب تحریر کی۔ جس میں یونانی فلسفہ کا رد کیا گیا۔

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] نفحات الانس ص ۷۱۳ مترجم شمس بریلوی، احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۱۵، تذکرہ حسینی ص ۱۴۱، تصوف اسلام ص ۸۹، ثمن الفقراء، ص ۱۹۹، مصباح الہدایت ص ۲۰، احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۸، عوارف المعارف ص ۵ مترجم سید رشید احمد ارشد، لطائف اشرفی ص ۳۱۵ (مسودہ) مترجم شمس بریلوی صاحب۔ [2] مصباح الہدایت ص ۱۶۔ [3] ایضاً ص ۱۶ حاشیہ۔ [4] مصباح الہدایت (حاشیہ) ص ۲۰۔ [5] الموٴمنین ص ۳۶ ج ۲ نسخہ خطی کتاب خانہ گنج بخش شمارہ نمبر ۳۲۲۲، تحفۃ الکرام ص ۳۸۳، لطائف اشرفی ص ۳۱۵ (مسودہ)۔ [6] جواہر الاولیاء ص ۱۹۳۔ [7] عوارف المعارف ص ۱ از رشید احمد ارشد مرحوم۔ [8] مفتاح العارفین ص ۱۴۵ احوال و آثار حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۸۔ [9] مقدمہ عوارف المعارف ص ۷ از رشید احمد ارشد، مقدمہ عوارف المعارف ص ۱۰۴ از شمس بریلوی۔ [10] سیر الاخیار ص ۱۷۰، تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۴۶۹۔ [11] مقدمہ عوارف المعارف ص ۱۰۶ از شمس بریلوی، مصباح الہدایت ص ۲۱۔ [12] تذکرہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ص ۴۳۔ [13] احوال و آثار بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۸۔ [14] مقدمہ مصباح الہدایت ص ۲۱۔ [15] نفحات الانس ص ۷۱۳ مترجم شمس بریلوی۔ [16] احوال و آثار حضرت بہاالدین زکریا ملتانی ص ۵۸۔ [17] مرآۃ الاسرار ص ۱۴ ج ۲۔ [18] مقدمہ عوارف المعارف ص ۱۰۴ از شمس بریلوی، مقدمہ مصباح الہدایت ص ۲۹۔ [19] عوارف المعارف ص ۷۶۲ مترجم رشید احمد ارشد۔ [20] عوارف المعارف ص ۷۶۴ مترجم رشید احمد ارشد، فواید الفواید ص ۳۰۷ مترجم غلام احمد بریاں۔ [21] آداب الشیخ مشمولہ تجلیات سہروردیہ ص ۵۶۔ [22] سیر الاخیار ص ۱۷۰۔ [23] مرآۃ الاسرار ص ۶۳ ج ۲، بحر تصوف ص ۵۰، تصوف اسلام ص ۹۰، خزینۃ الاصفیاء سفینۃ الاولیاء ص ۱۱۳، سیر الاخیار ص ۱۷۱، حیات صوفیہ ص ۷۶۲، آستانہ دہلی ص ۷ ۴ مئی ۱۹۵۵ء، مخزن اسرار ص ۱۵۸، الدر المنظوم فی ملفوظ المخدوم ص ۸۸۶، ملفوظات مہریہ ص ۱۱، نفحات الانس ص ۷۱۳ مترجم شمس بریلوی، مقدمہ عوارف المعارف ص ۷ از رشید احمد ارشد، روحانیت اسلام ص ۳۳۷، تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۴۶۹، خدام الاولیاء ص ۴۹ سہ ماہی مارچ ۱۹۸۶، لاہور کے اولیائے سہروردیہ ص ۴۷، مقدمہ عوارف المعارف ص ۱۰۵ از شمس بریلوی۔ نفحات الانس ص ۷۶۴ مترجم شمس بریلوی۔ [24] سیر الاخیار ص ۱۷۲، خلاصۃ العارفین فارسی ص ۱۳۹۔ [25] شیخ سعد الدین فرغانی شرح قصیدۂ تائیہ میں لکھتے ہیں کہ......

میں نے شیخ مغیر طلحہ بن عبداللہ بن طلحہ تستری عراقیؒ سے ۶۶۵ھ میں یہ بات سنی تھی کہ انہوں نے شیخ عماد الدین محمد بن شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ..... میں ایک حج میں اپنے والد کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ اتفاقاً شیخ مغربی بھی طواف کر رہے تھے۔ لوگوں نے میری نسبت ان سے کہا کہ یہ شیخ شہاب الدین قدس سرہٗ کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے مجھ کو مرحبا کہا اور

marfat.com

Marfat.com

میرے سر کو بوسہ دیا اور مجھے دعائے خیر دی۔ ان کی دعا کے برکت کے نشان آج بھی میں اپنے اندر پاتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آخرت میں بھی اس دعا کی برکت میرے شامل حال ہوگی۔ تب میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ شیخ موسیٰ ہیں (شیخ موسیٰ مشرقی) جب میں طواف سے فارغ ہوا تو والد محترم کی خدمت میں پہنچا اور انھیں بتلایا کہ میں نے شیخ موسیٰ مشرقی کی زیارت کی ہے اور انہوں نے مجھے دعائے خیر دی ہے تو والد محترم بہت خوش ہوئے۔ حاضرین نے شیخ موسیٰ قدس سرہ کی تعریفیں بیان کرنا شروع کردیں کسی نے کہا کہ ان کا رات دن میں ورد یہ ہے کہ ستر ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے ہیں۔ شیخ الشیوخ خاموش تھے کہ والد صاحب کے مریدان کبار میں سے ایک نے قسم کھائی۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں سچ ہے۔ اس سے قبل میں نے بھی یہ بات سنی تھی لیکن دل میں اس کا منکر تھا لیکن ایک بار میں نے شیخ موسیٰ کو رات کے وقت طواف کرتے ہوئے پایا میں اس وقت ان کے پیچھے تھا میں نے دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سورۃ فاتحہ سے قرآن مجید شروع کیا اور وہ پڑھتے وقت اسی طرح چل رہے تھے جیسے عام لوگ چلتے ہیں۔ اور ان کا ایک ایک لفظ بھی سمجھ میں آرہا تھا جب اس طواف میں خانہ کعبہ کے دروازے سے گذرے حجر اسود سے وہاں تک چار قدم کا فاصلہ ہوگا تو ایک قرآن مجید انہوں نے ختم کرلیا۔ اور اس ختم کو میں نے حرف بحرف سنا۔ میرے والد (شیخ الشیوخ) نے تمام اصحاب کے ساتھ مل کر اس کی تصدیق کی۔ اس کے بعد لوگوں نے میرے والد سے اس راز کو دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ وقت کی فراخی (طے زماں) کی ایک قسم ہے جو بعض اولیاء کو حاصل ہوجایا کرتی ہے۔ پھر اس واقعہ کی تصدیق کیلئے شیخ ابنی سکینہؒ کے ایک مرید کا واقعہ بیان کیا۔ ملاحظہ ہو نفحات الانس ص۵۸۱۔ [۲۶] مرآۃ الاسرار ص ۶۲ ج۔۲۔ [۲۷] نفحات الانس ص ۱۳ ۷، حیات صوفیہ ص ۷ ۶۲، مرآۃ الاسرار ص ۶۳ ج۔ ۲ مجالس المومنین ص ۳۶ ج۔۲، مقدمہ عوارف المعارف ص ۷ از رشید احمد ارشد۔ [۲۸] خلاصۃ العارفین ص ۱۶ ۔ ۷ اردو ترجمہ (اللہ والے کی قومی دوکان لاہور)۔ [۲۹] حیات صوفیہ ص ۷ ۶۲، مرآۃ الاسرار ص ۶۳ ج۔۲، نفحات الانس ص ۱۳ ۷۔ [۳۰] خلاصۃ العارفین ص ۱۷ (اردو ترجمہ)۔ [۳۱] سیر الاخیار ص ۲ ۱۷۔ [۳۲] خلاصۃ العارفین (فارسی) ص ۵ ۱۳۔ [۳۳] احوال و آثار حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۹۔ [۳۴] مصباح الہدایت (مقدمہ) ص ۲۰۔ [۳۵] مقدمہ عوارف المعارف ص ۷ ۱۰ از شمس بریلوی صاحب۔ [۳۶] مقدمہ عوارف المعارف ص ۷ از سید رشید احمد ارشد۔ [۳۷] مرآۃ الاسرار ص ۶۱، ۶۲، روحانیت اسلام ص ۳۳۶۔ [۳۸] تصوف اسلام ص ۸۹، تاریخ مشائخ چشت ص ۱۳۱، ۱۳۲۔ [۳۹] مرآۃ الاسرار ص ۶۴ ج۔۲، خزینۃ الشائخ ص ۸۴، تذکرہ حضرت مخدوم جہانیاں ص ۴۵۔ [۴۰] خلاصۃ العارفین ص ۱۳۶ فارسی۔ [۴۱] تجلیات سہروردیہ ص ۲۱۔ [۴۲] سفرنامہ مخدوم جہانیاں ص ۱۲ (اردو ترجمہ)۔ [۴۳] سیر الاخیار ص ۳ ۱۷۔ [۴۴] نفحات الانس ص ۵۰۶ مترجم سید احمد علی چشتی۔

[۴۵] فنا فی اللہ : سالک جب صوم و صلوۃ عبادت و ریاضت، ذکر و اذکار مشاغل و مراقبات کے ذریعہ تزکیہ

marfat.com

Marfat.com

نفس، تصفیۂ قلب اور تجلیۂ روح حاصل کر لیتا ہے تو اس کی نفسانیت میں کمی اور روحانیت میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ عالم قدس کی جانب پرواز کرتا ہے۔ اسے سفر عروجی یا سیر الی اللہ کہا جاتا ہے اور اسے مقام فنافی اللہ حاصل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ذات باری تعالےٰ کی کوئی انتہا نہیں نہ اس کی کوئی حد ہے نہ اس کے حسن و جمال قرب و وصال کی کوئی حد۔ بقول سعدیؒ

حسنش غایت ندارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

اس لئے سالک قرب حق میں جوں جوں ترقی کرتا ہے اس سے اوپر قرب کی ایک اور منزل نظر آتی ہے چونکہ مقام فنا میں محض استغراق، محویت اور مستی کے سوا کچھ نہیں۔ اس لئے اسلام میں ہمیشہ اس مقام پر مقیم ہونا مطلوب نہیں۔

بقاباللہ: طریقت میں چونکہ فنافی اللہ آخری مقام نہیں ہے اور فنافی اللہ کے بعد بقاباللہ کو آخری منزل قرار دیا ہے، عارفین کا قول ہے اَلنِّهَايَةُ رُجُوعٌ اِلَى الْبِدَايَةِ۔ (آخری مقام کیا ہے شروع کے مقام پر واپس آنے کا نام ہے) یعنی سالک جب مقام فنافی اللہ میں ذات و صفات حق تعالےٰ سے متصف ہو جاتا ہے تو پھر وہ سیر من اللہ کے ذریعے پھر مقام دوئی پر واپس آتا ہے اور حدیث پاک لی یسمع او ربی یبصر کے مطابق اندرونی بصیرت سے ہر چیز کو دیکھتا ہے خلافت الٰہیہ کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اور ہدایت خلق اور دنیا کے تکوینی امور پر اسے مامور کیا جاتا ہے سطحی نظر کے لوگوں نے رہبانیت کا جو الزام اولیاء اللہ پر لگایا ہے، اس سے اس کی تردید ہوتی ہے۔ کیونکہ مقام بقاباللہ پر پہنچ کر وہ انسان کامل بلکہ مکمل اور اکمل بنتا ہے اور جس فرض شناسی سے بے نفسی، ایثار اور محبت سے خدمت خلق اور عبادت خالق اور ہدایت خلق میں منہمک ہوتا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ (ضیاء القلوب از حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ) مقام فنا کا خاصہ سکر، استغراق، محویت و مستی ہے جبکہ مقام بقا کا خاصہ صحو یعنی ہوشیاری ہے یہی وجہ ہے کہ اصحاب فنا کو اہل تکوین اور ارباب بقا کو اہل تمکین کہا جاتا ہے۔

اس لئے عرفا کے نزدیک حصول فنافی اللہ کمال نہیں بلکہ بقاباللہ کمال ہے۔ اس لیے حضرت شیخ الشیوخؒ نے مقام بقا کو بلند و عالی کہا ہے۔ اور اسلام میں یہی معراج بشریت اور تکمیل انسانیت ہے۔

[46] نفحات الانس ص ۱۴۷ مترجم شمس بریلوی، نفحات الانس ص ۵۰۶ مترجم سید احمد علی چشتی، حیات صوفیہ ص ۱۲۷۔ [47] مرآۃ الاسرار ص ۶۲ ج ۲۔ [48] تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ص ۴۴۔ [49] سفینۃ الاولیا ص ۱۱۳۔ [50] تصوف اسلام ص ۹۴۔ [51] اسرار العارفین وسیر الطالبین ص ۱۲۔ [52] عوارف المعارف ص ۸۰ مترجم رشید احمد ارشد۔ [53] نفحات الانس ص ۱۴۷، مرآۃ الاسرار ص ۶۳ ج ۲، مجالس المومنین ص ۳۸ ج ۲، احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۱۵، روحانیت اسلام ص ۳۴۷۔ [54] نفحات الانس ص ۸۰۱ مترجمن شمس بریلوی صاحب، مضامین ذوقی ص ۳۷، مرآۃ الاسرار ص ۶۷ ج ۲، ملفوظات مہریہ

marfat.com
Marfat.com

ص ۹۔ ۵۵؎ مقابیس المجالس ص ۱۰۴۵، ص ۸۱۷۔ ۵۶؎ سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ ص ۲۵۴۔۲۵۵ از عبدالمجید صدیقی مطبوعہ۔ لاہور۔ ۵۷؎ تذکرہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت ص ۴۴، حاشیہ تاریخ خان جہانی ص ۵۲۶۔ ۵۸؎ سفینۃ الاولیاء ص ۱۱۳۔ ۵۹؎ خزینۃ الاصفیاء ص ۱۵۱۔

۶۰؎ صاحب سیر العارفین مولنا جمالی سہروردی کا بیان ہی کہ ایک دفعہ عبداللہ نامی قوال روم سے ملتان حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ سہروردی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے مجھ سے سماع سنا ہے۔ حضرت بہاءالدین زکریاؒ نے فرمایا چونکہ حضرت شیخ نے سنا ہے اس لئے زکریا بھی سنے گا۔ ایک پہر رات گذرنے کے بعد شیخ حجرہ میں تشریف لے گئے اور قرآن مجید کے دو سپارے تلاوت فرمائے پھر سماع کا حکم دیا جب عبداللہ قوال نے آواز نکالی اور اسی شعر کی باربار تکرار کی۔

مستاں کہ شراب ناب خورند
از پہلوئے خود کباب خورند

حضرت پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ صبح قوال کو انعام واکرام دیکر رخصت کیا (سیر العارفین ص ۱۴۰، بوستان غوثیہ ص ۱۴)

حضرت شاہ رکن الدین سہروردیؒ کی خواجہ نظام الدین اولیاء کے ساتھ محفل سماع میں شرکت کرنا اور حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری سہروردی خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ کا ذوق سماع دیکھئے۔ گنج سنابل ص ۴۴، سیر العارفین ص ۲۰۳، تاریخ فرشتہ ص ۶۱۲ ج۔ ۲، سیر الاولیاء ص ۱۳۱، بزم صوفیہ ص ۳۱۰، مقام گنج شکرؒ ص ۹۹، تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی ص ۱۳۴، فواید الفواید، مقابیس المجالس ص ۴۸۸۔

۶۱؎ نفحات الانس ص ۷۹۶ مترجم شمس بریلوی، حیات صوفیہ ص ۵۷۶، مقدمہ مصباح الہدایت ص ۴۲۔

۶۲؎ فوائد الفواد ص ۱۰۰، سیر الاخیار ص ۱۷۴، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۳۱، اولیائے سہرورد لاہور ص ۷۵، مقابیس المجالس ص ۷۱۷، تذکرہ اولیائے پاک وہند ص ۷۰۴۔ اس واقعہ سے آپ کے بجز ذوق سماع کے فرمان کی تائید بھی ہوتی ہے اور قرآن پاک سے عشق کا بھی پتہ چلتا ہے اور جواز سماع کی دلیل بھی ملتی ہے۔

۶۳؎ دلیل العارفین ص ۱۶ (فارسی)

مذکورہ واقعہ اور حضرت شیخ الشیوخ" کے قول سے آپ کے بلند مقام وبلند حال کا پتہ چلتا ہے کہ آپ عشق ومحبت کے میدان میں قافلہ سالار عشق ہیں۔ عشق ہی تصوف کی جان اور اسلام کی اصل ہے اس کے بغیر کوئی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا۔

مرحبا اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما (رومیؒ)

marfat.com
Marfat.com

عشقان مجز تسلم را

ہر زمان از غیب جانے دیگر است (احمد جامؒ)

[64] ابن خلکان کو عمر بھر یہ حسرت رہی کہ وہ حضرت شیخ الشیوخ کی زیارت نہ کر سکے حضرت اربل تشریف لائے لیکن ابن خلکان ان دنوں کم سن تھے اس لیے شرف زیارت سے بہرہ مند نہ ہو سکے دوسرہ جلال الدین تالیف نور الدین محمد زیدری شرح رسالت سہروردی را از طرف ناصر خلیفہ بدربار خوارزمشاہ نوشتہ ابن خلکان مینویسد کہ شیخ شہاب الدین العنوان رسالت از طرف دیوان عزیز باربل آمد و آنجا مجلس وعظ دائر کرد لیسامرا معتت کی سن دیدام ودست مدام (ج ا۔ ص ۲۱۵ چاپ طہران) مصباح الہدایت ص ۲۲

[65] ایرانی دانشور نجیب مایل ہروی صاحب اپنے مضمون "عشق باجلال و آثار کمال" (مشمولہ مجلہ دانش ۷۔ ۱۳۶۵ ش اسلام آباد) میں لکھتے ہیں کہ محدودیت ہائی فکری واحتراز از سماع و وجد بطور کلی نادیدہ انکاری بحد عاشقانہ و جمالی تصوف بہ نزد سہروردی کہ از پسندہای مسلم زندگی عرفانی بود۔ یعنی محدودیت فکر ولور سماع و وجد سے انکار واحتراز اور بغیر مشاہدہ کے نظریہ عاشقانہ اور توسل جسمانی سے بطور کلی انکار حضرت سہروردی کے نظریہ تصوف کا پسندیدہ پہلو تھا۔ لیکن مذکورہ واقعات جو راقم نے باب سماع میں ضبط تحریر میں لایا ہے ان سے ہروی صاحب کا یہ الزام غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ مذکورہ واقعات حضرت سہروردی کی ندرت فکر، وجد، سماع پر دلائل ہیں۔ سماع کا مقصد بشریت کی عادات مذموم کو ختم کرنا اور ذوق و شوق و محبت الٰہی کا جذبہ پیدا کرنا ہوتا ہے یہ چیزیں حضرت سہروردی کو حاصل تھیں اس لئے آپ نے کلی طور پر اسے نہ اپنایا اور نہ انکار کیا۔ حضرت سہروردی نہایت اعلیٰ ذوق روحانی کے مالک تھے۔ آپ نے اپنی کتاب عوارف المعارف اور الرحیق المختوم میں جابجا عربی اشعار تحریر کیے ہیں۔ جو عشق و شوق ہجر و فراق اور درد سے پُر ہیں۔ آپؒ نظریہ عاشقانہ توسل جسمانی کے سخت خلاف تھے۔ آپ تصوف اسلامی کے پیرو اور پروراندہ تھے۔ آپ کے ہاں اتباع شریعت سے دوری تصوف نہیں کہلا سکتی۔ Biograplical Dictionary.

[66] مناقب المحبوبین ص ۱۸۱ مترجم پروفیسر افتخار احمد چشتی۔ [67] تاریخ مفصل ایران ص ۴۹۹ ج۔ ا۔ [68] مقدمہ عوارف المعارف ص س از سید رشید احمد ارشد۔ [69] مقدمہ عوارف المعارف ص ش، مقدمہ عوارف ص ۱۰۶ از شمس بریلوی، بین الفقرآء ص ۱۹۹، تذکرہ بہاء الدین زکریا ص ۴۳۔ [70] مقدمہ عوارف المعارف ص ش از رشید احمد ارشد، مصباح الہدایت ص ۲۲، بین الفقرآء ص ۱۹۹، وفیات الاعیان ص ۲۱۵ ج۔ ا (مطبوعہ تہران)۔ [71] سلجوق نامہ۔ بین الفقرآء ص ۹۹۔ مقدمہ عوارف ص ش از رشید احمد ارشد۔ [72] نفحات الانس ص ۴۹۷، حیات صوفیہ ص ۶۰۹، مرآۃ الاسرار ص ۹۷ ج۔ ۲۔ [73] خواجہ برہان الدین محقق مولانا بہاء الدین بلخی کے مریدوں میں سے تھے اور نہایت ہی شریف النفس تھے ترمذ اور خراسان کے لوگ آپ کو سید سردلراں (سردلروں کے سردار) کہتے تھے۔ جب شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ان کو ملنے کے لئے گئے تو آپ راکھ کے ڈھیر پر بیٹھے تھے حضرت سہروردی کو دیکھ کر جنبش کی اور بس، شیخ شہاب الدین

marfat.com

Marfat.com

سہروردیؒ نے آپ کو دیکھ کر تعظیم کی اور وہیں آکر بیٹھ گئے لیکن باہم کوئی گفتگو نہ ہوئی مریدوں نے شیخ سے اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا اہل حال زبان حال سے گفتگو کرتے ہیں زبان قال سے نہیں لوگوں نے حضرت شیخ الشیوخ سے پوچھا آپ نے انہیں کیسا پایا تو آپ نے فرمایا "وہ ایک دریائے معانی ہے جو حقائق محمدی کے موتیوں سے موجزن ہے نہایت واضح بھی ہے اور بہت پوشیدہ بھی۔ ملاحظہ ہو نفحات الانس ص ۶۹۸ مترجم شمس بریلوی، مرآۃ الاسرار ص ۸۰ ج۔۲۔ [۴] ایک دفعہ آپ بطور سفیر دمشق بھی تشریف لے گئے نفحات الانس ص ۸۴۱۔ [۵] فوائد الفواد ص ۱۲۵، تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۷۰ ۴، لطائف سیریہ ص ۱۱۳، سیر الاخیار ص ۵۸، مناقب اوحد الدین کرمانی ص ۵۸، تذکرہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی ص ۴۲، ۴۳۔

marfat.com

Marfat.com

معاصرین

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ روزبھان کبیر مصریؒ شیرازی

عاشق صاحب کمال، عارفِ دائم الاحوال، فارغ از مستقبل و ماضی، قطبِ ابدال شیخ روز بھان بقلی شیرازی قدس سرہ آپ کی کنیت ابو محمد بن ابی نصر بقلی ہے[1]

حالات زندگی آپ ۵۲۲ھ میں شہر فسوس (شیراز) میں پیدا ہوئے اور شیراز میں تعلیم حاصل کی۔ صاحب تحفۃ العرفان کا بیان ہے کہ......

روز بھان اوان جوانی را در مولد خویش شیراز بحسب علوم مرسوم گذرالسید و در مکین سخن بود کہ بمطالعہ دقیق قرآن پرداخت و این مہم راچنان تعقیب کرد کہ بگفتہء خود حافظ قرآن شد[2]

تحصیل علوم کے بعد آپ نے راہ سلوک میں قدم رکھا اور حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ سے بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا[3] اس کے علاوہ شیخ سراج الدین محمودؒ اور شیخ جمال الدین بن خلیل فسائی، شیخ برکؒ، شیخ جاگیر کردیؒ کی صحبت میں بھی رہے۔ ابتدائے حال میں آپ نے عراق، حجاز، اور شام کا سفر بھی اختیار کیا۔

ریاضت آپ شیراز کے پہاڑوں میں ریاضت میں مشغول رہتے تھے اور بڑے صاحب حال تھے اور دائماً استغراق اور وجد میں رہتے تھے۔ آپ کی عشق کی آگ کبھی ٹھنڈی نہیں ہوئی تھی۔ اور آنسو کبھی نہ تھمتے تھے آپ ساری رات آہ و نالہ میں گذارتے تھے۔ حضرت محی الدین ابن العربیؒ فرماتے تھے کہ......

ایک دفعہ شیخ روزبھان مکہ میں مقیم تھے آپ پر اس قدر حال کا غلبہ ہوتا تھا اور اس طرح آہ و بکا کرتے تھے کہ تمام طواف والے پریشان ہو جاتے تھے آپ نہایت صادق الحال تھے[4]

روز بھان فارسِ میدان عشق
فارسیان را شہِ ایوان عشق[5]

ترجمہ: روز بھان میدان عشق کے شاطر ہیں اور اہل فارس کیلئے بادشاہ ایوان عشق ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

حسن وعشق کا عہد ایک دن ایک عورت اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ بیٹی اپنے حسن وجمال کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کر دیہ سن کر شیخ نے فرمایابی بی یہ درست ہے لیکن حُسن اس سے راضی نہیں رہتا کہ اکیلا رہے حسن یہ چاہتا ہے کہ عشق کے ساتھ رہے کیونکہ حسن وعشق کے درمیان ازل سے عہد ہو چکا ہے کہ ہر گز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے اس بات سے آپ کے اصحاب پر اس قدر اثر ہوا کہ سب وجد کرنے لگے[1]

ہیچکس باروزبہان مقابل نیست آپ نے شیراز کی جامع مسجد عتیق میں پچاس سال وعظ و درس دیا۔ ایک روز آپ مشائخ کے مجمع میں بیٹھے تھے۔ شیخ ابوالحسن بھی اس مجمع میں موجود تھے لیکن آپ سے متعارف نہیں تھے۔ شیخ ابوالحسن نے دل میں خیال کیا کہ میں علم وفضل میں شیخ سے برتر ہوں۔ شیخ روزبہان نے ان کی طرف دیکھ کر کہا اے ابوالحسن این خاطر را از خود نف کن کہ امروز ہیچکس باروزبہان مقابل نیست واو یگانہ زمان خود است۔

یعنی ابوالحسن یہ بات دل سے نکال دے کہ آج کوئی شخص روزبہان کی برابری نہیں کر سکتا وہ یگانہ روزگار ہے۔

پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

درایں زمانہ منم قاید صراط اللہ زحد ور و تا آستانہ اقصیٰ
روندگان معارف کجا مرا جید کہ ہست منزل جانم باورئی امی ورئی

تصانیف آپ نے تقریباً ستر کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جو شرح احادیث تاویل وفقہ، تفسیر، اور تصوف کے موضوع پر محیط ہیں آپ کی چند مشہور تصانیف کے نام درج ذیل ہیں۔

۱ لطائف البیان فی تفسیر القرآن ۲ عرائس البیان فی حقائق القرآن ۳ مکنون الحدیث ۴ حقائق الاخبار ۵ لوامع التوحید۔ ۶ سلوۃ العاشقین ۷ عبہر العاشقین[8] ۸ سیر الارواح ۹ سلوۃ القلوب۔ ۱۰ کتاب العرفان فی خلق الانسان۔

marfat.com
Marfat.com

منوچہر محسنی صاحب نے آپ کی چند رباعیاں ایک قصیدہ اور غزل بھی اپنی کتاب احوال و آثار نجم الدین کبریٰ میں نقل کی ہیں۔

رخ معشوق خواہی جان بر افشان　　غبار ہستی از دامان بر افشان

سرو سامان نگنجد در رہ عشق　　قلم بر کش سر و سامان بر افشان

خلفاء آپ کے خلفاء میں مندرجہ ذیل اصحاب کی نام زیادہ مشہور ہیں۔

۱ قاضی سراج الدین فانیؒ ۲ شمس الدین ترکؒ ۳ قطب الدین مبارک کمری ۴ شیخ جمال الدین ساوجی ۵ شیخ نجمن الدین کبریٰ ۶ شیخ علی سراج۔ ۷ شیخ رضی الدین علی لالا ۸ شیخ صدر الدین ۹ شیخ حسن فسویؒ۔

وصال آپ نے محرم الحرام ۶۰۶ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک شیراز میں مرجع خلائق ہے۔

شیخ نجم الدین کبریٰؒ

نام و لقب آپ کا نام ابو عبداللہ احمد بن عمر بن محمد بن عبداللہ خیوقی خوارزمی المعروف شیخ نجم الدین کبریٰ اور القابات طامتہ الکبریٰ۔ ولی تراش ہیں اور آپ کی کنیت ابو الجناب ہے جو خود حضور ﷺ نے عالم معاملہ میں عطا فرمائی۔ اور زمانہ طالب علمی میں آپ جس سے مناظرہ کرتے مدِ مقابل پر غالب آجاتے اس وجہ سے طامتہ الکبریٰ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

منوچہر محسنی صاحب کا بیان ہے کہ۔

تذکرہ نولیاں بمناسبت وقایع زندگی حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ و خصوصیاتی دیگر از او در آثار خود بعناوین و کینہ ہائی ابو الجناب، شیخ ولی تراش، طامۃ الکبریٰ، نجم کبراء، شیخ کبیر یاد نمودہ اند۔

حالات زندگی آپ ۵۴۰ھ خوارزم کے شہر خیوق (Khiwak) میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان فقر و تصوف سے شغف رکھتا تھا۔ آپ نے نہایت محنت سے علوم ظاہری کی تحصیل کی اور دور دراز کا سفر کر کے اس دور کے بڑے بڑے

marfat.com

Marfat.com

نامور علماء و محدثین سے استفادہ کیا آپ کے اساتذہ میں علامہ ابو المعالی فراوی نیشا پوری حافظ ابو العلاء ہمدانی اور امام ابو طاہر سلفی مصری جیسے بلند مرتبت محدثین شامل ہیں۔ آپ نے مقام علوم ظاہری میں درجہ تبحر حاصل کر لیا[۱۱]

علامہ ابن نقطہ محدث عراق آپ کی بابت لکھتا ہے کہ۔

وہ (شیخ نجم الدین) حدیث و سنت کے امام تھے اور شافعی مسلک کے پابند تھے ان کی مجالس بڑی بابرکت اور پُر اثر ہوتی تھیں۔ نہایت نڈر اور حق گو تھے۔ کلمہ ء حق کہنے سے دنیا کی کوئی طاقت انہیں باز نہیں رکھ سکتی تھی۔ لوگ دور دراز سے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور فیضیاب ہو کر جاتے[۱۲]

حضرت شیخ الاسلام تاج الدین سبکی اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں آپ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ احمد بن عمر بن نجم الشیخ الامام الزاہد الکبیر نجم الدین کبریٰ ابو الجناب الصوفی شیخ خوارزم کان اماما زاہدا عالما۔

حضرت نجم الدین کبریٰ ابو الجناب احمد بن عمر بن نجم صوفی خوارزم کے شیخ کبیر امام وقت بہت بڑے زاہد اور عالم تھے۔

بیعت و خلافت ایک عرصہ تک حضرت نجم الدین کبریٰ کی دلچسپی محض علوم ظاہری اور درس و تدریس تک محدود تھی۔ فقر و تصوف سے انہیں دلچسپی نہ تھی۔ ایک دن وقت آگیا کہ وہ قال سے حال کی طرف آگئے ایک دفعہ آپ تبریز میں مقیم تھے اور امام محی السنہ بغوی کے ایک شاگرد سے امام موصوف کی کتاب شرح السنہ پڑھ رہے تھی۔ کہ بابا فرج تبریزی اتفاق سے درس گاہ کی طرف آ نکلے اور ایک بھر پور نگاہ آپ پر ڈالی۔ اس نگاہ عقدہ کشا نے دفعتہً شیخ نجم الدین کے دل کی دنیا بدل ڈالی۔ اور آپ بابا فرج کی خانقاہ میں حاضر ہوئے انہوں نے صحبت باطنی سے نوازا اور اپنا خرقہ پہنا کر فرمایا، نہ اوقت دفتر خواندن نیست وقت است کہ سر دفتر جہاں شوی۔ اس کے بعد آپ کی حالت میں تغیر عظیم پیدا ہو گیا اور راہ سلوک پر گامزن ہو گئے[۱۳] بعد ازاں حضرت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت و

marfat.com

Marfat.com

خلافت سے سرفراز ہوئے اس کے علاوہ آپ نے حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ شیخ اسمعیل قصری (خلیفہ حضرت ابوالنجیب سہروردی) اور حضرت شیخ روزبہان کبیر مصری سہروردی، شیخ عمار یاسر سہروردی سے بھی فیضان اور خرقہ خلافت حاصل کیا[14] اور مسندِ رشد وہدایت پر متمکن ہو کر مخلوق خدا کو فیضان پہنچایا۔

ولی تراش عالم وجد میں آپ کی نظر جس پر پڑ جاتی اُسے مرتبہ ولایت تک پہنچا دیتے۔ اس لیے آپ کو ولی تراش کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ایک دفعہ ایک سوداگر آپ کی خانقاہ میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خوش وقت میں تھے اس پر ایک نگاہ کیمیا اثر ڈالی اور مرتبہ ولایت عطا فرما کر پوچھا کس ملک سے آئے ہو اُس نے ملک کا نام بتایا اسے اجازت نامہ لکھ کر دیا فرمایا جاؤ تمہیں اس ملک کا قطب الارشاد مقرر کیا ایک دن آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے ایک باز ہوا میں فاختہ کا پیچھا کر رہا تھا ناگاہ شیخ کی نظر اس فاختہ پر پڑی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فاختہ پیچھے پلٹی اور باز کو پکڑ کر آپ کے قدموں میں لا پھینکا[15]

سگے را ولی بود آپ کی مجلس میں ایک دن اصحاب کہف کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی کہ آپ کے ایک مرید کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اُمت محمدی ﷺ میں بھی کوئی ایسا شخص ہے جس کی صحبت سے کتا فیضیاب ہو جائے۔ شیخ نے نور فراست سے یہ بات معلوم کر لی اور خانقاہ کے دروازے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ وہاں سے ایک کتا گذرا۔ شیخ کی نظر کتے پر پڑی تو وہ اسی وقت متحیر و بے خود ہو گیا اور شہر سے باہر قبرستان میں مقیم ہو گیا اپنا سر زمین پر رگڑتا رہتا تھا۔ جہاں جاتا پچاس ساٹھ کتے اس کے گرد جمع ہو کر حلقہ بنا لیتے اور ادب واحترام کے ساتھ اس کے سامنے کھڑے ہوتے۔ کچھ عرصہ بعد وہ کتا مر گیا شیخ نے فرمایا اس کو دفن کر دو[16] مولنا رومؒ نے اپنے شعر میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یک نظر فرما کر مستغنی شوم زا ہنائے جنس
سگ چو شد منظور نجم الدین سگاں راسرور است

marfat.com

Marfat.com

شیخ شہاب الدین سہروردی کا ادب و احترام

حضرت شیخ الشیوخ" اگرچہ اپنے عم محترم حضرت ابوالنجیب سہروردی" کے خلیفہ اعظم تھے لیکن اپنے پیر بھائی شیخ نجم الدین کا نہایت درجہ احترام کرتے تھے اور ان کو شہنشاہ خواجم کے الفاظ سے یاد فرمایا کرتے تھے اور آپ کی صحبت میں بھی کافی عرصہ رہے اور سلسلہ کبرویہ کا خرقہ خلافت بھی حاصل کیا۔[۱۷] صاحبِ مناقب الاصفیاء کا بیان ہے کہ خرقہ خاندان خواجہ کمیل" زیاد شیخ سہروردی را بواسطہ خواجہ نجم الدین کبریٰ رسیدہ است۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھی ہوئی دیکھی ہے۔

أليس هو اسمعيل قصرى شيخنا أبا الجناب أحمد بن عمر الصوفى وألبس هوَ هذا الفقر۔

یعنی شیخ اسمعیل قصری نے ہمارے شیخ ابوالجناب احمد بن عمر الصوفی کو خرقہ پہنایا اور انہوں نے اس فقیر کو۔[۱۸]

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ بھی حضرت شیخ الشیوخ کا بہت احترام اور خاص خیال رکھتے تھے اور مخدوم زادہ کے لقب سے یاد کرتے تھے۔

حضرت فخر الدین رازی کا مناظرہ

ایک دفعہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی مجلس میں عظیم المرتبت مشائخ و علماء موجود تھے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی" بھی اس مجلس میں تشریف رکھتے تھے۔ اتفاقاً امام رازی بھی اس مجلس میں آنکلے اور شیخ الشیوخ" سے شیخ نجم الدینؒ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا یہ کون صاحب ہیں انہوں نے جواب دیا۔ کہ ایشاں از خلفائے بندگی خواجہ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اند۔

یعنی یہ حضرت خواجہ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی کے خلفاء میں سے ہیں۔

امام فخر الدین رازی نے شیخ نجم الدین سے سوال کیا۔

marfat.com
Marfat.com

بِمَ عَرفتَ ربکَ۔ آپ نے پروردگار کو کس طرح پہچانا۔
شیخ کبریٰ نے جواب دیا۔

بالواردات الالهيّة الغيبيّة الّتي لا تحملها الافهام الضعيفة"

یعنی ہم نے خدا کو ان وارادات الٰہیہ غیبیہ کے ذریعہ پہچانا جو فہم وادراک کی ضعیفہ کی پہنچ سے باہر ہیں۔

حضرت امام رازی یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔ پھر انہوں نے عالمانہ انداز میں کسی اور مسئلہ پر بحث چھیڑ دی آپ کو ان کا مظاہرہ عالمیت ناگوار گذرا اور امام رازی کے قلب پر ایک توجہ ڈالی دفعتہً امام رازی کو محسوس ہوا کہ ان کا تمام علم وفضل سلب ہو گیا۔

صاحب مناقب الاصفیاء کا بیان ہے کہ

امام فخر الدین رازی خود در رسالہ آوردہ است کہ ہر چند اندیشہ ے کردم کہ مراحرفے از حروف تہجی یاد آید نمی آید

امام رازی سمجھ گئے کہ یہ میرے زعم کا نتیجہ ہے اسی وقت حضرت کبریٰ سے عفوِ تقصیر کے خواہاں ہوئے۔ حضرت نے انہیں سینے سے لگایا۔ اسی وقت امام رازی نے تمام کمالات کو اپنے اندر موجود پایا۔[۱۹]

تصانیف منوچہر محسنی صاب نے آپ کی ۲۲ کتابوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

۱ عین الحیوۃ فی تفسیر القرآن (در ۱۲ جلد) ۲ سکینۃ الصالحین ۳ رسالہ در سلوک
۴ آداب المریدین ۵ منہاج السالکین ۶ رسالہ الغینہ
۷ صفت الادب ۸ ہدایۃ الطالبین ۹ رسالہ معرفت
۱۰ اسرار القدس[۲۰]

خلفاء آپ کے خلفاء میں حضرت بہاء الدین ولد۔ بابا کمل خجندی۔ نجم الدین رازی۔ کمال الدین گیلی۔ مسعود الدین حموی۔ شیخ مجد الدین بغدادی۔ سیف الدین باخرزی، کے نام زیادہ مشہور ہیں۔ خواجہ معین الدین اجمیری بھی آپ کی صحبت میں رہے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

وصال آپ نے ۱۰ جمادی الاول ۶۱۸ھ میں فتنہ تاتار میں چنگیزی لشکر سے مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا مزار مبارک خوارزم میں واقع ہے۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ

نام وولادت آپ کا اسم گرامی محمد، ابن عربی کنیت اور شیخِ اکبر و محی الدین القاب ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب عرب کی مشہور سخی حاتم طائی سے جا ملتا ہے آپ شب دو شنبہ بتاریخ ۱۷ رمضان المبارک ۵۶۰ھ سپانیہ کے شہر مُرسیہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی علی بن محمد حاتمی تھا[۲۱]۔

ابن عربی کی وجہ تسمیہ آپ کے والد پچاس سال تک لاولد رہے اور پیرانہ سال میں طویل سفر کر کے حضرت غوث الاعظمؒ کی خدمت میں بغداد حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ حضرتؒ نے فرمایا تمہاری قسمت میں لڑکا نہیں ہے البتہ میں اپنی سلب سے ایک بچہ تمہیں دیتا ہوں جب یہ پیدا ہو اس کا نام محمد رکھنا میں نے اپنا لقب محی الدین بھی اسے دے دیا ہے۔ وہ امتِ محمدیہ میں ایک جلیل القدر ولی اور قطب زمانہ ہوگا چونکہ حضرت غوث الاعظمؒ نے انہیں اپنا فرزند کہا تھا اس لیے ابن عربی کے نام سے مشہور ہوگئے[۲۲]

تحصیل علوم ظاہری وباطنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اس کے بعد آپ اشبیلہ تشریف لے گئے جو اس زمانہ میں علومِ اسلامیہ کا مرکز تھا لیکن جب وہاں بھی تشفی نہ ہوئی تو مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ میزان الاعتدال جلد دوم میں لکھا ہے کہ آپ نے علوم کی تکمیل ابو الحسن بن ہذیل سے کی اور حدیث کی سند بھی وہاں سے حاصل کی[۲۳] حضرت علامہ نبہانیؒ نے آپ کے تقریباً ۶۹ اساتذہ کرام کا ذکر کیا ہے جن میں سے حضرت ابن عربی نے مختلف علوم کی سندیں حاصل کیں[۲۴] آپ شام بھی تشریف لے گئے جہاں آپ کی شہرت پہلے پہنچ چکی تھی اور وہاں کے اکثر علماء و مشائخ آپ کے معتقد ہوگئے اور ملک الظاہر فرمانروائے حلب نے

marfat.com

Marfat.com

حدیث کی سند آپ ہی سے حاصل کی[۵]
حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ۔

ملک مغرب میں بادشاہ کے نزدیک آپ نہایت معزز تھے لیکن یک بیک توفیق اور جذبہ الٰہی نے آپ کو آلیا اور آپ اچانک جنگل کی طرف نکل کھڑے ہوئے آپ ایک قبر میں مدت تک رہے قبر سے نکلے تو علوم کے عجیب و غریب اسرار آپ کی زبان پر جاری تھے[۶]۔ آپ کو خرقہ خلافت ایک واسطہ سے حضرت غوث الاعظمؓ سے ملا ہے یعنی آپ نے شیخ ابو محمد یونس سے خرقہ حاصل کیا انہوں نے حضرت غوث الاعظمؓ سے دوسرا خرقہ خلافت آپ نے شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ جامع سے حاصل کیا انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام سے۔ آپ نے شیخ ابو مدین مغربی سے بھی تربیت حاصل کی۔ اور اکثر مشائخ وقت کی صحبت پائی ہے[۷]

آپ کی جامعت اور محققانہ شان

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ کو قرآن و حدیث میں بہت انہماک رہا شریعت و طریقت کے آپ پورے جامع تھے اور ظاہری شریعت کے حدور جہ پابند تھے ویسے بھی آپ ظاہری مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے اور شریعت کے بے حد احترام کرتے تھے۔

فصوص الحکم کے مقدمہ میں آپ لکھتے ہیں کہ۔

میں اللہ تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ ان لوگوں سے ہوں کہ جب وہ شریعت محمد ﷺ میں مقید کر دیئے گئے ہیں تو خود بھی مقید رہے اور دوسروں کو بھی اس میں مقید رکھا خدا انہی کے زمرہ میں میرا حشر کرے[۸]

شریعت کے مخالفین سے آپ کبھی خوشی نہ ملتے تھے۔ علامہ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ۔ آپ ان بزرگوں میں سے تھے جن کا ہمیشہ یہ مسلک رہا ہے کہ جس نے ایک لحظہ کے لئے بھی شریعت کو چھوڑا وہ ہلاک ہوگیا۔

امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ۔ ابن العربی جلیل القدر ولی اللہ تھے۔

امام سبکی کا قول ہے کہ۔ شیخ محی الدین بن عربی آیۃ مِنْ آیاتِ اللّٰہِ تھے اور اس زمانے

marfat.com
Marfat.com

کے علم وفضل کی کنجی انہی کے ہاتھ تھی۔

حضرت شیخ الشیوخ اور ابن عربی کی ملاقات

حضرت امام یافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیخ اکبر (ابن عربی) کی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے ملاقات ہوئی تو کچھ دیر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے رہے اور بظاہر گفتگو کئے بغیر علیحدہ ہو گئے بعد میں لوگوں نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ سے پوچھا کہ شیخ اکبرؒ کو کیسے پایا تو فرمایا "بحر الحقائق لا نهاية له" یعنی وہ حقایق کے ایسے سمندر ہیں کہ جس کی کوئی انتہا نہیں اور جب شیخ الشیوخ کے بارے میں شیخ اکبر سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا "رجل مملو عن فرقه الى قدمه من سنة" یعنی وہ ایک ایسے مرد ہیں جو سر تا پا سنت نبوی ﷺ اور عادات احمدی ﷺ سے بھرے ہوئے ہیں۔[19]

شیخ مکیؒ نے اپنی کتاب الجانب الغربی فی حل مشکلات الشیخ محی الدین ابن عربی میں اس طرح تحریر کیا ہے۔ شیخ الاسلام شہاب الدین عمر سہروردی صاحب عوارف المعارف چون بہ شام آمدند ملاقات شیخ ابن عربی کردند فاما میان ایشان مکالمہ و مخاطبہ واقع نشد۔ دو ساعت نجوی چنین نشستند، آنگاہ مفارقت کردند، بعد ازاں جماعتی از شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی پر سیدند کہ شیخ محی الدین ابن عربی را چون دیدی؟ شیخ سہاب الدین فرمود کہ۔

"رأيته بحراً لا ساحل له" و در روایتی آمدہ۔ "رأيته بحر الحقالق"

و از شیخ محی الدین پرسیدند کہ! شیخ شہاب الدین را چون دیدی؟ شیخ محی الدین فرمود کہ "رأية رجلاً مملواً من السنة من فرقة الى قدمه" و در روایتی آمدہ کہ! "رأية رجلاً طشتاً من ذهب مدلواً من السنة"[20]

حضرت ابن عربی کا مقام محبت

حضرت ابن عربی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اللہ تعالے نے مجھے وہ مقام محبت عطا کر رکھا ہے کہ اگر اس کا تھوڑا سا حصہ آسمانوں اور زمین پر ڈال دیا جائے تو وہ پگھل جائیں لیکن اللہ

marfat.com
Marfat.com

تعالےٰ نے مجھے اس محبت کو برداشت کرنے کی قوت دی ہے[41]

اسلاف سے ملنے کے تین طریقے امام منادی آپ کے شاگرد صدر قونوی رومی کی زبانی یہ کرامت بیان کرتے ہیں کہ

حضرت شیخ کو اللہ تعالےٰ نے یہ طاقت عطا کر رکھی تھی کہ وہ گذشتہ زمانوں کے انبیاء اولیاء کی مقدس روحوں کے ساتھ اجتماع تین طریقوں سے فرماسکتے تھے (۱) اگر چاہتے تو ان کی روح پر فتوح کو اس دنیا میں اتار کر صورتِ مثالیہ میں اس طرح متشکل فرمادیتے جو ان کی حسین عنصری صورت کے بالکل مطابق ہوتی جو دنیا میں تھی (۲) اگر چاہتے تو ان کی ارواح عالیہ کو خواب میں بلالیتے (۳) اور اگر چاہتے تو اپنی صورت کو عالم (روح) میں بدل کر ان سے مل لیتے[42]

کیفیت کشف حضرت خواجہ مہر علی شاہ گولڑوی چشتی نظامیؒ فرماتے ہیں کہ۔

حضرت الشیخؒ کا کشف اس قسم کا تھا کہ جب کسی شخص پر تین بار نظر ڈالتے تھے تو اس کا مفصل حال میثاق سے حشر تک مشاہدہ فرمالیتے تھے[43]

تصانیف آپ نے خود اپنی تصانیف کی تعداد ایک رسالہ میں ۲۵۰ بتائی ہے ان میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

۱ تفسیر کبیر: یہ صرف آیہ مبارک وَعَلَّمْنٰهُ من لَّدُنَّا عِلْمًا کی ۹۵ جلدوں میں تفسیر ہے۔

۲ تفسیر صغیر: یہ پورے قرآن مجید کی تفسیر محققانہ انداز میں ۸ جلدوں میں ہے۔

۳ الریاض الفردوسیہ ۴ الجمع والتفصل ۵ کشف المعنی۔ ۶ فتوحایت مکیہ ۷ فتوحات مدینہ ۸ فصوص الحکم ۹ مواقع النجوم، ۱۰ جذوۃ المقتبس ۱۱ قصیدہ محترات ۱۲ اسرار العلوم، فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم آپ کی معرکتہ الآرا تصانیف ہیں

خواجہ پارسا نقشبندیؒ فرماتے ہیں کہ۔

فصوص جان ہے اور فتوحات دل ہے ان حقائق و معارف کا جو شیخ اکبر نے بیان فرمائے ہیں۔[44]

marfat.com
Marfat.com

شیخ کے متعلق غلط فہمی کی وجوہات

حضرت شیخ اکبر کے متعلق بعض علماء کو غلط فہمی ہوئی ہے اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ کا کلام حال اور بلند روحانی مقامات کی پیداوار ہے اور جو حضرات اس نعمت سے بے بہرہ ہیں ظاہر ہے کہ وہ نہ ان باتوں کو سمجھ سکتے ہیں، نہ مخالفت سے باز آتے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ جس زمانے میں حضرت شیخ اکبر کی علمی ادبی اخلاقی تربیت ہوئی۔ اندلس میں سلاطین موحدین کا زور تھا۔ جنہوں نے تقلید پر پابندی لگا رکھی تھی۔ اور آزاد خیالی اور اجتہاد کا دور دورہ تھا۔ اس فضا میں شیخ نے بھی تقلید کی تمام شرائط کو روانہ رکھا جس کی وجہ سے آپ کا کلام تقلید کے عادی اصحاب کو ناگوار گزرا اور بعض حضرات ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابتدائے حال شیخؒ سے اختلاف کیا لیکن بعد میں اتفاق پر مجبور ہو گئے۔ حضرت شیخ سے اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ بعض مخالفین نے ضد میں آکر آپ کے کلام میں الحاق کو روا رکھا جیسا کہ امام غزالی شیخ عبدالوہاب شعرانی۔ امام احمد بن حنبل اور زمانہ حال میں شاہ ولی اللہؒ کے ساتھ بھی ایسا ہو چکا ہے۔[۳۵]

حضرت ابن عربیؒ کے وصال پر شیخ شہاب الدین سہروردی کا رنج والم

حضرت شیخ الشیوخؒ اپنے متوسلین کو حضرت ابن عربی کی صحبت سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن آخر میں انہوں نے وجہ بیان فرمائی جب حضرت شیخ ابن عربی کی وفات کی خبر حضرت شیخ الشیوخ کے کانوں تک پہنچی تو نہایت رنج والم ظاہر فرمایا اور فرمایا کہ قطب زمانہ نے رحلت فرمائی۔ متعلقین نے عرض کی کہ حضرت ان کی زندگی میں تو ان کی مجلس میں جانے سے منع فرمایا کرتے تھے اور اب اس قدر افسوس اور حسرت فرما رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہایت جلیل القدر شخص تھے۔ شیخ الشیوخ نے فرمایا بے شک وہ نہایت بزرگ ہستی تھی اور تم کو روکنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت شیخ نہایت بلند پرواز شخص تھے اور ان کا کلام نہایت عمیق اور اعلیٰ عروج میں تھا تمہاری عقل ان کے کلام کی گہرائیوں کو نہیں پا سکتی۔ اس لیے ان کی صحبت سے منع کرتا تھا۔ نہ یہ کہ ان کی صحبت فی نفسہٖ مضر تھی حاشا وکلا۔[۳۶]

marfat.com
Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ

امام ارباب طریقت، پیشوائے اصحاب معرفت، مستغرق در ذات ذوالجلال، ناطق بلسانِ احوال، قطب وحدت حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ ابن غیاث الدین حسن سنجری اولیائے کبار اور عارفین صاحب اسرار میں سے تھے۔ آپ کے کمالات و کرامات بے شمار ہیں، حقائق و معارف میں آپ کے کلمات بہت بلند ہیں۔ آپ حق تعالےٰ کے مقربان خاص میں سے تھے اور آپ کا شان بہت بلند اور حال نہایت قوی تھا جو شخص آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھتا تھا وحدانیت حق اور رسالت مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لے آتا تھا۔ ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں جو لوگ کفر و شرک میں مبتلا تھے آپ ان سب کو شرک کی تاریکی سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آئے[۳۷]

حالات زندگی آپ کی ولادت باسعادت یوم دو شنبہ بوقت صبح صادق بتاریخ ۱۴ رجب ۵۳۷ھ قصبہ سنجر میں ہوئی جو علاقہ خراسان میں ہے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید غیاث الدین حسن تھا نسباً آپ والد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی تھے یعنی آپ نجیب الطرفین سادات حسنی و حسینی ہیں۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ یتیم ہو گئے اور ماں باپ دونوں کا سایہ ایک ہی سال میں سر سے اٹھ گیا آپ تین بھائی تھے والد ماجد کے ورثہ سے ایک انگوروں کا باغ اور ایک پن چکی آپ کے حصہ میں آئی۔ اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی ایک مجذوب ابراہیم قندوزی نامی باغ میں تشریف لائے آپ نے انہیں تعظیم سے بٹھایا دست بوسی کی اور انگوروں کے خوشے توڑ کر آگے رکھے۔ مجذوب نے اپنی جیب سے کچھ کھلی نکالی اپنے منہ میں رکھ کر اسے چبایا اور پھر نکال کر آپ کے منہ میں رکھ دی۔ کھلی کا منہ میں اترنا تھا کہ آپ کا سینہ منور ہو گیا اور آپ کا دل دنیا سے سرد پڑ گیا۔ آپ نے باغ اور چکی کو فروخت کر ڈالا اور جو رقم وصول ہوئی اسے درویشوں میں تقسیم کر ڈالا اور طلب الٰہی میں نکل کھڑے ہوئے اول سمرقند تشریف لے گئے شیخ حسام الدین بخاری سے قرآن مجید حفظ کیا پھر علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ بخارا میں کچھ ایام بسر کئے[۳۸]

marfat.com

Marfat.com

بیعت تحصیل علوم ظاہری سے فراغت ہوئی تو نیشاپور کے قصبہ ہارون میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ سیر الاولیاء، سیر الاقطاب، روضۃ الاقطاب، مطلوب الطالبین، اخبار الاخیار، سفینۃ الاولیاء، مونس الارواح کی روایت کے مطابق آپ بیس سال خدمت شیخ میں رہے۔

سیر العارفین، گلزار ابرار، جواہر فریدی، مرآۃ الاسرار کے بیان کے مطابق آپ نے ڈھائی سال خدمتِ شیخ میں گزارے۔ ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد شیخ نے آپ کو خلافت سے نوازا۔

مشائخ سے ملاقاتیں آپ نے حضرت غوث الاعظمؓ سے بھی فیضان حاصل کیا چند ماہ شیخ نجم الدین کبریٰ کی خدمت میں گزارے۔ اور حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی کی مجالس میں بھی حاضر ہوئے اور ان سے خرقہ خلافت بھی حاصل کیا۔ بغداد میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ خواجہ سیف الدین باخرزی سے خوب محفلیں ہوئیں حضرت خواجہ اوحد الدین کرمانی۔ ابو سعید تبریزی۔ خواجہ محمود اصفہانی خواجہ ناصر الدین جو حضرت بایزید بسطامی کی اولاد سے ہیں ان سب سے ملاقات کی۔

سفرِ حرمین اپنے شیخ کے ساتھ آپ نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کی خواجہ عثمان ہارونی نے دونوں جگہ آپ کے حق میں دعا کی غیب سے ندا آئی۔

معین الدین دوست ماست، او را قبول کردم و برگزیدم۔

معین الدین ہمارا دوست ہے میں نے اسے قبول کیا اور برگزیدہ کیا۔

جب آپ روضہ اقدس ﷺ پر حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو جواب ملا وعلیکم السلام اے سمندر اور خشکی کے مشائخوں کے قطب

ورود پاک و ہند اور اشاعت اسلام جب آپ روضہ اقدس پر حاضر ہوئے تو حضور ﷺ سے آپ کو برصغیر پاک و ہند جانے کی بشارت ملی۔ بقول صاحب سیر الاقطاب حضور ﷺ نے فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے ولایت ہندوستان ہم نے تجھ کو عطا کی جا مقامِ اجمیر میں اقامت اختیار کر کہ وہاں بہت کفر پھیلا ہوا ہے۔ تیری ذات سے کفر دور ہو گا اور اسلام رونق پذیر ہو گا۔

چنانچہ آپ نے ہندوستان کا سفر اختیار کیا اور تبلیغ اسلام کرتے ہوئے لاہور تشریف لائے داتا گنج بخش" کے مزار مبارک پر چلہ کیا اس کے بعد دہلی پہنچے اور وہاں سے اپنے اصل مسکن اجمیر جا کر سکونت اختیار کی اور یہاں رشد و ہدایت کا چراغ روشن کیا یہاں پر آپ کے ساتھ ہندو جوگیوں کے مناظرے ہوئے اور جے پال جوگی جو ارض ہند کا سب سے بڑا جوگی تھا اسے خواجہ صاحب نے شکست فاش دی اور وہ مشرف بہ اسلام ہوا۔ اور حضرت خواجہ اجمیری" کی دھاک سارے ہندوستان پر بیٹھ گئی۔

صاحب سیر الاولیاء کا بیان ہے کہ

آپ کی تشریف آوری سے قبل سارے ہندوستان میں کفر و بت پرستی کا رواج تھا اور ہندوستان کا ہر سرکش انا ربکم الاعلی کا دعویٰ کرتا تھا وہ اپنے آپ کو خدائے عزوجل کا شریک ٹھہراتے تھے اور وہ سب پتھر ڈھیلے، درخت، چوپائے، گائے اور ان کے گوبر کو سجدہ کرتے تھے اور کفر کی تاریکی سے ان کے دلوں کے قفل اور بھی تاریک اور مضبوط ہو رہے تھے۔ اس آفتاب اہل یقین کے تشریف لانے سے جو حقیقت میں معین الدین تھے اس ملک کی تاریکی نورِ اسلام سے منور ہوئی۔

رسالہ احوال پیران چشت میں ہے کہ

نظر شیخ معین الدین بر ہر فاسقے کہ افتادے در زماں تائب شدے باز گرد معصیت نگشتے۔

یعنی شیخ معین الدین کی نظر جس فاسق پر پڑ جاتی وہ اسی وقت توبہ کر لیتا پھر کبھی گناہ کے قریب نہ پھٹکتا تھا۔

محبت رسول

آپ تمام عمر عشق الٰہی میں وارفتہ و بے خود رہنے کے ساتھ محبت رسول کے نشے میں بھی سرشار رہے۔ اپنے ملفوظات میں حضور ﷺ کا ذکر

marfat.com
Marfat.com

بہت ہی والہانہ انداز میں فرماتے تھے اور اکثر حدیث نبوی بیان فرما کر رونے لگتے تھے ایک جگہ ملفوظات میں فرمایا کہ افسوس ہے اس شخص پر جو قیامت کے دن آپ سے شرمندہ ہوگا وہ کہاں جائے گا۔ یہ فرما چکے تو ہائے ہائے کر کے رو پڑے۔[۱۲]

ذوقِ سماع آپ کو سماع سے بھی ذوق تھا اور محفلِ سماع میں آپ پر غیر معمولی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ ایک بار حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی کی خانقاہ میں مقیم تھے وہاں کی مجلس سماع میں قوالوں نے ان دو شعروں کو گایا۔

عاشق بہوائی دوست بے ہوش بود — و زیاد محبت خویش مدہوش بود

فردا کہ بہ حشر خلق حیراں ماند — نام تو درونِ سینہ و گوش بود

تو خواجہ صاحبؒ کئی دن تک بے ہوش رہے۔[۱۳]

تصانیف آپ نے مندرجہ ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں جو رموز معرفت اور اسرار تصوف سے مُد ہیں۔ (۱) انیس الارواح ملفوظات خواجہ عثمان ہارونیؒ (۲) حدیث المعارف (۳) رسالہ آداب دم زدن (۴) رسالہ تصوف۔ (۵) رسالہ وجودیہ (۶) کشف الاسرار (۷) گنج اسرار (۸) وصول المعراج (۹) مکاتیب یہ مکتوبات آپ نے خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے نام تحریر کیے ہیں[۱۴] (۱۰) دیوان معین

خلفاء حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ خواجہ فخر الدین فرزند ارجمند شیخ حمید الدین سوالی، خواجہ برہان الدین، خواجہ حسن خیاط، شیخ صدر الدین کرمانی، شیخ محمد ترک نارنولی، خواجہ عبداللہ بیابانیؒ، شیخ مسعود غازی، خواجہ سلیمان غازیؒ۔

وصال مبارک آپ نے ۶ رجب ۶۳۲ھ کو وصال فرمایا مزار مبارک اجمیر میں مرجع خلائق ہے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو پیشانی مبارک پر یہ لکھا تھا۔ حَبِیْبُ اللّٰہِ مَاتَ فِی حُبِّ اللّٰہِ۔

اللہ کا دوست تھا جو خدا کی محبت میں جان بحق ہوا۔[۱۵]

marfat.com

Marfat.com

حواشی

[1] مرآۃ الاسرار ص ۴۳ ج۔۲۔ [2] احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۴۔ [3] نفحات الانس مترجم ص ۶۵۵۔ش۔ب۔ [4] مرآۃ الاسرار ص ۴۷ ج۔۲۔ [5] مقالس المجالس ص ۸۴۱۔ [6] مرآۃ الاسرار ص ۵۷ ج۔۲، مقالس المجالس ص ۸۴۹۔ [7] خزینۃ الاصفیاء ص ۲۰۱ مترجم اقبال احمد فاروقی، مرآۃ الاسرار ص ۵۷، مقالس المجالس ص ۸۴۸، احوال و آثار شیخ نجم الدین کبریٰ ص ۳۴۔ [8] عبہر العاشقین کا ایک بہترین نسخہ مطبوعہ ایران راقم الحروف کے پاس محفوظ ہے۔ میری استدعا پر اس کا اردو ترجمہ محترمہ پروفیسر ڈاکٹر اشرف ظفر (صاحبہ) نے مکمل کر لیا ہے۔ [9] احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱، مرآۃ الاسرار ص ۵۴ ج۔۲، نفحات الانس ص ۶۵۶، خزینۃ الاصفیاء ص ۲۰۷۔ [10] احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۔ [11] شیخ نجم الدین کبریٰ مشمولہ ضیائے حرم ص ۵۷ از طالب ہاشمی (بابت ماہ جون ۱۹۷۷ء)۔ [12] ایضاً ص ۵۸۔

[13] مرآۃ الاسرار ص ۵۵ ج۔۲، نفحات الانس ص ۶۵۷۔ احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۴، خزینۃ الاصفیاء ص ۲۰۸۔ [14] مرآۃ الاسرار ص ۵۵ ج۔۲۔ [15] خزینۃ الاصفیاء ص ۲۰۷، نفحات الانس ص ۶۵۷، مرآۃ الاسرار ص ۵۸ ج۔۲۔ [16] نفحات الانس ص ۶۵۷، خزینۃ الاصفیاء ص ۲۰۷، مرآۃ الاسرار ص ۵۸ ج۔۲، فیضان سہروردیہ ص ۱۱۳، سفینۃ الاولیاء ص ۱۰۳۔ [17] مضمون شیخ نجم الدین کبریٰ از طالب ہاشمی۔ [18] سیر الاولیاء ص ۳۴۲ (اردو ترجمہ)۔ [19] مضمون شیخ نجم الدین کبریٰ از طالب ہاشمی، احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۴۲۔ طبقات الشافعیہ ص ۱۱۔ جلد۔۵۔ [20] احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۲۰۔ [21] روحانیت اسلام ص ۳۳۹، مضامینِ ذوقی ص ۷۰۔ [22] ایضاً و ملفوظات مہریہ ص ۹۔

[23] روحانیت اسلام ص ۳۴۰، مضامین ذوقی ص ۷۱۔ [24] جامع کرامات اولیاء ص ۵۴۹۔

[25] روحانیت اسلام ص ۳۴۰۔ [26] روحانیت اسلام ص ۳۴۰۔ [27] مرآۃ الاسرار ص ۶۵ ج۔۲۔

[28] مضامین ذوقی ص ۷۳۔ [29] مرآۃ الاسرار ص ۶۷ ج۔۲، مضامین ذوقی ص ۷۳، ملفوظات مہریہ ص ۹، نفحات الانس ص ۸۰۱، روحانیت اسلام ص ۳۴۱، شمامۃ العنبر ص ۳۰۱۔ [30] مجلہ دانش ص ۱۲۵ ۸۔۶۵ ۱۳ش اسلام آباد۔ [31] جامع کرامات اولیاء ص ۵۴۲۔ [32] ایضاً ص ۵۴۶۔ [33] ملفوظات مہریہ ص ۹۔ [34] روحانیت اسلام ص ۳۴۲۔ [35] روحانیت اسلام ص ۳۴۳۔

[36] ملفوظات مہریہ ص ۴۰، مضامین ذوقی ص ۸۳ شمائم امدادیہ ص ۳۳ امام نبہانی نے آپ کی شان میں ایک قصیدہ رقم فرمایا ہے جس کے اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) اے باد نسیم! ذرا قاسیوں شہر تک جا اور اس عظیم المرتبت عالم کو سلام کہ جو وہاں دامن کوہ میں مدفون ہے۔

(۲) اے باد صبا! میری طرف سے صالحیا میں اس سمندر کو سلام کہہ دے جس نے کائنات کو موتیوں سے بھر دیا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

(۳) وہ میرے آقا عظیم المرتبت محی الدین ہیں وہ کتنے عظیم المرتبت امام اور امین ہیں۔

[۳۷] مرآۃ الاسرار ص ۳۳۳ ج ۲۔ [۳۸] روحانیت اسلام ص ۳۲۸، سیر العارفین ص ۱، ہفت اقطاب ص ۵۴، لطائف خواجہ ص ۱۳۳، سیر الاخیار ص ۲۷۸، بزم صوفیہ ص ۴۸، مرآۃ الاسرار ص ۳۳۱ ج ۲، تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۲۱، مضامین ذوقی ص ۲۷، تاریخ مشائخ چشت۔ [۳۹] ہفت اقطاب ص ۵۴، سیر العارفین ص ۴، سیر الاخیار ص ۲۷۹۔ [۴۰] سیر الاولیاء ص ۵۴ (اردو ترجمہ)۔ [۴۱] بزم صوفیہ ص ۶۵۔ [۴۲] بزم صوفیہ ص ۸۱۔ [۴۳] شمہ از زندگی و آثار خواجہ از ڈاکٹر محمد اختر چیمہ مشمولہ مجلہ دانش ص ۲۸ ایم ۱۳ اش۔ [۴۴] طوالت کے پیش نظر مشائخ معاصرین کا تذکرہ مختصر تحریر کیا گیا ہے مفصل حالات کے لئے حاشیہ پر دی گئی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے۔

marfat.com

Marfat.com

محاسن

شیوۂ اہل نظر

ایک مرتبہ حضرت شیخ الشیوخ " سفر حج سے واپس آئے تو اہل بغداد آپ کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ ہر ایک کچھ نہ کچھ نقد یا جنس بطور نذرانہ لایا۔ ایک بڑھیا بھی آپ کی زیارت کو آئی اور چادر کے دامن سے ایک درہم کھول کر آپ کے سامنے رکھا۔ آپ نے وہ درہم اٹھا کر تمام تحائف اور نذرانوں کے اوپر رکھا۔ اس کے بعد حاضرین مجلس سے فرمایا جو جس کا دل چاہے ان تحفوں میں سے لے لے۔ ہر ایک نے جو جس کا دل چاہا لے لیا۔ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے انہیں بھی اشارہ فرمایا کہ تم بھی کچھ لے لو۔ انہوں نے اٹھ کر وہ درہم جو سب سے اوپر رکھا تھا اٹھا لیا حضرت شیخ الشیوخ نے دیکھ کر فرمایا۔ تم سب کچھ لے گئے[1]

مولانا شاہ مقصود صادق عنقا نے اپنی مثنوی مزامیر حق و گلزار امید میں اس واقعہ کو اس طرح نظم کیا ہے[2]

چونکہ باز آمد شہاب الدین زحج — قبض دلہا یافت مفتاح فرج

باصفا و صدق خلق از خاص و عام — بر حرم راندند از بیت الحرام

ہر کسی برپای آن نور ظہور — سیم و زر افشاند با عذر قصور

پیر زالی زان میان ازرہ رسید — یک درم بنہاد نزد آن فرید

پس شہاب الدین بہ جمع حاضراں — گفت اینان پر ستہانید از میاں

سفرہ گردہ و جود عمیم — مستحق را میرھاند دل‌ا :بشم

marfat.com
Marfat.com

مرفقیر سہروردی زین حل وعقد — آنچہ در قلب آمدش ہمود نقد
پس جلال الدین تبریزی حق — درہم آن زال بگرفت از طبق
حضرت شیخ شہاب الدین راچو دید — گفت بردی فیض کلی ای وحید
چونکہ آں مستورہ اندر بذل جود — نقد خود وقف فقیران کردہ بود
نزد عارف بذل گوہر یا خزف — گر بصدق دل بود دارد شرف

چونکہ صدق مطلق آمد اوستاد
سالک حق را بود نیست مراد

مستغرق جمال لایزال حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی نے چالیس سال تک آنکھ بند رکھی تاکہ لوگوں کے عیوب نہ دیکھ سکیں اگر اتفاقاً دیکھ لیں تو پردہ پوشی کریں اور کسی سے نہ کہیں آپ مشاہدہ حق میں اس قدر مستغرق رہتے تھے کہ دوسروں پر آپ کی نظر ہی نہ پڑتی تھی ہر وقت جمال یار میں محو رہتے تھے۔[۳]

تعظیم سادات حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی نظامیؒ[۴] بحوالہ سفینۃ الاخیار فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک علوی نشے کی حالت میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی مجلس میں چلا آیا آپ نے اٹھ کر اس کا ادب کیا اور بڑی تعظیم واحترام سے ملے، حلقہ نشینوں نے کہا حضرت یہ تو فاسق ہے۔ آپ نے فرمایا۔

خدا نے اسے شرف وبزرگ عطا کی ہے۔[۵]

بنی نوع کی خیر خواہی حضرت شیخ الشیوخؒ کی ہر وقت بنی نوع کی خیر خواہی اور ان کی فوز وفلاح کی فکر دامن گیر رہتی تھی۔

حضرت شیخ سعدی شیرازی سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ ایک رات حضرت شیخ الشیوخ عشق ومحبت میں مستغرق ہوکر بارگاہ الٰہی میں یہ مناجات رو رو کر عرض کر رہے تھے۔

چہ بودے کہ دوزخ زمن پُر شدے — مگر دیگراں را رہائی شدے

اے اللہ تعالےٰ کیا اچھا ہو اگر تو دوزخ کو مجھ سے بھر دیتا مگر دوسروں کو رہا کر دیتا۔[۶]

marfat.com
Marfat.com

اعتدال پسندی آپ نے دو آدمیوں کو جھگڑتے ہوئے دیکھا ایک کہہ رہا تھا کہ حضرت غوث الاعظم کو مردہ زندہ کرنے کی طاقت ہے دوسرا انکار کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم دونوں سچ کہتے ہو۔ انہوں نے حیران ہو کر پوچھا وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا اگر میں کہوں کہ اگر گندھک کپڑے پر رکھی جائے تو کپڑا جل جائے گا کیا میں درست کہوں گا۔ انہوں نے کہا نہیں گندھک سے کپڑا نہیں جلتا۔ آپ نے فرمایا اگر میں کہوں کہ گندھک کے تیزاب سے کپڑا جل جاتا ہے تو کیا سچ ہو گا انہوں نے کہا ہاں سچ ہو گا کیونکہ گندھک کے تیزاب سے کپڑا جل جاتا ہے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک سادہ گندھک کی مثال بیان کر رہا ہے اور دوسرا گندھک کے تیزاب کی، دونوں میں کوئی اختلاف نہیں یہ سن کر دونوں راضی ہو گئے[7]

حضرت شیخ الشیوخ" کے صحیفہ کمال میں جود و سخا کی اعلیٰ مثالیں ملتی ہیں۔

جود و سخا آپ کے پاس ہزاروں نذرانے آتے لیکن آپ سب غربا و مساکین میں تقسیم کر دیتے۔ سالکین کی کثیر تعداد آپ کی خانقاہ میں موجود رہتی جن کے قیام و طعام کا سارا انتظام آپ خود فرماتے۔

جب آپ سفارتی سلسلہ میں کسی ملک میں جاتے تو وہاں کے سلاطین آپ کو کثیر نذرانے پیش کرتے لیکن آپ یہ سب نذرانے فوراً فقراء مستحقین میں تقسیم فرما دیتے۔ جب آپ روم میں سفارتی سلسلہ میں گئے تو واپسی پر سلطان نے آپ کو ایک لاکھ زر نقد پانچ ہزار دینار سلطانی اور پانچ سو مثقال طلائی مغروب نذرانے کے طور پر پیش کیے[8] لیکن یہ ساری رقم فقراء مساکین میں بانٹ دی گئی۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر" فرماتے ہیں کہ۔ جب میں بغداد شریف پہنچا تو میں نے حضرت شیخ الشیوخ کی زیارت کی اور آپ سے کئی روز تک فیضان حاصل کرتا رہا اس عرصہ میں کوئی دن ایسا نہ تھا کہ آپ کی خانقاہ میں دس بارہ ہزار دینار سے کم فتوح آتی ہو آپ اسی روز سب کچھ راہِ خدا میں صرف کر دیتے اور ایک حبہ بھی اپنے پاس نہ رکھتے اور فرماتے اگر میں ایک حبہ بھی اپنے پاس رکھوں تو مجھے درویش نہ کہیں گے بلکہ کہیں گے کہ یہ درویش مالدار ہے[9]

marfat.com

Marfat.com

صاحب اسرار الاولیاء کا بیان ہے کہ

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی خانقاہ میں کوئی درویش نہ آتا تو آپ فرماتے آج مجھ سے یہ نعمت لے لی گئی ہے کہ کوئی درویش نہ آیا۔ آپ کی خانقاہ میں جو درویش آتا کھائے پیئے بغیر نہ جاتا[10]

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو جب کوئی فتوح آتی آپ اسے فوراً تقسیم کر دیتے اور فرماتے کہ آج ہم سے یہ بلا لے لی گئی ہے اور ہمیں عاقبت میں مشغول کیا گیا ہے[11]

آپ کے جود و سخا کی اس سے بڑی مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت آپ کے پاس صرف چھ درہم موجود تھے جس سے آپ کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کیا گیا[12]

اوصافِ مرید

حضرت قطب الدین حیدرؒ کا ایک مرید حضرت شیخ الشیوخؒ کی خانقاہ میں پہنچا۔ اس وقت وہ بہت بھوکا تھا۔ اپنے شیخ کی طرف منہ کر کے عرض کیا شیأ للہ، حضرت شیخ الشیوخ کو اس کا علم ہو گیا اور خادم کو حکم دیا کہ اس کو کھانا کھلاؤ۔ جب وہ کھانا کھا چکا تو اپنے شیخ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا شکر اللہ یا قطب الدین حیدر آپ نے ہمیں کسی جگہ بھی ترک نہیں کیا۔ جب وہ خادم حضرت شیخ الشیوخؒ کی خدمت میں گیا۔ تو آپ نے پوچھا وہ آدمی کیسا ہے؟ خادم نے عرض کی کہ عجیب آدمی ہے کھاتا آپ کا ہے اور شکریہ قطب الدین حیدر کا ادا کرتا ہے۔ حضرت شیخ الشیوخ نے فرمایا کہ مریدی اسی سے سیکھنی چاہئے کہ جہاں سے ملتا ہے اس کو اپنے شیخ کا فیضان سمجھتا ہے خواہ وہ نعمت ظاہری ہو یا باطنی[13]

دست بوسی

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت بہاء الدین زکریاؒ بخارا میں علماء کے پاس تھے۔ دست بوسی کے بارے میں گفتگو ہونے لگی تو حضرت شیخ بہاء الدین زکریا نے فرمایا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی یہ رسم تھی کہ جہاں کہیں مجلس یا جماعت میں ہوتے جب تک

marfat.com

Marfat.com

لوگ آپ کے ہاتھ کو بوسہ نہ دے لیتے۔ آپ وہاں سے آگے نہ بڑھتے اور دعاء خیر فرماتے جب لوگ آپ کی دست بوسی سے فارغ ہو جاتے تو نیکی و فلاح کے لئے ایک دوسرے کے ہاتھ کو بوسہ دیتے [14]

گریۂ عارف حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب محبت میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی سے پوچھا گیا کہ عارف کو گریہ کیوں ہوتا ہے۔ فرمایا اس واسطے کہ وہ ابھی راہ میں ہوتا ہے جب حقائق و وصال اسے حاصل ہو جاتا ہے تو گریہ ختم ہو جاتا ہے [15]

ترک دنیاء کی ممانعت آپ ترک دنیا کے سخت مخالف تھے آپ کا فرمان ہے کہ دنیا چھوڑ کر نہیں دنیا کے اندر رہ کر طاعت و عشق کا مظاہرہ کرو۔ اللہ تعالےٰ کی عطا کردہ ہر نعمت سے فائدہ اٹھاؤ مگر اس کے ذکر و فکر سے غافل مت ہو۔

خود آپ کے سلاطین وقت و امراء کے ساتھ تعلقات تھے اور سارا دن مخلوقِ خدا حاجت براری کے لئے آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوتی لیکن آپ کے ذکر و فکر میں کوئی روکاوٹ پیدا نہ ہوتی۔ گویا آپ کی زندگی اس شعر کی عملی تفسیر تھی۔

ادھر مخلوق میں شامل اُدھر اللہ سے شاغل
کمال اُس برزخِ کبریٰ میں تھا حرفِ مشدد کا

آپ کی مقبول ترین دعا حضرت شیخ الشیوخ بکثرت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اللّٰھم بَصِرنَا بِعُیوبِ اَنفُسنا لَتُنظِرَ عُیوبنَا وَلَا تکلنَا علٰی اَنفُسنَا طرفَةَ عَینٍ وَانصرنَا علےٰ آعدآئنَا وَلَا نَفضحنَا یُومَ القِیامَةِ اِنکَ لَا تُخلِفُ المِعیاد۔ [16]

مردانِ غیب کا مُہرہ فوائد الفواید میں تحریر ہے کہ حضرت شیخ الشیوخؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے عہد میں ایک نوجوان تھا اس کو قزوینی کہتے تھے اس کے گھر میں مردانِ غیب جمع ہوتے تھے اور ایک شخص مردان غیب سے امامت کرتا تھا اور قرآن مجید بلند آواز سے پڑھتا تھا مگر مقتدیوں کی نظر سے پوشیدہ۔ مقتدی اسے نہیں دیکھ سکتے تھے البتہ قزوینی کو دیکھائی دیتے تھے ان مردانِ غیب نے قزوینی کی

marfat.com
Marfat.com

معرفت ایک مہرہ میرے پاس بھیجا جواب تک میرے پاس ہے[17]

چار تکبیروں کی حقیقت ایک مرتبہ ایک خرقہ پوش درویش آپ کی خدمت میں آیا اور سلام کر کے بلند آواز سے تکبیر کہی آپ کو یہ بے موقع تکبیر پسند نہ آئی تو آپ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام بھی حاضر خدمت تھے۔ حضور علیہ السلام نے اصحاب کی طرف منہ کر کے فرمایا مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن چوتھائی بہشت تمہیں ملے گی اور باقی تین چوتھائی باقی اُمتوں کو حضرت ابوبکر صدیق کھڑے ہوئے اور باقی اصحاب نے بیٹھے بیٹھے ہی اللہ اکبر کہا تا کہ نعمت زیادہ ہو دوسری مرتبہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تیسرا حصہ بہشت کا تمہیں ملے گا یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق اٹھے اور باقی اصحاب کے ساتھ ملکر تکبیر کہی تا کہ نعمت زیادہ ہو۔ تیسری مرتبہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ نصف جنت تمہیں ملے گی اور باقی نصف دوسری امتوں کو یہ سن کر حضرت عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اٹھے اور صحابہ کرام نے ان کے ساتھ مل کر اللہ اکبر کہا تا کہ نعمت زیادہ ہو اور نعمت کا شکر بجالائیں چوتھی مرتبہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بہشت میں سب سے پہلے میری امت داخل ہوگی اور بعد میں دیگر اُمتیں۔ اس وقت تمام اصحاب نے اٹھ کر تکبیر کہی اور شکر بجالائے۔ بعد ازاں حضرت شیخ الشیوخؒ نے فرمایا۔ فقیر لوگ جو چار تکبیریں کہتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے پس ہر موقع پر تکبیر نہیں کہنی چاہئے[18]

کسے خبر کہ جنوں بھی ہے صاحب ادراک حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نفحات الانس میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

جب شیخ شہاب الدین سہروردی (خلیفہ بغداد) کے سفیر بن کر دمشق آئے تو انہوں نے اپنے مریدوں سے فرمایا کہ ہم شیخ علی کردی کی زیارت کو جا رہے ہیں۔ لوگوں نے کہا وہ تو ایک ایسا شخص ہے جو ہر وقت ننگا رہتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا (آپ اس سے مل کر کیا کریں گے) شیخ نے کہا میں ان سے ضرور ملوں گا چنانچہ ملاقات کو چلے جب شیخ علی کردی کی قیام گاہ پر پہنچے تو سواری سے نیچے اتر آئے۔ جب شیخ علی

marfat.com

Marfat.com

نے دیکھا کہ شیخ شہاب الدین قریب آگئے ہیں تو فوراً اپنا ستر ڈھانپ لیا۔ شیخ نے ان سے کہا کہ تمہاری یہ حالت ہم کو ملاقات سے نہیں روک سکتی، آج تو ہم تمہارے مہمان ہیں پھر نزدیک آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اسی وقت کچھ مزدور آگئے (ان کے پاس کچھ کھانا تھا) شیخ علی کردی نے ان سے کہا کہ تم یہ کھانا شیخ کے سامنے رکھ دو آج یہ ہمارے مہمان ہیں، شیخ نے کھانا کھایا اور ان کی بزرگی کا اعتراف کیا۔[19]

اَنتَ مِن المُقَرَّبِينَ يَا سُهروردى

حضرت خواجہ سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی چشتی نظامی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ

ایک مرتبہ حضرت شیخ شہاب الدین کو سفرِ حج کا اتفاق ہوا آپ کے ہمراہ بارہ ہزار آدمی تھے جن میں اکثر علماء و فقہاء تھے ایک دن آپ اپنے متعلقین کے ہمراہ حرم شریف کا طواف کر رہے تھے آپ کے دل میں خطرہ گذرا، الٰہی تو نے اتنی مخلوق میرے پیچھے کر دی۔ واللہ اعلم میں تیری بارگاہ کے مقربین سے ہوں یا مطرودین (راندگان) سے۔ آپ کے پیچھے ابن فارضؒ کی[20] تھے۔ انہوں نے فرمایا اَنتَ مِن المُقَرَّبِينَ يَا سُهروردى وَاخلَعُ مَا عَلَيكَ۔

یعنی اے سہروردی تو مقربین سے ہے۔ جو کچھ اپنے اوپر رکھتا ہے اتار دے۔

حضرت شیخ الشیوخ نے جان لیا کہ نہایت بلند مرتبہ مرد ہے کہ جس نے میرے خطرہ پر اطلاع پائی طواف کے بعد آپ نے ان سے ملاقات فرمائی۔[21]

marfat.com

Marfat.com

حواشی

[1] فوائد الفواد ص ۲۹۳، سیر العارفین ص ۲۲۰، اخبار الاخیار، ص ۱۰۳، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۳ ج ۲۔
[2] حوالہ احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۱۶۔ [3] راحت القلوب ص ۲۱۰، فوائد الفواد ص ۲۹۵، مرآۃ الاسرار ص ۶۳ ج ۲۔ [4] خواجہ شمس الدین سیالوی حضرت شاہ سلیمان تونسوی کے اکمل خلفاء میں سے تھے مروٹ شریف، جلالپور شریف گولڑہ شریف کی خانقاہیں آپ کے فیضان روحانی کا نتیجہ ہیں آپ نے ۲۱ صفر ۱۳۰۰ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک سیال شریف ضلع سرگودھا میں واقع ہے۔ [5] مرات العاشقین۔ [6] تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۲۲۰۔ [7] مفتاح المجالس ص ۲۸۸۔ [8] سلوک نامہ۔ [9] راحت القلوب ص ۸، بزم صوفیہ ص ۱۵۳، مرآۃ الاسرار ص ۹۳ ج ۲، سیر الاخیار ص ۱۷۳۔ [10] اسرار الاولیاء (اردو ترجمہ)۔ [11] فوائد الفواد ص ۲۹۶۔ [12] فوائد الفواد ص ۲۹۶، سیر الاخیار ص ۱۷۳، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۳۶۔ [13] مفتاح المجالس ص ۹۶۳، نور الاخیار، تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ۔ [14] خلاصۃ العارفین ص ۱۳۲ (فارسی)، انوار غوثیہ۔ [15] افضل الفوائد ص ۳۵۔ [16] فوائد الجواہر ص ۳۹۲۔ [17] فوائد الفواد ص ۵۷۔ [18] فوائد السالکین (اردو ترجمہ)، خزانہ جلالیہ ص ۳۹۱۔ [19] نفحات الانس ص ۸۴۱۔ [20] آپ کی کنیت ابو حفص لقب شرف الدین اور اسم گرامی عمر ابن فارض الحموی ہے۔ قبیلہ بنی سعد سے تعلق رکھتے تھے یہ قبیلہ حضرت حلیمہ سعدیہ کا تھا آپ مصر میں پیدا ہوئے۔ مصر میں آپ کی روحانی شہرت نے عروج حاصل کیا ہزاروں طالبان حق رسیدہ ہوئے آپ کا ایک دیوان عربی اشعار و قصائد پر مشتمل ہے آپ کا ایک مشہور قصیدہ تائیہ ہے جس کے سات سو پچاس اشعار ہیں۔ اور یہ قصیدہ مشائخ کرام میں بہت مقبول ہوا اس کی بہت سی شرحیں بھی لکھی گئی ہیں۔ شیخ ابن فارض فرماتے ہیں کہ جب میں قصیدہ تائیہ کی نظم سے فارغ ہوا تو حضور ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر تم نے قصیدے کو کس نام سے موسوم کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کا نام لوائح جنان و روائح الجنان رکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کا نام نظم السلوک رکھو۔ تب میں نے اس کا نام نظم السلوک رکھا۔ آپ نے ۸ جمادی الاول ۶۳۲ھ میں وصال فرمایا۔ [21] ملفوظات مہریہ ص ۳۲۔

marfat.com
Marfat.com

کشف و کرامات

زُر حَضرۃ السُّہروَردِیَ اَلفتٰی عُمراً
فَاِنَّ مَنْ زَارہَ بالفیضَ قَد غُمراً

تَرَی العُوارِفَ تُبدَوُ مِن مُعارِفہٖ
فَمالَھا اَحَدٌ فِی الکَونِ قَدْ نَکَراً

جواں سال حضرت سہروردی کی زیارت کر
پس جس نے ان کی زیارت کی وہ فیوض سے سرشار ہوا

ان کے حالات سے تو بے شمار خوارق دیکھتا ہے
کہ عالمِ کائنات میں کسی کو گنجائش انکار نہیں ہے۔

(خواجہ ابوالفیض سید قلندر علی سہروردیؒ)

marfat.com
Marfat.com

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء صاحبِ طبقات ناصری مولانا سراج منہاج تحریر فرماتے ہیں کہ شمس الدین ترک نوجوان تھا۔ جب یہ گرفتار ہوا تو خواجہ جمال الدین نے خرید لیا اور اسے تجارت کی غرض سے بغداد لے گیا خواجہ جمال تاجر ایک سرائے میں ٹھہرے اور آپ کو کھانا لینے بازار بھیجا۔ اس وقت سلطان شمس الدین کی عمر پندرہ سال تھی اور بہت خوبصورت اور نیک سیرت تھا۔ اچانک حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خانقاہ کے سامنے سے گزرا۔ اس کی نظر حضرت شیخ الشیوخ کے چہرہ اقدس پر پڑی تو خانقاہ کے اندر آگیا۔ اس وقت حضرت شیخ الشیوخ" کی خدمت میں حضرت اوحد الدین کرمانی بھی حاضر تھے چنانچہ سلطان شمس الدین کے پاس جو رقم تھی حضرت شیخ الشیوخ کے سامنے رکھ دی۔ اور دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ شیخ الشیوخ نے فاتحہ پڑھ کر یہ الفاظ اپنی زبان حق ترجمان سے ادا فرمائے۔ کہ میں اس نوجوان کے چہرے پر سلطنت کے روشن انوار دیکھ رہا ہوں اور یہ تخت نشین ہوگا۔

شیخ اوحد کرمانی نے فرمایا کہ آپ کی برکت سے دنیاوی سلطنت میں اس کا دین بھی سلامت رہے گا۔ چنانچہ آپ کی پیشن گوئی حرف بحرف پوری ہوئی شمس الدین التمش نہ صرف ظاہری تخت و تاج کا مالک بنا بلکہ زہد و تقویٰ۔ عبادت و ریاضت میں بھی یگانہ روزگار تھا۔ جب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا انتقال ہوا تو آپ کی نماز جنازہ اس درویش صفت بادشاہ نے پڑھائی۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ فرماتے ہیں کہ سلطان شمس الدین التمش حضرت شیخ الشیوخ کا منظورِ نظر تھا۔

عہد فاروق از جمالش تازہ شد حضرت خواجہ بندہ نواز گیسوئے درازؒ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے زمانے میں دریائے دجلہ میں شور و تلاطم پیدا ہوگیا۔ اس طوفان میں بہت سے لوگ غرق بے شمار لوگ خانہ برباد اور بہت سی بستیاں ویران ہوگئیں۔ لوگوں

marfat.com

Marfat.com

نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے فریاد کی۔ شیخ نے اپنے خادم کو بلا کر کہا دُرّہ لے جاؤ اور دجلہ کے سر پر مارو اور کہو یہ عدل عمر سہروردی اپنی اصلی حالت پر لوٹ جا۔ وہ حسب الحکم گیا۔ اور اس کرامت کا مشاہدہ کرنے کے لئے ایک عالم ساتھ ہو گیا۔ خادم نے جیسے ہی دُرّہ مار کر یہ جملہ کہا۔ دجلہ پیچھے ہٹ گیا اور اپنی جگہ جا کر پُر سکون ہو گیا۔

یہ واقعہ خواجہ ابو اللیث ثمر قندی کو معلوم ہوا تو انہوں نے ثمر قند سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو اس مضمون کا خط لکھا! کہ مردانِ خدا نے کرامات کو پوشیدہ رکھا ہے یہ ظاہر کرنا کیا معنی رکھتا ہے شیخ نے خط پڑھ کر ایک طرف رکھ دیا اور فرمایا اس بات کو یہ عام آدمی کیا سمجھے گا۔

بوئے یار می آید

حضرت شیخ نجیب الدین برغش شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن چند اصحاب کی جماعت کے ساتھ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں بیٹھا تھا حضرت شیخ الشیوخ نے فرمایا یاروں میں سے کوئی خانقاہ کے باہر جائے اور ایک مسافر شخص جو باہر موجود ہے اس کو اندر لائے کیونکہ مجھے اس سے محبت کی خوشبو آ رہی ہے۔ ایک شخص گیا وہاں کسی کو نہ پایا۔ حضرت شیخ الشیوخ نے دوبارہ غصہ سے فرمایا جاؤ مل جائے گا۔ دوبارہ گیا تو حبشی کو دیکھا جس پر مسافرت کے آثار تھے اس کو اندر لے آیا اس نے ارادہ کیا کہ جوتیوں میں بیٹھ جائے حضرت شیخ الشیوخؒ نے فرمایا اے شیخ محمد نزدیک آؤ تم سے محبت کی خوشبو آ رہی ہے وہ آگے بڑھا اور شیخ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ حضرت نے اس سے رازدارانہ باتیں کیں اس حبشی نے شیخ کی ران کو بوسہ دیا۔

کشفِ قلوب

حضرت شیخ الشیوخؒ کے خلیفہ شیخ نجم الدین تفلیسیؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ الشیوخؒ کے پاس چلہ میں تھا میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اور جواہرات کے ڈھیر آپ کے سامنے لگے ہوئے ہیں۔ پہاڑ کے نیچے خلقت کا ہجوم ہے۔ لوگ آپ سے مانگ رہے ہیں۔ اور آپ خوب جواہرات لٹا رہے ہیں۔ تاہم اس قدر تقسیم کرنے کے باوجود بھی

marfat.com
Marfat.com

ختم نہیں ہوتے۔ جب میں مراقبہ سے فارغ ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چاہتا تھا کہ واقعہ عرض کروں۔ ہنوز زبان تکلم سے آشنا نہ ہوئی تھی کہ۔

حضرت شیخ الشیوخ نے تو خود فرمایا کہ۔

جو کچھ تم نے دیکھا سو درست دیکھا یہ سب برکات و تجلیات حضرت غوث الاعظم کی ہیں۔

تین گھنٹے میں ختم قرآن صاحب تاریخ گزیدہ حمد اللہ حوفی کے قول۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی دو رکعت نماز میں قرآن مجید ختم کر لیتے تھے۔ چنانچہ خلیفہ الناصر الدین نے چاہا کہ ان کے ختم قرآن کی آزمائش کرے۔ بہت سے قاری جمع کئے گئے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے قرأت کی جملہ شرائط کے ساتھ تین گھنٹے میں قرآن مجید ختم کر لیا۔

تصرف باطنی حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں ایک مرید نے عرض کی کہ جناب پیر کا مرید پر اور مرید کا پیر پر کیا حق ہے آپ یہ سن کر خاموش ہو رہے پھر چند روز کے بعد اس نے یہی سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ترک دولت اور تعلق اور اس نے تعمیل ارشاد کی، شیخ نے شاہ روم کو خط لکھ کر مع ایک مصلا بطور ہدیہ اس مرید کو دیا اور فرمایا یہ لے کر بادشاہ کے پاس جاؤ فی الفور روانہ ہو گیا اور یہ خیال تاخیر حکم جوتا بھی نہ پہن سکا اور نہ زن و فرزند کو رخصت کرنے کیلئے گھر تک گیا۔ چند روز کے بعد روم پہنچا محلات شاہی کے پاس جا کر حضرت سہروردیؒ کے خط کی اطلاع دی بادشاہ نے اسی وقت دربار میں بلایا اور خود مصلیٰ سے اٹھ کر نامہ گرامی پڑھا اور اس قاصد کو تین دن تک عمدہ مکان میں مہمان رکھا اور مہمان نوازی اور ہر وقت حوائج ضروری کرتا رہا، پھر رخصت کیا اور ایک وقت سب کچھ خیمہ و خوردونوش اور ایک کنیز کو ترکیہ شیخ کی خدمت کیلئے اس کے ہمراہ بھیجی اور زر و جواہر بھی دئے گیا جب یہ واپس ہوا چونکہ مرید بھی خوبصورت تھا اور کنیز بھی نوجوان اور حسین تھی۔ راستے میں اس لونڈی نے بتقاضائے محبت چند بار نظر کر کے اس مرید کو دیکھا

marfat.com

Marfat.com

اُس نے اس کی طرف ہم آغوشی کو ہاتھ بڑھایا۔ ہنوز اس کے بدن تک ہاتھ نہ پہنچا تھا کہ حضرت شیخ الشیوخ" عالم مثالی میں انگشت حیرت منہ میں لئے سامنے آئے۔ مرید نے یہ دیکھ کر ہاتھ سمیٹ لیا اور شرمندگی سے بے خود ہو گیا اور شہوت بالکل جاتی رہی۔ جب حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت شیخ نے سب سے پہلے فرمایا کہ پیر کا مرید پر حق وہ تھا جو جاتے وقت تو بجا لایا کہ جوتی بھی نہ پہنی اور نہ زن و فرزند کو رخصت کیا کہ فرمانِ شیخ میں تاخیر نہ ہو جائے۔ اسی وقت چل پڑا سو یہ حق پیر کا مرید پر تھا۔ اور مرید کا پیر پر وہ حق تھا جو تو نے راستہ میں مشاہدہ کیا مرید یہ سُن کر شرمندہ اور سرنگوں ہو گیا۔[1]

کشفِ رویا

حضرت شیخ نجیب الدین علی بن بزغش شیرازی نے عالم جوانی میں[2] ایک خواب دیکھا کہ شیخ کبیر کے روضہ میں سات بزرگ برآمد ہوئے اور سب سے آگے والے بزرگ نے سب سے آخری بزرگ میں ان کا ہاتھ دے دیا۔ شیخ ابراہیم مجذوب نے اس کی تعبیر یوں دی کہ سب سے آخری بزرگ تمہارے ہونے والے مرشد ہیں ان کی تلاش کرو۔ جب مکہ معظمہ میں شیخ نجیب الدین کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے پہچان لیا کہ خواب میں نظر آنے والے یہی بزرگ ہیں۔ حضرت شیخ الشیوخ نے ان کو دیکھتے ہی سارا خواب کا واقعہ من و عن بیان کر دیا اور ان کی بیعت قبول فرمائی۔[3]

سلطان التارکین مخدوم حمید الدین حاکم شیخ الشیوخ کے حضور

جب سلطان التارکین مخدوم حمید الدین حاکم نے کیچ مکران کی بادشاہی چھوڑ کر راہ فقر میں قدم رکھا تو لاہور میں سید احمد توختہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کافی عرصہ ان سے مستفیض ہوئے۔ جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے آپ کو بلا کر فرمایا۔

فرزندِ حمید! تیرا بقیہ نصیب خاندان سہروردیہ میں ہے۔ اس خاندان عالی شان میں اپنا دُر مقصود تلاش کر۔

ان کے وصال کے بعد سلطان التارکین سلسلہ سہروردیہ کے بانی حضرت شیخ

marfat.com
Marfat.com

شہاب الدین سہروردی کی خدمت میں بغداد روانہ ہوئے کئی روز کی مسافت کے بعد جب بغداد کے مضافات میں قدم رکھا تو غلبہ ء شوق نے بحرِ شہود میں ایسے غرق کیا کہ تین شبانہ روز تن بدن کا ہوش نہ رہا۔

حضرت شیخ الشیوخ کو کشف کے ذریعہ آپ کی آمد کا علم ہو گیا۔ خادم بھیج کر آپ کو طلب فرمایا۔ آپ نے خدمت اقدس میں پہنچتے ہی سر قدموں پر رکھا اور عرض کی۔

اے سر حلقہ اولیاء کرام! یہ سوختہ عاشقِ عشق اور مبتلائے ہجران محبوب مطلق سید السادات کے حکم سے اس بارگاہ میں حاضر ہوا ہے۔ حیات ناپیدار کا کچھ اعتبار نہیں ممکن ہے کہ پھر فرصت نہ ہو اور غنچہ ء مراد ناشگفتہ رہ جائے اس لئے بلا تامل بیعت سے سرفراز فرمائیں تاکہ اس کریم کی نعمت سے بے بہرہ نہ رہوں۔ حضرت شیخ الشیوخ نے آپ کی پیٹھ پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا! اے تشنہ کام! ابھی تیرے پیر بیعت نے عرصہ عدم سے ساحتِ وجود میں قدم نہیں رکھا ہے چند دن اور انتظار کر۔

سلطان التارکین نے بدل مجروح و دیدہ مطروح دوبارہ سر نیاز پاؤں پر رکھ کر عرض کی۔ جو طبیب مرض کو پہچانتا ہے وہ دوا بھی جانتا ہے۔ اس لیے امیدوار ہوں کہ حضور اس شیر بیشہ ولایت کے اسم گرامی سے بھی آگاہ فرمائیں گے تاکہ اس کی تلاش میں مدد مل سکے۔

حضرت شیخ الشیوخ نے فرمایا! فرزندم بہاء الدین زکریا ملتانی کے پوتے رکن الدین تمہارے مرشد ہوں گے۔ حضرت مخدوم حمید الدین حاکمؒ اس بشارت سے بہت خوش ہوئے اور عرض کی کہ یہ مبتلائے درد اشتیاق سرگردان وادی فراق اس بزرگ کے زاویوم میں گوشہ نشین رہنے کا آرزو مند ہے تاکہ خاطر بیقرار کو تسکین حاصل رہے۔ حضرت شیخ الشیوخ نے آپ کی درخواست کو منظور فرمایا اور مصلی خاص تبرک کے طور پر مرحمت کر کے رخصت فرمایا۔[1]

صاحب مرآۃ الاسرار پر نگاہِ لطف صاحب مرآۃ الاسرار شیخ عبد الرحمٰن چشتی (المتوفی ۱۰۹۴ھ) تحریر کرتے ہیں کہ آپ کے کمالات

marfat.com

Marfat.com

وکرامات دائرہ تحریر سے باہر ہیں اور مستزادبریں کمالات ہر روز ترقی پر ہیں یہ فقیر کاتب الحروف ابتدائے سلوک میں ریاضت وشاقہ کرتا تھااور ہر سلسلہ کے اشغال کیا کرتا تھااور حق تعالےٰ سے اسی سلسلہ کے بانی کے وسیلہ سے امداد معنوی طلب کرتا تھا، ایک روز نماز تہجد کے بعد مسجد میں مشغول تھا کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے عالم معاملہ میں کمالِ ذرہ نوازی سے اکتالیس اسمائے اعظم باترتیب تلقین فرمائے۔ ان میں سے اسم یَا دائم" بلا فناءٍ و لا زوالَ لِمُلْکِہٖ وبقَائِہٖ یا دائم یَا مَوکل۔ اس فقیر کو عنایت فرمائے۔جب میں نے سجدہ سے سر اٹھایا تو بیداری میں بھی میں نے ایک خوبصورت جوان صاحب جمال اپنے سامنے کھڑا پایا۔اُس نے مجھ سے کہا کہ میں دردائیل مؤکل اسم یادائم ہوں حضرت شیخ الشیوخ" نے تمہارے بھیجا ہے۔بندہ آپ کی ولایت کا تصرف دیکھ کر حیران رہ گیااور آپ کا پہلے سے زیادہ گرویدہ ہو گیا[1]

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] سیر العارفین ص ۱۵۷، فوائد الفواد ص ۳۳۶۔ [2] جوامع الکلم ص ۲۶۸-۲۶۹ عہد فاروقی میں ایک دفعہ زمین میں زلزلہ پیدا ہوا حضرت عمر فاروقؓ اٹھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور زمین پر کوڑا مار کر فرمایا تھم جا۔ کیا عمر تیری سطح پر عدل نہیں کرتا؟ زمین فوراً تھم گئی (جامع الکرامات اولیاء ص ۴۵۱)۔ [3] حیات صوفیہ ص ۲۳۰۔ [4] مخزن الاسرار ص ۱۶۰، قلاید الجواہر ص ۳۹۱، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۴۱-۴۲، تذکرہ حضرت سخی سرور ص ۸۶۔ [5] مجلہ دانش ص ۱۷۶ (عشق بہ جلال و آثار کمال)۔
[6] خیر المجالس ص ۲۷۲۔ [7] نفحات الانس ص ۱۵۷ مترجم شمس بریلوی۔
[8] حضرت امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں حدیث قدسی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ نیکیوں پر مداومت کرتا ہے تو اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے جس کے بارے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ میں اس کی آنکھ کان، زبان، ہاتھ، پاؤں بن جاتا ہوں۔ جب اللہ تعالےٰ کا نور اس ولی کے کان بن جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی آوازوں کو یکساں سنتا ہے جب یہی نور اسکی آنکھ بن جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کو یکساں دیکھتا ہے۔ اور جب یہی نور اس کے ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ سخت و نرم، قریب و بعید چیزوں پر تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ۔ اولیاء اللہ سے طرح طرح کی کرامات کا ظہور ہوتا ہے، غیب سے آوازیں سنتے ہیں، شے کی ہیئت بدل جاتی ہے مثلاً مٹی کا سونا ہو جانا وغیرہ جو باتیں دل میں پوشیدہ ہوتی ہیں وہ ان پر کھل جاتی ہیں۔ بعض واقعات انہیں وقوع پذیر ہونے سے پہلے معلوم ہو جاتے ہیں اور یہ سب حضور ﷺ کی اتباع و اطاعت کا ثمرہ ہے جو حضور ﷺ کی اطاعت زیادہ کرتا ہے اسے قرب و عبودیت زیادہ ملتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالےٰ ہے۔
قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
یعنی اے محبوب لوگوں سے فرما دو اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ خود تمہیں چاہنے لگے گا (ملاحظہ ہو روضۃ الریاحین ص ۴۲)۔
[9] آپ کا مزار مبارک "مئو مبارک" ضلع رحیم یار خان میں مرجع خلائق ہے۔ [10] تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۱۷۷، تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی ص ۳۵۴، ذکر کرام ص ۱۰۳، اولیائے بہاولپور ص ۲۱۰۔ [11] مرآۃ الاسرار ص ۶۵ ج ۲، روحانیت اسلام ص ۳۳۸۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ الشیوخ کی سب سے بڑی کرامت آپ کا
سلسلہ سہروردیہ ہے جس کے لاکھوں نام لیوا الفضلہ تعالیٰ
آج بھی موجود ہیں۔ اور آپ کی دوسری کرامت آپ کی
گرانمایہ تصنیف عوارف المعارف ہے کہ آج بھی وہ گم
کردہ راہ حضرات کے لئے دلیل راہ ہے۔

(حضرت قبلہ شمس بریلوی صاحبؒ)

marfat.com
Marfat.com

رُوحانی عظمت

حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کو قرب و وصال اور عرفان حق میں جو بلند مقام حاصل تھا وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ کے وقت کے تمام محدثین، فقہا، علما، صوفیاء و مشائخ عظام نے آپ کے مقامات و درجات کو دل و جان سے تسلیم کیا اور آپ کے سامنے زانو تلمذ کرنے کو فخر سمجھتے۔ ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ۔

شیخ شہاب الدین سہروردی در عرفان داری مقام ارجندی بود و بین عرفا و اولیاء شخصیت برجستہ ای بشمار مے رفت۔ لو پیوستہ مورد ستائش و تمجید اغلب عرفا و فضلا و دانشمندان و شعرای ہم عصر خود قرار گرفتہ است[1]

آپ کے اعلیٰ مقام اور روحانی عظمت کے متعلق صوفیاء و فضلا اور شعراء نے جو اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے اسے یہاں ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔

ندانم آں گل رعنا چہ رنگ و بو دارد   کو مرغ ہر چمنی گفتگوے او دارد
حدیث عشق تو تنہا نہ من ہی گویم   کہ ہر ہست ازیں گو نہ گفتگو دارد

ترجمہ: معلوم نہیں وہ پھول کس رنگ و بو کا ہے کہ ہر چمن کے پرندے کی زبان پر جس کا ذکر ہے۔ آپ کے عشق کی باتیں صرف میں ہی نہیں کر تا بلکہ ہر شخص اس گفتگو میں حصہ لے رہا ہے۔

حضرت غوث الاعظمؒ کا فرمان

حضرت شیخ الشیوخ غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے آپ کے بارے میں جو پیش گوئی فرمائی۔ "یَا عُمر اَنتَ آخِر المُشھُورِین بِالعَرَاق"[2]

اے عمر تم عراق کے آخری مشہور بزرگوں میں سے ہو گے۔ آپ کے فرمان کے مطابق آپ کے بعد عراق میں حضرت شیخ الشیوخ کے ہم سنگ و ہم مرتبت کوئی بزرگ پیدا نہ ہوا اور سب مشائخ نے آپ کو شیخ الشیوخ تسلیم کیا۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا اعتراف حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ، خواجہ اجل شیرازیؒ اور شیخ سیف الدین باخرزی کے درمیان محبت کے بارے میں گفتگو ہوئی کہ محبت مولا میں صادق کون ہوتا ہے ہر بزرگ نے اپنا قول پیش کیا۔ آخر میں شیخ سیف الدین باخرزی نے فرمایا کہ محبت مولا میں وہ صادق ہے کہ جب اسے چوٹ لگے وہ مشاہدہ دوست میں بھول جائے اور اس پر کوئی اثر نہ ہو۔ یہ سن کر خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا کہ یہ بات شیخ شہاب الدین سہروردی میں پائی جاتی ہے[۲]

حضرت شیخ محی الدین ابن العربیؒ کا ارشاد حضرت شیخ محی الدین ابن العربی سے شیخ الشیوخ کے بارے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا

رجل" مَمْلُوٌ" مِن فَرقِهٖ اِلٰی قِدمِهٖ مِن السّنَة۔

یعنی وہ ایک مرد ہے کہ سر تا پا سنت نبوی اور عادات احمدی سے بھرے ہوئے ہیں[۴]

حضرت شیخ سعد الدین حمویؒ کا فرمان حضرت شیخ سعد الدین حموی سے پوچھا گیا کہ آپ نے شیخ شہاب الدین سہروردی کو کیسا پایا تو انہوں نے فرمایا۔ نُورُ متابعة النبی ﷺ فِی جبین السُہروردی شی" آخرؒ حضرت سہروردی کی پیشانی میں حضور ﷺ کی اتباع کا نور اور قسم کا ہے[۵]

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں کہ۔ میں حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جو مشغولی ذکر و عبادت ان میں دیکھی وہ میں نے اپنی ساری سیاحت میں کہیں کسی میں نہیں دیکھی (خزانہ جلالیہ ص ۸۹)

حضرت شیخ اوحد الدین کرمانیؒ ایک دفعہ حضرت شیخ الشیوخ" نے شیخ اوحد

marfat.com
Marfat.com

الدین کرمانی کو بدعتی کہا تو لوگوں نے جا کر شیخ اوحد الدین کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا اگرچہ شیخ الشیوخ نے مجھ کو بدعتی کہا ہے لیکن میرے لئے تو یہی فخر کافی ہے کہ میرا نام شیخ کی زبان سے گذرا پھر انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

ماساءنی نکراك لی بمسبة
بل سرّنی انّی خطرت ببالکا

حضرت امام تاج الدین سبکیؒ حضرت امام تاج الدین سبکی طبقات الشافعیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ فقیہہ، فاضل، عارفِ کامل، زاہد، متورع اور علم حقیقت میں اپنے زمانے کے شیخ اور امام جلیل تھے، مریدین اور طالبین کی تربیت خالق کی طرف خلق کی دعوت، مخلوق کی رشد وہدایت۔ تکمیل سلوک سالکان اور تعلیم و تلقین عبادت وخلوت وغیرہ آپ پر ختم تھیں۔

حضرت امام یافعی سہروردیؒ امام یافعیؒ آپ کا تذکرہ ان القابات سے شروع کرتے ہیں۔ اُستاد زمانہ فرید آوانہ، مطلع الانوار، منبع الاسرار، دلیل الطریقت، ترجمان الحقیقت، اُستاذ الشیوخ الاکابر، الجامع بین الباطن والظاہر، قدوۃ العارفین و عمدۃ السالکین، العالم الربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السہروردیؒ۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ درویشی اسی کیفیت کا نام ہے جو شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کو حاصل تھی۔

حضرت شیخ نجم الدین رازیؒ حضرت شیخ الدین رازی آپ کی شان میں مندرجہ ذیل القابات تحریر کرتے ہیں۔

شیخ الشیوخ، علامۃ العالم، قطب الوقت، بقیۃ المشایخ۔
شہاب المِلّت والدین شیخ الاسلام والمسلمین عمر السہروردی

marfat.com
Marfat.com

متع اللّٰہ الاسلام والمسلین بطول بقائه ولا یبعد منا برکته انفاسه و لقائه[11]

ابن نجار کا بیان

ابن نجار[11] اپنی تاریخ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ" اپنے وقت کے عارفِ کامل اور حقیقت و طریقت میں شیخِ وقت تھے۔ خلق اللہ کو آپ نے وصول الی اللہ کی دعوت دی اور خود بھی زہد و عبادت اور ریاضت و مجاہدات میں مصروف رہے[12]

حضرت مولنا عبدالرحمٰن جامیؒ کا فرمان

حضرت مولنا جامیؒ نفحات الانس میں آپ کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔

قدوۃ العارفین، عمدہ السالکین، العالم الربانی شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد البکری السہروردی۔ آپ اپنے وقت میں بغداد کے شیخ الشیوخ تھے، اہل طریقت دور و نزدیک کے بلاد سے آپ سے مسائل معلوم کرنے آتے اور آپ ان کو حل فرمایا کرتے۔

شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ

صاحب مرآۃ الاسرار شیخ عبدالرحمٰن چشتیؒ نے اپنی عقیدت کا اظہار اس طرح فرمایا ہے۔

آں قبلۂ ارباب بصیرت، آں محقق باسرار حقیقت، آں ممتاز بعشق و جوانمردی غوث وقت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ حق تعالیٰ نے آپ کو قوی تصرف اور بلند ہمت عطا فرمائی تھی۔ آپ سلطان الطریقت اور برہانِ حقیقت تھے۔ آپ کے فیضانِ صحبت سے بڑے بڑے اولیاء کرام وجود میں آئے ہیں[13]

حضرت قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ

حضرت قاضی ثناءاللہ نقشبندی مجددی پانی پتی اپنے رسالہ "مسئلہ السماع" میں حضرت شیخ الشیوخ" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اکابر علماء ظاہر میں سے ہیں اور اولیاء اللہ کے رئیس ہیں[14]

حضرت خواجہ غلام فرید چشتیؒ

حضرت خواجہ غلام فرید چشتی نظامی فرماتے ہیں

marfat.com

Marfat.com

کہ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ امام الطریقت و پیشوائے جہان اور مقتدائے اہل وحدت ہیں۔[15]

حضرت خواجہ گل محمد چشتیؒ حضرت خواجہ گل محمد چشتی نظامیؒ نے اپنی کتاب تکملہ سیر الاولیاء میں آپ کی شان میں مندرجہ ذیل القاب تحریر فرماتے ہیں۔ قبلہ ارباب بصیرت، محقق اسرار طریقت، ممتاز بہ عشق ربوبیت، غوث عصر، وحید دہر، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ[16]

ابن خلکان ابن خلکان آپ کے بارے تحریر کرتا ہے کہ آپ کے عصر میں آپ کا کوئی ہم پلہ اور ثانی نہ تھا خصوصاً آخیر زمانے میں تو آپ انتہائی بلندیوں پر فائز تھے۔ آپ کو معرفت کامل حاصل تھی۔[17]

حضرت علامہ شاہ مراد سہروردیؒ حضرت علامہ شاہ مراد سہروردی آپ کے بارے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اپنے عہد کے یگانہ روزگار اور فقید النظیر بزرگ ہیں۔ آپ کے عہد میں دنیا کے اندر کوئی بزرگ آپ کا ہم پایہ اور ہم مرتبہ نہ تھا اور تاج قیادت آپ ہی کے سر پر جگمگا رہا تھا۔[18]

حضرت امام المشائخ چوہدری محمد اقبال حمید سہروردیؒ حضرت قبلہ چوہدری محمد اقبال حمید سہروردیؒ (خلیفہ مجاز حضرت سید قلندر علی سہروردیؒ) فرماتے ہیں کہ۔

بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ شیخ الشیوخ شیخ الاسلام، غوث الثقلین، قبلہ عالم، حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر سہروردی مشائخ عظام میں جو بلند درجہ رکھتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ فیوض و برکات اور علوم معرفت کے وہ بحر ذخار ہیں کہ جس سے کل عالم سیراب ہے اور ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے موافق اس سے مستفید ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بکساران ساحل بھی اس کی لہروں کی روانی سے سرسبز و شاداب ہیں۔[19]

marfat.com
Marfat.com

آغا عبد السلام سہروردی صاحب جناب آغا عبد السلام سہروردی صاحب تجلیات سہروردیہ میں حضرت شیخ الشیوخ" کا تعارف کراتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ (حضرت شیخ الاسلام، شیخ العالم، سلطان العارفین، امام المحبوبین، غوث الثقلین، شیخ الشیوخ ابو حفص شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے بانی ہیں، آپ واقف راز خفی و جلی اور حامل علم رسالت ہیں آپ کا شمار اعظم ترین اولیائے کرام میں ہوتا ہے۔ آپ شان بے حد بلند وبالا اور فیوض وبرکات لامتناہی ہے آپ عشقِ خدا اور متابعت رسول کریم ﷺ کے کوہِ عظیم اور آیت ذی شان ہیں۔ آپ علوم ظاہری و باطنی کے زبردست عالم و فاضل اور عارف کامل تھے اور تربیت و ہدایت میں یکتا شان کے مالک تھے[20]

سید عبد القادر ٹھٹھویؒ کے گلہائے عقیدت ولایت پناہ، ہدایت دستگاہ، قطب سپہر کرمت و ولایت مرکز محیط معرفت و ہدایت سالار قافلہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ کنوز عرفان احمدی شیخ شہاب الدین سہروردیؒ[21]

مولانا عاشق محمد سہروردی جلالپوریؒ فقیر عاشق محمد سہروردی جلالپوری شجرہ طریقت سہروردیہ میں آپ کو اس طرح یاد کرتے ہیں۔ الٰھی بحرمۃ شیخ المشارق والمغارب سلطان شریعت غواص بحر حقیقت شیخ الشیوخ فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ"[22]

حکیم شمس اللہ قادری حضرت شیخ الشیوخ زہد و اتقا میں اپنی نظر آپ تھے فقہ۔ کلام اور علوم ادبیہ میں مہارت کاملہ رکھتے تھے اور سنت کے نہایت متبع تھے فقہ میں اجتہاد کا درجہ حاصل تھا، خلفائے بغداد اور امراء و سلاطین شیخ سہروردی کا بہت احترام کرتے تھے[23]

مولانا ضیاء القادری بدایونی شیخ المشائخ، امام العارفین حضرت شیخ الشیوخ" کے حالات زندگی علم و فضل، فقر و عرفان، مجاہدات،

marfat.com

Marfat.com

ریاضات سے لبریز ہیں آپ کا ہر سانس کرامات و خوارق عادات سے مملو ہے ۲۴

مولانا نسیم احمد فریدی امروہی
قافلہ سالار سلسلہ سہروردیہ قطب العارفین حضرت شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد صدیقی سہروردیؒ اپنے وقت کے امام طریقت اور پیشوائے راہ سلوک تھے۔ اخلاق و تصوف میں ایک بلند مقام رکھتے تھے ۲۵

محب النبی حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلویؒ
حضرت مولانا محب النبی خواجہ فخر الدین دہلویؒ اپنے رسالہ فخر الحسن میں آپ کو ان القابات سے یاد فرماتے ہیں۔

محدثین و صوفیاء کے شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ۲۶

الشیخ الجامع بین الحدیث والتصوف الشیخ شہاب الدین السہروردی ۲۷

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۶۰۔ [2] خزینہ جلالی ص ۹۲ ب (قلمی)۔ [3] دلیل العارفین
ص ۱۶ (فارسی)۔ [4] نفحات الانس ص ۸۰۱۔ [5] ایضاً ص ۱۴۷۔ [6] نفحات الانس ص ۸۵۰۔ [7] تجلیات
سہروردیہ ص ۲۱۔ [8] نفحات الانس ص ۱۳۷۔ [9] اسرار الاولیاء۔ [10] احوال و آثار شیخ نجم الدین کبریٰ
ص ۱۳۵۔ [11] ابن نجار آپ کے تلامذہ حدیث میں سے تھے انہوں نے ۶۴۳ھ میں وصال فرمایا۔ [12] قلائد
الجواہر ص ۳۹۳۔ [13] مرآۃ الاسرار ص ۶۲ ج ۲۔ [14] مسئلہ السماع ص ۵۰۔ [15] مفتاح المجالس
ص ۹۸۰۔ [16] تکملہ سیر الاولیاء ص ۶۱۔ [17] وفیات الاعیان (بایوگرافیکل ڈکشنری ص ۲۸۳ ج ۲)۔
[18] سیر الاخیار ص ۱۷۲۔ [19] اسرار العارفین و سیر الطالبین ص ۳۔ [20] تجلیات سہروردیہ ص ۲۰۔
[21] حدیقۃ الاولیاء ص ۱۸۔ [22] شجرہ سلسلہ سہروردیہ جامیہ ص ۸۔ [23] الامام العارف بحوالہ تذکرہ مخدوم
جہانیاں جہاں گشت ص ۴۴۔ [24] آستانہ دہلی ص ۲۶ بابت ماہ مئی ۱۹۵۵ء۔ [25] وصایا شیخ شہاب الدین
سہروردی ص ۳ (پیش لفظ)۔ [26] فخر الحسن ص ۶۵۔ [27] ایضاً ص ۱۴۱۔

marfat.com
Marfat.com

مقامِ سہروردی عصرِ حاضر کے مصنفین کی نظر میں

(۱) شمس العلم والعرفان حضرت قبلہ شمس بریلوی صاحب زید مجدہ شیخ الشائخ حضرت شہاب الدین سہروردی کے کمالات باطنی کے سلسلہ میں زبان کا کیا یارا کہ کچھ کہے اور قلم میں اتنی سکت کہاں کہ کچھ بیان کرے آپ کا ادنیٰ کرشمہ کمالات ہی کافی ہے کہ آپ کی کتاب عوارف المعارف نے ہزاروں گم گشتگانِ رہ کو سیدھے راستہ پر لگادیا اور منزل آشنا بنادیا۔[۱]

(۲) مولانا عبدالماجد دریابادی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی حضراتِ صوفیہ میں نہ صرف ایک مسلّم امام ہوئے بلکہ ایک مستقل سلسلہ سہروردیہ کے بانی بھی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ علوم ظاہری وباطنی کے جامع تھے[۲]

(۳) حافظ سید رشید احمد ارشد حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ، محقق اسرار حقیقت، عالم وعامل اور فاضل یگانہ تھے[۳]

(۴) اریتی کان فقیہا فاضلا صوفیا ورعا زاہدا عارفا شیخ وقتہ فی علم الحقیقۃ والیہ المنتھی فی تربیۃ المریدین[۴]

(۵) جلال الدین ہمائی مرحوم شیخ الاسلام شہاب الدین عمر سہروردی از بزرگ ترین مشائخ نامدار صوفیہ شافعی مذہب است کہ در بغداد خانقاہ و مجلسِ وعظ و ارشاد جماعتی بسیار مریدان و پیروان داشت۔ در عہد

marfat.com
Marfat.com

خود بتقدس و تقویٰ و عبادات و کرامات معروف بود[۵]

(۶) قاضی نور اللہ شوستری | الشیخ المؤید الفیض السرمدی شہاب الدین السہروردی قدس اللہ سرہ۔ در وقت خود شیخ

الشیوخ بغداد بود و ارباب طریقت از بلاد دور و نزدیک استفسار حقایق و معارف از و میکردند

(۷) منوچہر محسنی | شہاب الدین را در عرفان مقامی بس ارجمند است و ھموارہ مورد ستایش و تجید غالب عرفا و فضلا و دانشمندان و شعرای زماں خود

قرار گرفتہ است[۶]

(۸) شاہ مقصود صادق عنقا

کاشفِ اسرارِ ھستی بے حجاب
واقفِ انوار دل شیخ شہاب[۷]

(۹) نجیب مایل ہروی | نجیب مایل ہروی صاحب نے اپنے مضمون "عشق با جلال و آثارِ کمال" میں حضرت شیخ الشیوخ "پر تنگ نظری اور

محدودیت فکر کا الزام لگایا ہے۔ اور اپنے الزام کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور

لگایا ہے۔ لیکن با ایں ہمہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے اور آخر میں لکھنے پر مجبور

ہو گئے کہ۔

باری سہروردی با چنیں شیوہ الی از تصوف۔ صوفی بودہ است ادیب۔ دانشمند و

بر علوم ظاہری و باطنی مسلط، و کریم النفس و طبیب الاخلاق و کثیر العبادۃ کہ نہ تنہا از راہِ

عمل و پذیرش رسالت خاص سیاسی بہ خدمت گذاری و مردم نوازی می پرداخت[۸]

ترجمہ: بایں ہمہ شیخ سہروردی اس نظریہ تصوف (جلال) کے ساتھ ایک عظیم ادیب

صوفی تھے ایک عظیم دانشور اور علوم ظاہری و باطنی پر کامل عبور رکھنے والے تھے وہ ایک

کریم النفس اور پاکیزہ طینت اور اعلیٰ اخلاق سے بہرہ ور تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی کثیر

العبادات بزرگ تھے۔ عملی حیثیت سے سیاسی سفارتکاری میں مشغول رہنے کے باوجود

وہ لوگوں کی خدمت گزاری اور مردم نوازی میں مشغول رہتے تھے۔

marfat.com

Marfat.com

پروفیسر محمد ایوب قادری مرحوم | شیخ شہاب الدین سہروردی اجل صوفیاء کرام میں سے ہیں۔ لوگ مختلف دیار و امصار سے بغداد آکر شیخ سے فیض حاصل کرتے تھے۔[9]

پروفیسر حامد خان حامد | حضرت شیخ الشیوخ کی ذات دنیا بھر کے علماء اور مشائخ کا ملجا وماویٰ تھی۔ نامور اولیاء آٹھوں پہر زانوئے ادب تہہ کئے حاضر رہتے تھے۔[10]

پروفیسر ڈاکٹر محمد بشیر حسین | آپ (شیخ الشیوخ) وقت کے غوث، عالم و عارف اور پیشوائے کامل تھے۔[11]

مسعود حسن شہاب | حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ زہد و اتقاء اور اتباع سنت میں اپنی نظیر آپ تھے انہوں نے مختلف علوم الٰہیہ پر کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔[12]

marfat.com
Marfat.com

مدح الامام شہاب الدین السہروردیؒ

حضرت ابوالفضل کمال الدین اسمٰعیل اصفہانی سہروردی (مرید و خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ") نے آپ کی شان میں دو قصیدے لکھے ہیں۔

آپ کے ایک قصیدہ سے چند بیت تحریر کئے جاتے ہیں۔

دلا بکوش کہ باقی عمر دریابی — کہ عمر باقی ازین عمر بگذریابی
زسوز سینہ طلب آب روی اگر طلبی — کہ ہم چو شمع از آن سوز تاج سریابی
بہ قفل خواب در چشم و دل مکن دربند — مگر کشالیشی از تحفہ سحر یابی
زخود تہی شو و بار گران خلق بکش — کہ تا چو کشتی، دریا فرود تو یابی
تو خود کجائی و پیدای تو کو؟ تا تو — ز پر پشہ کتابی پر از عبر یابی
زجیب خلق کنی دست اعتراض جدا — چو دامن ہمہ در قبضہء قدر یابی
بساز بلد و نیک زمان کہ تا دوسہ روز — نہ نقش بینی ازیں ونہ زان اثر یابی

ازایں بزرگان امروز در زمانہ یکیست — کہ مثل او نہ ھمانا بحر و بر یابی
شہاب الدین عمر سہروردی آن رہ رو — کہ از مسالک او دیو بر حذر یابی
حشاشہء رمق ملتست دریا بش — کہ این سعادت ہر چند زود تر یابی
امام وقدوۂ اقطاب ثالث العمرین — کہ خاک پایش بر جبہت قمر یابی
کجا فتوت او خوان تربیت فکند — نوالہ دھن ذرہ قرص خور یابی

چوں موج قلزم طبعش گر براندازد — جاررا تو شعر تراز شمر یابی
دُرر ز بحر کہ یابی شگفت نیست بیا — ببین حدیثش تا بحر در دُر یابی
بآ :روی چنین خواجہ ای توسل کن — مگر رہائی از آتش سقر یابی
مدد زہمت او خواہ در ریاضت نفس — چو جنگ دیو کنی یاری عمر یابی
در بہشت بروی دل تو باز کنند — گر آستانہء عالیش مستقر یابی

---

marfat.com
Marfat.com

اگر تو بیخ ارادت فرو بری بدرش   زشاخ تربیتش گونه گون ثمر یابی
محیط شد بهوا آفات ملک از چپ و راست   بجوش کز کف سعیش مفر یابی
بجز بواسطهٔ کشتی هدایت تو   زموج لجهٔ آفات کی عبر یابی
بچشم دانش در ذات او تامل کن   که تا ملک را در صورت بشر یابی
ز سر لطف نبوت در اندرون دلش   بسا ذخائر حکمت که مدخر یابی

علوم عالم غیب از تو اقتباس کنند   ز شعلهٔ نفسش گر تو یک شرر یابی
زخاک پایش تمتع بملا و بصر نه   که تا زخیل ملک گرد خود حشر یابی
زدامن کرمش بر مدار دست طلب   که هر چه آرزوی تست سر بسر یابی
کلاه اور نه باندازه سر چو تو نیست   تو جهد کن که بجای کله کمر یابی
چو این مساعدت از دولت میسر نیست   که بر ملازمت خدمتش ظفر یابی

ز نظم خویش دعا بدان جناب فرست   ز الفت کرمش بهره ای مگر یابی
سعادت ابدی بر سرت نثار کنند   اگر قبولی از آن صدر نامور یابی[۴۳]

marfat.com
Marfat.com

سلام

بحضور شیخ الشیوخ حضرت قبلۂ عالم شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ

السلام اے قطب عالم السلام　　السلام اے شیخ اعظم السلام
السلام اے سرور و سلطانِ عشق　　اے ولی در دو عالم السلام
السلام اے زیب و فخر سہرورد　　زینت و مخدوم عالم السلام
السلام اے مرہم آزارِ دل　　داروئے ہر ظلم و ظالم السلام
السلام اے تکیہ گاہِ ہر غریب　　واقفِ ہر درد و حالم السلام
السلام اے مستِ عشق سرمدی　　مرشدِ ممتاز عالم السلام
السلام اے ماہر راز دروں　　زندہ از تو فقر عالم السلام
السلام اے مرکز شرع و ورع　　رہنمائے علم و عالم السلام
السلام اے حامی بے چارگاں　　دستگیر در زوالم السلام
السلام اے خلعتِ اعزاز شان　　از ترا خواہم کمالم السلام

نام تو دارد قلندر حرز جان
نظر الطافِ عالم السلام

(اعلیٰحضرت سید قلندر علی شاہ سہروردیؒ)

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] تصوف اسلام ص ۸۹۔۹۰۔ [2] عوارف المعارف ص ۵۔ [3] تصوف اسلام ص ۹۰۔ [4] مصباح الہدایت ص ۱۹ (مقدمہ)۔ [5] احوال و آثار شیخ نجم الدین کبریٰ ص ۱۱۸۔ [6] ایضاً ص ۵۶۔ [7] عشق بہ جلال و آثار کمال از نجیب مایل ہروی مشمولہ مجلہ دانش ص ۱۷۳ (اسلام آباد)۔ [8] شعر ہروی صاحب نے اپنے مضمون میں تصوف جمالی اور تصوف جلالی کی ایک نئی اختراع بھی وضع کی ہے۔ تصوف جمالی سے انہوں نے تصوف عاشقانہ مراد لی ہے اور تصوف جلالی سے تصوف سنت آمیز (تصوف عارفانہ) فاضل مضمون نگار نے تصوف جمالی کو ذوق و شوق، عشق آمیز، حسن پرستی، توسل جسمانی سے تعبیر کیا ہے اور تصوف جلالی کو خشک و محسب سماع و وجد سے قرار دیا ہے اور حضرت شیخ الشیوخ کا شمار تصوف جلالی (تصوف سنت آمیز) میں کیا ہے۔ گویا ہروی صاحب کی یہ نئی اصطلاح پہلی بار میدان تصوف میں منظر عام پر آئی ہے۔ [9] بر صغیر میں سہروردی سلسلہ تصوف کا آغاز و ارتقاء از پروفیسر محمد ایوب قادری مشمولہ المعارف ص ۳ (نومبر ۱۹۸۰)۔ [10] تذکرہ حضرت یحییٰ سرور ص ۸۷۔ [11] مخزن افغانی ص ۵۲۶۔ [12] خطہ پاک اوچ ص ۱۹۵۔ [13] دیوان خلاق المعانی ابوالفضل کمال الدین اسمٰعیل اصفہانی ص ۲۹ تا ۳۳۔ [14] تذکرہ سہروردیہ ص ۳۔

marfat.com

Marfat.com

تصانیف

حضرت شیخ الشیوخ ؒ اپنے وقت کے نہ صرف جید عالم، عارف باللہ بلکہ بلند پایہ محقق اور صاحب تصنیف تھے۔ آپ نے اپنی تصانیف کے ذریعہ معارف اسلامیہ کی ترقی میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ تمام سلاسل تصوف آپ کی تصانیف سے مستفید ہوئے۔ جہاں آپ نے بظاہر لوگوں کو سلوک و معرفت کی تعلیم دی وہاں ساتھ ہی ساتھ آپ نے ایسی بلند پایہ کتابیں تصنیف کیں جو طالبین حق کو مرشدِ کامل کا کام بھی دیں۔ چنانچہ آپ نے متلاشیان حق کی آئندہ راہنمائی کیلئے اپنی تصانیفات[1] کا بیش بہا علمی خزانہ اپنے پیچھے چھوڑا جو آج بھی خضر راہ طریقت کا کام دے رہی ہیں۔

نجیب مایل ہروی صاحب آپ کی تصانیف کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں کہ

آپ کی نثری تصانیف (آثار منثور) تاریخ تصوف کی تحقیقی نظر اور مطالعہ کے اعتبار سے ایک بہت ہی گراں بہا گنجینہ ہے اور ان تصانیف میں موضوعات کا تنوع اور رنگا رنگی موجود ہے۔ مثال کے طور پر آپ کی تصانیف منثورہ میں عوارف المعارف ہے یہ کتاب صوفیاء کرام کے علوم اور ان کے نظریات پر مشتمل ہے۔ بعض ایسی تصانیف ہیں جو جوانمردی و فتوت کے موضوع پر ہیں آپ کی تصانیف منثورہ میں کچھ رسالے بھی ہیں۔ خاص طور پر تفسیر قرآن اور فلسفہ کی آراء کے رد میں آپ کے بعض گرانقدر رسائل ہیں۔ اسی طرح مجموعہ اوراد ہے، فقہ، تصوف پر بھی آپ کا ایک رسالہ ہے۔

آپ کی یہ تصانیف مدت دراز سے سالکانِ طریقت اور محققین کی توجہ کا مورد رہی ہیں۔ اور بہت سے لوگوں نے آپ کی توجہ، ترغیب یا کتب کی اتباع میں تالیف

marfat.com
Marfat.com

وتصنیف یادگار چھوڑی ہیں۔ چنانچہ امام یافعی نے کتاب۔

المرہم العلل المعطلہ فی الرد علی ائمة المعتزلہ اور "نشر المحاسن الغالیہ فی فضل المشایخ اولی المقامات العالیہ" کی بنیاد شیخ سہروردی کی آراء اور اقوال پر رکھی ہے۔ اسی طرح شیخ عزالدین محمود کاشانی نے مصباح الہدایت آپ ہی کی کتاب عوارف المعارف کو بنیاد بنا کر تالیف کی ہے اسی طرح بعض محققین مثلاً حسین کربلائی، معصوم علی شاہ، وغیرہ نے اپنی تصانیف میں شیخ کی تصانیف سے بہت کچھ اخذ کیا ہے۔

مشہور جرمن مستشرق بروکلان نے اپنی معرکہ آراء ضخیم کتاب "تاریخ ادبیات عرب" میں شیخ الشیوخ کی اکیس کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ حافظ سید رشید احمد ارشد مترجم عوارف المعارف نے ان میں سے ۱۲ کتابوں کا تعارف کرایا ہے۔ لیکن ایرانی دانشور نجیب مایل ہروی صاحب نے اپنے مضمون "عشق بہ جلال و آثار کمال" میں حضرت شیخ الشیوخ کی ۳۳ کتابوں کا تفصیلی تعارف کرایا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ آداب خلوت:

میکرو قلمی کتب کی فہرست جلد ۲ صفحہ ۲۲۲ پر اس کتاب کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ یہ ایک ورقی رسالہ ہے جو سہروردیؒ کے نام سے منسوب ہے جو عوارف المعارف کے کسی ایک نثرپارے کا ترجمہ ہے۔

۲۔ ادلۃ العیان علی البرھان:

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے۔ اس میں ان غیر اسلامی آراء کا رد کیا گیا ہے جو غیر مسلموں یا منحرفوں نے اسلام کے سلسلے میں پیش کی ہیں۔ یہ رسالہ مجموعہ شمارہ (۱۲۴۷) حمیدیہ میں ۲۷ نمبر پر موجود ہے۔ اس کا صرف ایک ہی نسخہ موجود ہے۔ کشف الظنون جلد ۱ صفحہ ۵۰۔

۳۔ ارشاد المریدین واتحاد الطالبین:

آداب صوفیہ کے موضوع پر یہ ایک رسالہ ہے جس کا آغاز اس طرح ہوا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

الحمد للّٰہ الذی ھدانا لھذا وَمَا کُنا لِنَھتَدِیَ لولا اَن ھدانا اللّٰہ۔
بحوالہ ایضاح المکنون ۱ / ۶۳

۴۔ اسرار العارفین وسیر الطالبین :

سعید نفیسی مرحوم نے کتاب نظم ونثر صفحہ ۸۲۱ پر لکھا ہے کہ یہ ایک رسالہ ہے جو سہروردیؒ کی طرف منسوب ہے جس کا ابوالخیر محمد بن احمد مراد آبادی فاروقی نقشبندی مجددی نے ہندوستان میں فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔[۵]

۵۔ الاسماءُ الاَربعون :

یہ بھی ایک رسالہ ہے جس میں اسماء الحسنٰی کی شرح کی گئی ہے جس کا آغاز اس طرح ہے سبحانک لا اِلٰہ اِلا انت۔ اس رسالہ کی فخر الدین ابوالمکارم نے فارسی میں ترجمہ وشرح کی ہے۔ اس ترجمہ وشرح کا بعد میں محمد بن داؤد خوارزمی نے عربی میں ترجمہ کیا ہے۔ کشف الظنون ۱ / ۹۰

۶۔ اعلام الھدیٰ وعقیدۂ ارباب التقیٰ :

مکہ معظمہ کے قیام کے دوران شیخ سہروردی نے اس کی تالیف کی۔ یہ دس فصول پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں معارفِ صوفیہ، نبوت ورسالت، ولایت اور کرامات ومعجزات کو موضوع بحث بنایا ہے۔ یہ کتاب صوفیاء میں بہت مشہور ومعروف رہی ہے اور متاخرین مصنفین نے اس سے بہت استفادہ کیا ہے۔ نفحات الانس ص ۲۷۲، روضات الجنان ۲ / ۵۲۲، کشف الظنون ۱ / ۱۲۶۔۱۵۷[۶]

۷۔ اوراد شیخ الشیوخ :

یہ شیخ سہروردی کے اوراد ہیں۔ جن میں فرض وسنت۔ نمازوں کے فضائل بیان کئے ہیں اور بہت سے مسائل صوفیانہ نظریہ کے تحت پیش کئے ہیں۔ یہ دس فصلوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب آپ کے خلیفہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے ذریعہ فراہم ہوئی ہے اور ۱۳۹۸ھ میں طبع ہوئی۔ اس رسالہ کی عبدالرحمٰن گجراتی نے تلخیص کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حوالہ: فہرست مشترک ۳/ ۱۲۹۹، احوال و آثار زکریا ملتانی ص ۹۱۔ ۹۵، فہرست گنج بخش ۵۶۶، مخطوطات شیرانی ۳/ ۵۳۱ ش

۸۔ بغیۃ البیان فی تفسیر القرآن:

حاجی خلیفہ نے (کشف الظنون) بغیۃ البیان کے نام سے اس کو سہروردی کی تصنیف بیان کیا ہے۔ حوالہ کشف الظنون ۱۹۶۵ وفیات الاعیان ۷/ ۳۲۳، نظم و نثر ۱۴۲۔

۹۔ بہجۃ الابرار فی مناقب الغوث الگیلانی:

یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہٗ کے مقامات و احوال کے بارے میں تصنیف کیا ہے۔ حوالہ ایضاح المکنون ۱/ ۱۹۹۔ فہرست مخطوطات دار الکتب الظاہریہ ۱/ ۱۹۵، نظم و نثر ۱۴۲۔

۱۰۔ تفسیر سہروردی:

یہ کتاب گویا بغیۃ البیان کا ایک جزو ہے جو کہ خاص طور پر تفسیر قران کے سلسلہ میں ہے حوالہ کشف الظنون۔ ۱/ ۴۵۱

۱۱۔ جذب القلوب الی مواصلۃ المحبوب:

یہ بھی ایک رسالہ ہے۔ عربی زبان میں جس کا موضوع اصولِ عرفان اور صوفیاء کے احوال و مقامات ہیں۔ یہ رسالہ حلب (شام) میں چھپ چکا ہے (ریحانۃ الادب ۳/ ۹۹)

۱۲۔ حلیۃ المناسک:

تاریخ اربل کے مصنف نے شیخ سہروردیؒ سے اس کو منسوب کیا ہے۔

مصنف تاریخ اربل آپ کو ابو نصر اور ابو عبداللہ اور ابو حفص سہروردی کی کنیت سے یاد کرتا ہے حوالہ وفیات الاعیان ۷/ ۳۲۳

۱۳۔ الرحیق المختوم لذوی العقول والفہوم:

یہ ایک رسالہ ہے جو صوفیاء کرام کے صوم و صلوۃ اور آداب صوفیہ کے

marfat.com

Marfat.com

بارے میں ہے اور انداز بیان صوفیانہ ہے بحوالہ ہدیۃ العارفین ص ۷۸۶، نظم و نثر ص ۱۴۲۔ فہرست مخطوطات ظاہریہ میں اس کا ذکر موجود ہے لیکن اس کو رفیع الدین عبدالهادی بن علی ہمدانی سے منسوب کیا گیا ہے۔

عثمان یحییٰ نے ۸۲۱ھ کے نسخہ ولی الدین کی بنا پر اس کو ان ہی کی تصنیف بتایا ہے۔

برلن کی فہرست مخطوطات عربی میں (نسخہ شمارہ ۲۔ ۲۳) اس کو سہروردیؒ کی تصنیف قرار دے کر بحث کی گئی ہے[۱]

۱۴۔ الرسالۃ العاصمیۃ :

حاجی خلیفہ نے اس کو کشف الظنون میں شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے منسوب کیا ہے حاجی خلیفہ کا بیان ہے کہ اس رسالہ کے مؤلف نے اپنے اس سفر اور سیر و سیاحت کا بیان کیا ہے جو انہوں نے ماوراءالنہر سے مغربی ممالک تک کیا تھا۔ لیکن یہ درست نہیں ہے اس لئے کہ عمر سہروردیؒ نے کبھی ماوراءالنہر کا سفر نہیں کیا۔ اس لئے یہ کسی اور شہاب الدین سہروردی کی (شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے علاوہ) تصنیف ہے جو شیخ اشراق (شہاب الدین سہروردی مقتول) کے ذکر میں زیر بحث آیا ہے (نجیب مایل)

۱۵۔ رسالہ عرفانی :

اس رسالہ کا جزو سوم دانشگاہ توبینگن کے مجموعہ Move--90 میں موجود ہے اور اس کی فلم بھی ۵۴۷۸ نمبر پر مرکزی دانشگاہ تہران میں موجود ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ شیخ سہروردی کی عوارف المعارف کے کچھ اجزا کا مجموعہ ہے۔

۱۶۔ رسالہ السہروردی للفخر الدین رازی :

یہ ایک رسالہ (طویل مکتوب) ہے جو سہروردی نے فخر الدین کو لکھا ہے کاتب رسالہ نے اس رسالے کے تعارف میں یہ کلمات لکھے ہیں، یہ کتب الہیات میں قلائد کتب ہے۔

marfat.com

Marfat.com

۱۷۔ رسالہ المسیر والطیر:

بغدادی نے ہدیہ العارفین جلد اول صفحہ (۷۸۵۔۷۸۶) پر اس رسالہ کو شیخ سہروردی کی تصنیف بتایا ہے۔ حوالہ نظم ونثر ۱۳۲، قلم ۱/ ۵۱۴ آقائے ڈاکٹر مہدوی نے اپنی کتاب مصنفات ابن سینا۔ رسالہ الطیر مصنف ابن سینا کے ضمن میں اس رسالہ الطیر کے فارسی ترجموں کے ضمن میں اس پر بحث کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب اسی کتاب الطیر از ابن سینا کا فارسی ترجمہ ہے جو شیخ سہروردی نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ ۱۹۳۵ء میں الشٹونارٹ کے اہتمام سے طبع ہو چکا ہے۔ اس اعتبار سے کہ شیخ سہروردی اور ابن سینا کا اختلاف آراء "رشف النصائح" کے متن سے بھرپور طریقے پر نمایاں ہے چونکہ شیخ سہروردی کے نظریہ سے ابن سینا دہریہ نظریات کے حامل تھے اس لیے یہ امر بعید از قیاس ہے کہ شیخ سہروردی نے ابن سینا کے کسی رسالہ کا ترجمہ کیا ہو۔ اس سلسلہ میں شیخ اشراق کے مجموعہ مصنفات کا مقدمہ قابل مطالعہ ہے ۳/ ۴۶۔۴۷۔ فہرست نسخہ ہای خطی ۷۵۸ از احمد منزوی۔ (نجیب مایل)

۱۸۔ رسالہ فی السلوک:

یہ رسالہ عربی زبان میں ہے وصایائے عرفانی پر مشتمل ہے۔ حوالہ کشف الظنون ۸۷۲۔ نظم ونثر ۱۳۲۔

۱۹۔ رسالہ الفتوۃ:

اس رسالہ کا متن فارسی میں ہے یہ بہت ہی دقیق ہے اس میں فتوت اسلامی اور نوجوانوں سے متعلق آداب مذکور ہیں۔ اس رسالہ کو سہروردیؒ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا فتوت نامہ ہے کہ مؤلف نے دوسرے فتوت ناموں کے برعکس اس کا مباحث بہت ہی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور ان کے مطالب خلط مبحث ہیں کہ کچھ پتہ نہیں چلتا۔ ان کا ایک اور فتوت نامہ ہے جو اپنے اسلوب بیان اور طرز نگارش میں پہلے فتوت نامہ سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا ہے حوالہ رسائل جوانمردان ۹۸۔ ان دو فتوت ناموں کی تالیف شیخ سہروردی کے قلم سے اس وجہ سے ہوئی کہ خلیفہ عباسی

marfat.com
Marfat.com

الناصر باللہ کو جوانمردی اور آداب جوانمردی سے خاص تعلق تھا۔

راقم الحروف کی نظر میں ان دونوں رسائل (فتوت نامہ) کا انتساب شیخ سہروردی سے کرنا بہت ہی احتیاط اور غور و فکر کا متقاضی ہے، اس لیے کہ ان دونوں کے طرز انشاء اس کی تہذیب وہیئت ترکیبی ان رسائل کے سلسلہ میں قدیم مآخذ اور ماخذ۔ بالکل خاموش ہیں۔ ان قدیم کتابوں میں جو بطور ماخذ آج ہمارے پیش نظر ہیں، ان کا کوئی حوالہ اور تذکرہ موجود نہیں ہے۔ اس لیے کہ "رسالہ فی الفتوۃ" جو عربی زبان میں ہے اور جو سہروردی کی تصنیف بتایا جاتا ہے اور اس رسالہ فتوت نامہ۔ فارسی میں بہت غور و خوض کی ضرورت ہے اس کو بھی شیخ سہروردیؒ کی تصنیف بیان کیا گیا ہے، یہ غور طلب بات ہے۔ (نجیب مائل)

۲۰۔ شرح رباعی سہروردی صوفی :

مجموعہ فہرست بودلیان کے صفحہ ۹۷ پر مندرج ہے کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو شیخ عمر سہروردی کی تصنیف ہے۔ جس میں بر سر کوئے زلہ غارت کردم۔ رباعی کی شرح کی گئی ہے۔

۲۱۔ علم الھدیٰ واسرار الاهتداء :

اس کتاب کا حاجی خلیفہ نے کشف الظنون صفحہ ۱۱۷۱ پر ذکر کیا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلام الھدیٰ کے نام سے کوئی اور کتاب موجود ہے۔

۲۲۔ عوارف المعارف :

عوارف المعارف شیخ سہروردیؒ کی عظیم ترین تصنیفات میں سے ہے۔ کتاب کی شہرت اور قبولیت کے باعث نجیب مائل ہروی اس سلسلہ میں کچھ کہنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ اس مضمون کے قاری کی اطلاع کیلئے صرف یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ کتاب جس وقت تالیف کی گئی ہے اس وقت ہی سے بہت سے مشائخ و سالکان طریقت کی توجہ کا مورد رہی ہے۔ تاریخ تصوف کے اس طویل دور میں اس کتاب کا صرف فارسی میں ہی ترجمہ نہیں کیا گیا بلکہ بعد میں تصنیف کی جانے والی کتابوں کے

marfat.com
Marfat.com

لئے بطور ایک گرانقدر و معتبر ماخذ کے بھی اس کو مقام حاصل رہا ہے۔ بہت سے محققین ومؤلفین جیسے حضرت جامیؒ، کربلائی، معصوم علی شاہ کے یہاں معتبر ماخذ رہی ہے یہاں تک کہ مؤلف (شیخ سہروردیؒ) کی زندگی ہی میں ایک درسی کتاب کی طرح ارباب تصوف کے حلقوں میں یہ شامل و داخل رہی ہے اور اس کی نقول کی جاتی رہیں۔ چنانچہ شمس الدین ابو المفاخر عمر بن المظفر بن روزبہان (م ۷۳۲) نے عوارف کا مؤلف سے درس لیا اور بہت سے مشائخ جیسے ضیاء الدین محمد سلمانی جو ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری کے مشہور مشائخ میں سے ہیں اپنے حلقہ مریدین میں اس کا درس دیا کرتے تھے۔ رشید الدین فضل اللہ اور بہت سے اصحابِ خانقاہ اپنے ارادت مندوں کو اس کتاب کے مطالعہ کی وصیت کر گئے ہیں (حوالہ شد الازار، سوانح افکار رشیدیؒ)

اس تالیف کا عربی متن متعدد کئی مرتبہ طبع ہو چکا ہے سب سے عالمانہ اور محققانہ نسخہ مرحوم ڈاکٹر عبدالحلیم محمودی ۲ جلدوں میں مصر سے شائع ہوا تھا لیکن اس ایڈیشن کی تصحیح و تنقیح اس قدیم ترین نسخہ سے نہیں کی گئی جو اب بھی دستیاب ہے۔

عوارف کے اصل نسخے جو قابلِ ذکر ہیں وہ یہ ہیں۔

۱: نسخہ لالا اسمٰعیل: یہ وہ نسخہ ہے جو ۶۳۲ھ میں خانقاہ مامونیہ میں بہت سے صوفیائے کرام نے خود مؤلف سے سنا ہے (یعنی شیخ سہروردی نے اس نسخہ کو صوفیائے کرام کے سامنے پڑھا ہے)

۲: نسخہ شمارہ (۱۲۸۹) کتاب خانہ شہید علی میں موجود ہے۔ جس کی تاریخ کتابت اواخر ماہ صفر ۶۳۲ھ ہے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ عوارف پر عربی زبان میں بھی بہت کام ہوا ہے ان میں سے قابلِ ذکر تحقیق یہ ہے۔

۱: محب الدین احمد بن عبداللہ طبری نے ۶۹۲ھ میں اس کتاب کی تلخیص کی ہے۔

۲: شیخ علی بن احمد معروف بہ مخدوم علی مہائمی (۷۷۲۔۸۳۵) نے عوارف کی شرح عربی زبان میں کی ہے جس کا نام زوارف فی شرح عوارف ہے۔

۳: میر سید شریف الدین جرجانی (م ۸۱۶) نے اس کتاب پر عربی زبان میں تعلیقات

marfat.com
Marfat.com

لکھی ہیں۔ ان تعلیقات کا کسی نامعلوم مترجم نے ترکی زبان میں ترجمہ کیا ہے (کشف الظنون ۸۔۷۔۱۱)

۴: شیخ قاسم بن قطلوبنا حنفیؒ (۸۷۹) نے عوارف میں پیش کردہ احادیث کی تخریج کی ہے۔

اس طرح کتاب عوارف کو تصوف کی طویل تاریخ میں فارسی زبان دانوں نے مآخذ اصل سمجھا ہے اور اس کتاب کو بھی ایک بہترین تالیف اور متقدمین کی تمام تصانیف مثلاً قوت القلوب، اللمع، رسالہ قشیریہ، آداب المریدین (نجیب سہروردیؒ) آداب المریدین عبدالقادر گیلانیؒ کا ثمرہ سمجھا گیا ہے (یعنی متقدمین نے تصوف کے سلسلہ میں جو نکات پیش کئے ہیں وہ تمام تر عوارف میں موجود ہیں)

اس کتاب گرانمایہ کا متعدد بار فارسی میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ان تراجم میں مذکورہ ذیل متراجم قابل ذکر ہیں۔

۱: ترجمہ عوارف از اسماعیل بن عبدالمومن: ج ۶۶۵ھ میں عبدالسلام مکیؒ کا منوی کے ارشاد کے بموجب احادیث کی سند کے سلسلوں اور روایات کو حذف کر کے فارسی میں ترجمہ کیا۔ اس عظیم اور مہم ترین نسخہ کو جناب نذیر احمد نے مجلہ بیاض (۱۹۸۳ء) میں اور احمد منزوی نے فہرست ہائے خطی فارسی میں شمارہ ۱۰۸۱ پر متعارف کرلیا ہے۔ لیکن یہاں اس نسخہ کی وضاحت ضروری ہے کہ نسخہ مدرسہ راشدیہ، خیر پور (پیر جو گوٹھ) پاکستان۔ جسے آقای منزوی نے فہرست مشترک نسخہ ہائے خطی فارسی پاکستان۔ جلد۔ ۳ صفحہ ۷۰۶ پر ترجمہ عوارف نامعلوم کی صورت میں متعارف کرلیا ہے یہی نسخہ ہے یعنی اسماعیل بن عبدالمومن کا ترجمہ جس میں مترجم کا دیباچہ اور باب اول کی ۱۶ سطروں کا ترجمہ ناقص ہے (کرم خوردہ یا جگہ جگہ سے غائب ہے)

۲: تیسری شخصیت عزالدین محمود کاشی (م ۷۳۰ھ) کی ہے انہوں نے بھی عوارف کا ترجمہ کیا ہے جو صوفیانہ اسلوب میں ہے۔ اس ترجمہ میں رسالہ قشیریہ۔ کتاب اللمع اور شرح تعرف سے اقتباسات کر کے مصباح الہدایہ نام رکھا، عماد فقیہ نے اپنے منظومہ

marfat.com

Marfat.com

طریقت نامہ کی بنیاد اسی مصباح الہدایت مولفہ کاشی پر رکھی ہے۔

۴: چوتھی شخصیت صدر الدین جنید بن فضل اللہ شیرازی بن عبدالرحمٰن شیرازی (م ۷۹۱ھ) ہیں۔ انہوں نے بھی عوارف کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے۔ ترجمہ کے اختتام پر تحت گزارش "حل مشکلات" عوارف کو شامل کر کے اسکو ذیل ترجمہ عوارف قرار دیا ہے۔

جنید شیرازی نے یہ ترجمہ شاہ شجاع آل مظفر (م ۷۸۶ھ) کے لئے کیا تھا۔

حوالہ ہدیۃ العارفین ۱/ ۲۵۸۔

۵: کمال زادہ چلپی نے بھی عوارف کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا ہے۔ حوالہ احمد منزوی۔ نسخہ ہا ۲/ ۱۰۸۶

۶: عوارف کا ایک اور فارسی ترجمہ ہمارے سامنے ہے لیکن نسخہ کے ناقص ہونے کے باعث اس کے مترجم اور سالِ ترجمہ کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا حوالہ عارف نوشاہی فہرست موزہ کراچی صفحہ ۲۴۶

۷: فیض اللہ بن بہبود علی خراسانی نے جو تیرہویں صدی کے فضلاء میں سے ہیں عوارف کے ۶۳ ابواب کو چالیس ابواب میں "نجات السالکین" کے نام سے فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ روانی سے محروم ہے۔ اس ترجمہ کا نسخہ کتاب خانہ رضوی ۲۸۴ میں ہے۔ اس ترجمہ کا ایک اور نسخہ مشہد میں ڈاکٹر محمد مہدی ناصح کے پاس موجود ہے۔[۱]

۲۳۔ کلام شہاب الدین عمر سہروردی وشرحہ:

یہ ایک شرح ہے جو ابو محمد الجزیری نے کی ہے جو شیخ عمر سہرورد کے بعض نکات سخن کی وضاحت پر مشتمل ہے۔

۲۴۔ کنز العباد فی شرح الاوراد:

یہ شیخ سہروردی کے اذکار اور اوراد کی شرح ہے جو علی بن احمد غوری نے فارس میں لکھی ہے۔[۱] یہ مشکوک ہے حوالہ کشف الظنون ص ۱۵۱۷

marfat.com
Marfat.com

۲۵۔ اللوامع الغیبیہ :

کتب خانہ علوی کے مجموعہ میں ۶۳۰ نمبر پر اس کا ذکر ہے۔ یہ ایک رسالہ ہے جو عربی زبان میں ہے جو فتوح، فتوح" اور اللوامع الغیبیہ کے نام سے ہے۔ اس کا ایک نسخہ کا رسالہ مجلس میں مجموعہ ۳۶ پر ذکر کیا گیا ہے۔

۲۶۔ شیخ الشیخ شہاب الدین :

اس رسالہ کے مولف کا نام مجہول ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں (۱۶۹۷) پر اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۷۔ المعتقد :

جنید شیرازی نے کتاب شدالازار میں مولف کی حیثیت سے شیخ سہروردی کا نام لیا ہے یعنی "قال الشیخ شہاب الدین سہروردی فی کتاب المعتقد" گویا یہ کتاب توران پشتی کی معتقد کے علاوہ ہے اور یہ کتاب جو سہروردی کے نام سے منسوب ہے فارسی زبان میں ہے۔

۲۸۔ مناسک :

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں نمبر ۱۸۳۲ پر اس رسالہ کو سہروردیؒ کی تصنیف کی حیثیت سے ذکر کیا ہے۔ ظاہر ایسا ہوتا ہے کہ یہ وہی حلیۃ المناسک نامی کتاب ہے جس کا ذکر تاریخ اربل کے مؤلف نے صفحہ ۴۷ پر کیا ہے۔

۲۹۔ نامۂ سہروردی بہ اصفہانی :

شیخ سہروردی کا یہی ایک مکتوب عطیہ یادگار باقی ہے جو شیخ نے کمال الدین اسماعیل اصفہانی شاعر قرن ہشتم و ہفتم ہجری کے نام تحریر کیا ہے۔ یہ خط بزرگانہ اور عارفانہ نصائح پر مشتمل ہے۔ بحوالہ دیوان کمال الدین صفحہ ۹۔

۳۰۔ النکات الذوقیہ :

اس نام اور دوسرے نام رسالہ الشوقیہ والنکات الذوقیہ سے موسوم یہ ایک

marfat.com
Marfat.com

رسالہ ہے جو حضرت سہروردی سے منسوب ہے۔ حسام الدین بن یحییٰ لاہجی نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس رسالہ کا ایک نسخہ کتاب خانہ امیر المومنین نجف میں شمارہ ۵۶۶ موجود ہے۔

۳۱۔ نسبتِ خرقہ :

مراد بخاری کے کتاب خانہ کے نمبر شمار ۳۱۸ پر اس کا اندراج ہے۔ اس رسالہ کا متن عربی میں ہے اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے خرقہ کی نسبت پر مشتمل ہے اس رسالہ کی قلم کتابخانہ مرکزی دانش گاہ تہران کے لئے حاصل کی گئی ہے۔

۳۲۔ وصیت نامہ :

شیخ سہروردی کا یہ عربی زبان میں وصیت نامہ ہے۔ بظاہر جس کے مخاطب محمد بن عمر السہروردی ہیں۔ یہ وصیت نامہ ارباب تصوف میں بہت معروف و مشہور ہے چنانچہ نور الدین عبدالرحمٰن استرائنی نے اپنے ان خطوط میں جو انہوں نے علاؤالدولہ سمنانی کو تحریر کئے ہیں شیخ سہروردی کے اس وصیت نامہ کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کے چند نثر پارے بھی اقتباس کئے ہیں۔ حوالہ روضات الجنان ۲ / ۳۹۹

۳۳۔ رشف النصائح الایمانیہ :

عوارف المعارف کے بعد شیخ سہروردیؒ کی عظیم کتاب اور مہم ترین آثار یہی کتاب ہے۔ جس کا نام رشف النصائح الایمانیہ و کشف الفضائح الیونانیہ ہے اس کی تالیف سے مصنف ماہ جمادی الاول ۶۲۱ھ میں فارغ ہوئے۔ حضرت مصنف نے اس کتاب کے سبب تالیف میں لکھا ہے کہ۔

ہر چند کی عنایات الٰہی سے عنانِ ہمت علوم حقیقی کی طرف جو میراث انبیاء علیہم السلام ہیں معطوف رہتی ہے اور میں نے اپنی عمر عزیز کو اس بدخیال گروہ کی قباحتوں کے بیان میں صرف نہیں کیا لیکن غیرت دین نے مجھے اس امر پر اُبھارا۔ اور مدتوں سے حُدود یقین کا دائرہ عصبیت ایسے اسباب پیدا کرتا رہا اور مجھے اس امر پر برانگیختہ

marfat.com
Marfat.com

کیا کہ ان فلسفیوں کے مذموم علوم کے ردّ میں ایک کتاب تالیف کروں اور فلسفیوں اور ان کے متابعین کی حماقتوں اور گمراہیوں پر ایک رسالہ لکھوں۔

اگرچہ فضول باتوں کا ترک اور اپنے حال کی اصلاح میں مشغول ہونا اہل سلوک کا پسندیدہ طریقہ ہے جو اصحابِ قلوب اور باطن کی تعبیر، تزکیہ نفس اور آئینہء دل کی صفائی کا موجب بن سکے۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ ان ضلالت پسندوں کا طوفان وطغیان اس حد سے گذر چکا ہے کہ جس کا برداشت کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور اس گروہ کی بے راہ روی اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ اب اس سے اغماض واعراض نہیں کیا جا سکتا۔ پس دین محمدی ﷺ کی تقویت کے محرکات ودواعی نے (میں نے) اس بات کا پختہ ارادہ کر لیا چنانچہ میں نے اپنی صدق نیت کے محرکات کو اس گروہ کی شان و شوکت کے انکسار اور ان کی بنیادوں کے اکھاڑ پھینکنے کے لئے خود کو مصروف کیا۔ عنایت الٰہی نے جمعیت دل پر اس مقصود کے حصول کی راہ کو آسان بنا دیا۔ یہاں تک کہ میں نے اپنی حالی زبان سے اس کتاب کو اِملا (لکھوانے) کی توفیق پائی اور میرے بیان خلوص نے ہمت کو اس کی انشاء پر مائل کیا چنانچہ ۶۱۱ھ میں باوجود کہ ضعفِ بصر مطالعہ ء کتب میں مانع تھا توفیق الٰہی سے اس کتاب کو املاء کروایا (میرے مریدین نے جو کچھ میں کہتا گیا اس کو تحریر کر لیا) اور میں نے کسی کتاب کے مطالعہ کی رخصت اس کے لئے نہیں اٹھائی)

شیخ سہروردیؒ کی یہ تصنیف ساتویں اور آٹھویں صدی کے دانشوروں میں بہت مشہور ہوئی اور بہت سے موافق اور مخالف پیدا ہو گئے چنانچہ زُمرہٗ مخالفین میں خاص طور پر شیخ ضیاء الدین ابو الحسن۔ مسعود بن محمود شیرازی نے جو شیراز کے اعاظم علماء اور ساتویں صدی ہجری کے نامور مشائخ میں سے تھے۔ شیخ سہروردیؒ کی اس تصنیف کے ردّ میں ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام انہوں نے "کشف الاسرار ایمانیہ و ھتک الاستار الحطامیہ" رکھا اور کچھ دنوں کے بعد ہی دو اور رسالے حکمائے اسلام کی عظمت و حکمت کی شان میں تالیف کر کے اس میں شامل کر دیئے ان دوذیل رسالوں کے نام "اشارات الواصلین" اور "الکنہ" رکھے۔ لیکن جس طرح علامہ ابن رشد

marfat.com

Marfat.com

اندلسی کی تہافۃ التہافۃ امام محمد غزالی کی "تہافت الفلاسفہ" کے سامنے نہیں چمک سکی (مقبول نہیں ہوئی) اور اس کے اثر کو زائل نہیں کر سکی اسی طرح مسعود شیرازی کی یہ تالیفات جو رشف النصائح کے رد میں لکھی گئی تھیں شیخ سہروردی کی رشف النصائح کی شہرت کو ماند نہ کر سکیں۔

چنانچہ آٹھویں صدی ہجری میں بقول معین الدین یزدی (مترجم فارسی رشف النصائح) شیخ سہروردی کی صفائے نیت اور دولتِ محمدی ﷺ کی برکات سے اس کتاب کی شہرت تمام دنیا میں ہو گئی اور تمام اقالیم میں مذکور و مشہور ہو گئی اور یہ کتاب اہل دل کی انیس روح اور سالکانِ راہ حق کا غم دور کرنے والی بن گئی (اصحاب صفا اور سالکانِ راہِ حق نے اس کو اپنا انیس بنا لیا یعنی اس طبقے میں مشہور و مقبول ہو گئی)

حضرت شیخ سہروردی نے اس کتاب کو عربی میں تحریر کیا تھا۔ آٹھویں صدی تک عوام اس سے استفادہ نہ کر سکے۔ اس لئے معین الدین جمال یزدی (م ۷۸۹ھ) نے اس کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ جمال الدین جو معلم کے لقب سے مشہور تھے آٹھویں صدی ہجری کے مشہور و معروف فاضلوں اور استادوں میں شمار ہوتے تھے۔ جمال یزدی کا یہ ترجمہ متصرفانہ ہے۔ یعنی انہوں نے ترجمہ میں اضافے کئے ہیں۔ اور اپنے عہد کے نکات کو اس میں جگہ دی ہے۔

استاد یزدی (جمال یزدی) نے ۷۷۳ھ میں رشف النصائح کا ترجمہ کیا وہ خود اس سلسلہ میں کہتے ہیں۔

"۷۷۳ھ میں سلطان اعظم کامگار، قواعد جہانبانی کے جمانے والے چہرہ مُسلمانی سے گرد بدعت کو دور کرنے والے...... شاہ مظفر ابن السلطان المجاہد فی اعلاء کلمہ رب العالمین مبارز الحق والدین محمد بن المظفر بن المنصور نے دین کو تقویت اور اپنے پدر و جد نامدار کے آثار کو بلند کرنے کے لئے اور دین دار علماء کی عزت افزائی اور شعائر اسلام کی تعظیم کو مقاصد ارجمند کے اسباب اہم میں شمار کیا اور یہ یقین کر لیا کہ ان علمائے دین دار کی سرپرستی اور عزت افزائی مقاصد بلند کے دروازے کھولنے والی ہے،

marfat.com

Marfat.com

چنانچہ اس راہ میں الہاماتِ ملکی کی بنا پر دین محمدی ﷺ کی تقویت پر مستعد اور آمادہ ہو گئے۔ چنانچہ آپ کو خیال ہوا کہ اگر رشف النصائح کا ایسا ترجمہ کیا جائے جس کے مضامین کے فواید سے تمام طبقات بہرہ اندوز ہو سکیں تو یقیناً فلاسفہ کے خیالات کی بنیادیں منہدم ہو جائیں گی۔ چنانچہ اس کام کے لئے اس فقیر معین یزدی کو حکم ہوا۔ (کہ رشف النصائح کا ترجمہ کرو) علم و عمل میں قلیل البضاعت ہونے کے باعث یہ فقیر یزدی حیران و سرگردان ہوا یہاں تک کہ۔ سید کونین ﷺ کی روح مقدس سے میں طلب اعانت ہوا اور اس روحِ مقدس کی مدد سے اجمال کے طور پر اس کتاب کے مقاصد کو ایسی عبارت میں پیش کر دیا جو میری خاطر پریشاں سے ممکن ہو سکتا تھا"[1]

آثار منظوم

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ عربی اور فارسی پر کامل دستگاہ رکھتے تھے ان کا کلام اثر آفرین ہے اور ان کا بیان فصیح و بلیغ ہے۔ اللہ تعالےٰ کے اس عطیہ سے انہوں نے وعظ و تذکیر ہی میں کام نہیں لیا بلکہ تالیف و تصنیف کی صورت میں اپنے آثار باقی چھوڑے ہیں۔ ان میں سے بعض تو صوفیانہ و قائق اور عرفانی موضوع پر مہم ترین کام سمجھا جاتا ہے۔

شیخ سہروردی نہ صرف یہ کہ آثار منثور پر ہی کامل دسترس رکھتے تھے بلکہ وہ شاعری پر بھی عبور رکھتے تھے اور کئی رسالے انہوں نے نظم کیے ہیں۔ بلکہ عربی و فارسی کے اشعار کے کہنے میں وہ بڑے مشتاق تھے لیکن سیر و سلوک میں ان کا نظریہ محدود تھا اور بعض امور کی وہ پابندی کیا کرتے تھے چنانچہ سماع سے وہ گریز کرتے تھے اسی بنا پر خواہ نخواہ شاعرانہ فکر و طبیعت سے انہوں نے بہت کم کام لیا ہے اور اسی پابندی اور بعض قیود کی بنا پر ان کے بلند پایہ اشعار میں جیسا کہ چاہئے چاشنی پذیر نہیں ہیں"[2]

آپ نے بہت سے اشعار عربی و فارسی میں یادگار چھوڑے ہیں۔ جو ان قدیم و جدید کتب میں موجود ہیں جن میں شیخ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ (سوانح سہروردی کے سلسلہ میں جو جدید و قدیم مصادر ہیں ان میں یہ اشعار موجود ہیں) جس کے باعث بغیر شک و شبہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ اشعار شیخ سہروردیؒ ہی کے ہیں۔ چنانچہ حمد اللہ مستوفی نے آپ

marfat.com

Marfat.com

کی یہ رباعی پیش کی ہے۔

عشاۓ بد آنکہ غم یارش نہ بود	جز خوردن اندوہ تو کارش نبود
در عشق تو عاشقی باشد کہ در آں	ہم با تو وہم بے تو قرارش نبود

رابعہ ۱ ہدایت نے تذکرہ ریاض العارفین[۱۲] میں مذکورہ بالا رباعی کے علاوہ دو مزید رباعیاں اور ایک شعر شیخ سہروردیؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے درج کی ہیں۔ لیکن مکمل توجہ اور شاعرانہ استدلال کے پیش نظر اور اس اعتبار سے کہ شعر، شاعر کے روحانی اور معنوی نظریات کا نمائندہ ہوتا ہے اور شیخ شہاب الدین سہروردی کے نظریات معنوی اور ان کے طرزِ سلوک کے پیش نظر ہدایت کے قول کو (کہ یہ کلام شیخ شہاب الدین سہروردی کا ہے) قبول نہیں کیا جاسکتا۔ ہدایت نے یہ شعر اور دو رباعیاں ریاض الصالحین میں درج کی ہیں۔

شعر: ذرہ از نور روے من چو بر منصور تافت
ہمچو قندیلے زدارش سرنگوں آو یختم

رباعی: اے از غم دیدن رخت حیران من	واندر طلب وصل تو سرگردان من
بودن بتو مشکل است و نابودن آہ	سرگردانِ من، بے سروسامان من
رباعی: اے دوست وجود وعدمت اوست ہمہ	سرمایہء شادی و غمت اوست ہمہ
تو دیدہ نداری کہ بینی اورا	ورنہ ز سرت تاقدمت اوست ہمہ

سوانح و حالات سہروردی کا مطالعہ کرنے والے جوان کے آراء و افکار اور ان کے تصوف عاشقانہ سے کلیتہً گریز سے آگاہ ہیں اور جو محبت و محب و محبوب کے نظریات سے واقف ہیں بآسانی اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ مذکورہ بالا اشعار شیخ سہروردی کے اشعار نہیں ہوسکتے۔ لیکن یہ نکتہ قابلِ بیان ہے کہ سہروردی کے کہے ہوئے اشعار کو صرف ایک رباعی تک (جس کو حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ میں درج کیا ہے) محدود کردینا سخت بے انصافی ہے۔ اس بات کا قوی احتمال ہے کہ دوبیتی (قطعات) اور متعدد رباعیاں شیخ نے کہی ہوں جو دوسروں کے نام سے منسوب ہوگئی ہوں۔ ہمارے اس

marfat.com
Marfat.com

قول کی تائید اس مختصر رسالہ (کتابچہ) سے ہوتی ہے جس کا نام "مختصر در شرح رباعی از شہاب الدین عمر سہروردی" ہے۔ جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔ دے بدر کوے زلہ غارت کردم۔

اس مختصر رسالہ کا ایک نسخہ۔ مجموعہ شمارہ ۹۲ کتاخانہ بودلیان، رسالہ شمارہ ۴۳ میں موجود ہے۔ پس اگر یہ رباعی عمر سہروردیؒ کی ہے تو ہم اطمینان کے ساتھ یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ شیخ سہروردی کے اشعار صرف چند فارسی رباعیات تک محدود ہیں کہ ان میں سے بعض رباعیاں دوسروں کے نام سے منسوب ہو گئی ہیں۔ جس طرح شیخ سہروردیؒ کی اکثر تصانیف عربی زبان میں ہیں اس طرح عربی شاعری کی طرف بھی وہ مائل تھے اور اس طرف ان کی رغبت زیادہ تھی چنانچہ وہ کتب رجال اور تاریخی منابع و مصادر جن میں شیخ سہروردی کی سوانح حیات مذکور ہے ان میں شیخ سہروردی کے فارسی اشعار کے ساتھ ساتھ ان کے چند عربی اشعار بھی پیش کئے گئے ہیں۔ رشید الدین فضل اللہ ہمدانی نے اس خط میں جو صدر الدین محمد ترک فجندی کے نام لکھا ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی کے یہ اشعار بطور شہادت پیش کئے ہیں۔

:۱

- شَرِبْتَ بکاسِ مِنْ یدِالبَیْنِ مره
وَ قَدْ کُنتُ قَبْلَ البَیْنِ ذَا مَشرب عَذْبِ
فیاَ غائباً عَنْ نَاظِریْ وَ هُوَ حاضِرٌ
بقلبی رَعَاكَ اللّٰهُ فی البُعْده و القرب

:۲

- اِذا ما تذکَرتُ الذی کَانَ بیننا
مِنَ الوصلِ جادَ الدمعِ سکبًا علی سکب
فَبِتَ وَ نَار الوَجد بینِ جَوانحی
یُقلبنی الاَشواق جَنْباً علی جُنبِ

marfat.com
Marfat.com

۳:

بے تو نقاب خواہم از دیدہ کشاد
خوناب دل کباہم از دیدہ کشاد
یاد تو چو آتشیست اندر دل من
حالے کہ در آمد آہم از دیدہ کشاد

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] بعض مصنفین نے شیخ شہاب الدین سہروردی مقتول کی بعض کتابیں حضرت شیخ الشیوخ سے منسوب کر دی ہیں ان کا پورا نام شہاب الدین یحییٰ بن حبش سہروردی تھا۔ صاحب جواہر الاولیاء اور مرآۃ الاسرار نے انھیں حضرت شیخ الشیوخ کا خواہر زادہ بھی بتایا ہے۔ شہاب الدین مقتول سہروردی اشراقیوں کی حکمت میں بڑے متبحر تھے اس لئے انھیں شیخ اشراق بھی کہتے ہیں۔ امام یافعی فرماتے ہیں کہ ان کو اعتقاد نے بگاڑا اور لوگوں نے ان کے عقیدہ میں خلل اور حکماء متقدمین کے اعتقاد کی مخالفت کی تہمت لگائی۔ جب وہ حلب پہنچے تو وہاں کے علماء نے ان کے قتل کا فتویٰ دے دیا بعض کہتے ہیں کہ ان کو قید کر دیا گیا اور ان کا گلا گھونٹ دیا گیا۔

امام یافعیؒ فرماتے ہیں کہ ان کا علم عقل پر غالب تھا، عقل کو علم پر غالب ہونا چاہیے۔

۵۸۷ھ میں انھیں قتل کیا گیا اس وقت ان کی عمر ۳۶ یا ۳۸ سال تھی۔ حضرت شیخ مجد الدین بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ۔ ما تقول فی حق ابن سینا بو علی سینا کے حق میں کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا رَجلٌ اضله الله تعالٰی علی علم۔ یعنی وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالٰے نے باوجود علم کے گمراہ کر دیا، پھر میں نے پوچھا ما تقول فی حق شهاب الدین مقتول اور شہاب الدین مقتول کے بارے کیا فرماتے ہیں فرمایا هو من مُتبعبه۔ یعنی وہ اس کے تابع ہے۔ شہاب الدین سہروردی مقتول کی تصانیف میں التلویحات فی المنطق، الحکمت، مطارحات، حکمت اشراق، شرح اشارات، روضۃ القلوب، تنقیحات، اصول فقہ، کلیات تصوف، تسخیرات، سجاب العقول، الغوس والقاصر مشہور ہیں۔ ان کی ایک کتاب دیدۂ دل کے نام سے U.S.A سے شائع ہوئی ہے۔

[2] عشق بہ جلال و آثار کمال۔

[3] یہ رسالہ دہلی کے مطبع مجتبائی نے حضرت غوث الاعظمؒ، حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ، قاضی ثناء اللہ پانی پتی، شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے مکتوبات کے آخر میں فارسی ترجمہ کے ساتھ کلمات طیبات کے نام سے شائع کیا تھا۔ آپ اسی رسالہ کو عبدالسلام سہروردی صاحب نے اردو میں منتقل کر کے تجلیات سہروردیہ کے ساتھ شائع کیا ہے اور علیحدہ رسالہ کی صورت میں بھی طبع کرایا ہے یہ مختصر رسالہ اسرار و معارف کا مرقع ہے۔ حضرت شیخ الشیوخ" مقدمہ اسرار العارفین و سیر الطالبین میں فرماتے ہیں۔ 'فقراء آہ رحلت کر گئے فقراء کے گھر ویران ہو گئے ہیں اور ان کے شہروں کی بنیادیں ہل گئی ہیں۔ ہیں اور بھلائے جا چکے ہیں اب تو نقال اور بہروپیے بہت پیدا ہو گئے ہیں جو غیبت اور جھوٹ، دنیا کی طلب اور فریب و نفاق، بغض و کدورت، اور خیانت و کینہ، حسد و تکبر، غصہ و حرص، ریاکاری، دشمنی اور عداوت، مال و دولت کی خواہش اور سلاطین و امراء کی صحبت اور حرام خوری میں مشغول ہو گئے ہیں اور یہ وہ مشاغل ہیں کہ

marfat.com

Marfat.com

جن سے دل حقیقی مردہ ہو جاتا ہے۔ ایسے اشخاص کی تو شہادت بھی قبول نہیں ہوتی۔ تو پھر ان کی پیروی کرنا اور ان سے خلف و تبلیغ کی سند حاصل کرنا کس طرح جائز اور روا ہو سکتا ہے۔ لہذا میں نے چاہا کہ ایک کتاب میں سالکین و فقراء کے علم کی باتیں تحریر کروں۔

پس اس خواہش کے تحت میں نے یہ کتاب تحریر کرنے کا عزم کیا اور قلم کو جنبش دی میں اس کتاب کا نام اسرار العارفین و سیر الطالبین رکھتا ہوں۔ اور خداوند کریم سے اس کتاب کو مکمل کرنے کی توفیق کا اسی طرح طالب ہوں۔ جس طرح کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے اس کتاب کا موضوع اور نام عطا کیا ہے۔ اور مدد نہیں ملتی مگر صرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور وہی کل باتوں پر قادر ہے اور اس بات پر بھی کہ وہ اس کتاب کو حسب پسند منا کر قبول فرمائے۔

العبد

ابو حفص شہاب الدین عمر سہروردی۔

ؔ اس کے مخطوطات کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن اور بانکی پور پٹنہ کے کتب خانہ مشرقیہ میں محفوظ ہیں عوارف المعارف ص ح مقدمہ سید رشید احمد ارشد۔

ؔ اور اوشیخ الشیوخ کا اردو ترجمہ مولنا محمد عباس الحسنی الحسینی القادری النقشبندی الہٰ آبادی نے وسیلہ الفردوس کے نام سے کیا تھا یہ ترجمہ ۱۱۰ صفحات پر مشتمل ہے اور نثار پریس الہٰ آباد (انڈیا) سے چھپا تھا کتاب پر سن اشاعت درج نہیں۔ سر ورق پر مرقوم ہے۔ الحمد للہ المنۃ کہ درایں ایام فرخندہ فرجام اوراد حبر کہ بندگی حضرت سلطان العارفین برہان السالکین شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ۔ یہ ترجمہ نایاب ہو چکا ہے اس کا ایک نسخہ حضرت مخدوم سید مشتاق احمد صاحب (لاہور) کے کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

(نعیم سہروردی)

ؔ اس کتاب کا مخطوطہ برلن میں محفوظ ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں بھی ایک کتاب ایضاح اسرار العلوم کے مخطوطے کے آخر میں الرحیق المختوم کا مخطوطہ شامل ہے۔ (مقدمہ عوارف المعارف ص ف از سید رشید احمد ارشد)

ایک حضرمی عرب شیخ سلیمان بن عبداللہ بن مرعی نے الرحیق المختوم کو مطبع لطیفیہ حیدر آباد دکن سے ۱۳۲۹ھ میں شائع کیا۔ جس کو محمد معشوق خان سلطانی نے اردو ترجمہ کے ساتھ ۱۳۵۹ھ میں حیدر آباد دکن سے ہی شائع کیا۔ الرحیق المختوم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی ہی تصنیف لطیف ہے جو تربیت یافتہ خسی مریدوں کے لئے لکھی گئی تھی یہ رسالہ ۲۷ فصلوں پر مشتمل ہے۔

جناب عبدالسلام سہروردی صاحب نے اسے اردو کے نئے قالب میں ڈھال کر تجلیات سہروردی کے ساتھ پشاور سے شائع کر دیا ہے۔ (نعیم سہروردی)

ؔ مجلہ دانش کے مدیر نے حاشیہ میں تحریر کیا ہے کہ یہ رباعی ابو سعید ابوالخیر ہے۔ لیکن جناب شمس بریلوی

marfat.com

Marfat.com

صاحب نے مقدمہ مقالات صوفیہ میں دلائل کے ساتھ یہ بات ثابت کردی ہے کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر شاعری کا ذوق نہیں رکھتے تھے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے مقدمہ مقالات صوفیہ از شمس بریلوی، ناشر مکتبہ نبویہ لاہور۔

۵ راقم عاصم محمد نعیم طاہر سہروردی کی نظر میں عوارف المعارف حضرت شیخ الشیوخ کی اہم کتاب ہے۔ جسے بجا طور پر تصوف کی بنیادی کتاب کہا جاسکتا ہے۔ اس کتاب کو آپ نے مکہ معظمہ میں تصنیف فرمایا اور اس کے دقیق مسائل کو اللہ تعالےٰ سے رجوع کر کے خانہ کعبہ کے طواف اور زیارت کے بعد حل فرمایا یہی وجہ ہے کہ اس میں وہ تاثیر ہے کہ اس کی بدولت ہزاروں گم کردہ راہ منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اس کتاب میں تصوف کے تمامی مسائل کو قرآن و حدیث کی مستند روایات سے دلکش انداز میں منطبق اور مُستدل کیا ہے۔ بخاری و مسلم اور ترمذی شریف کی مانند آپ نے تمام احادیث اپنے مشائخؒ کے مسلسل اسناد کے ساتھ درج فرمائی ہیں۔ اور مشائخؒ کا سلسلہ اسناد بنام صحابہ کرام اور حضور ﷺ تک پہنچایا ہے۔ یہی وہ خصوصیت ہے جس سے دیگر کتب تصوف خالی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؒ اہل باطن ہونے کے ساتھ ساتھ ایک جید عالم اور محدث بھی تھے۔ چنانچہ جب آپ نے یہ کتاب عوارف المعارف تصنیف کی تو اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اسے شیخ نجم الدین کبریٰؒ کی خدمت میں لے جاؤ اگر وہ اسے پسند کریں تو بہتر ورنہ ضائع کردیں۔ آپ کے شاگرد اس کتاب کو لیکر حضرت نجم الدین کبریٰؒ کی خدمت میں پہنچے چنانچہ شیخ نجم الدین کبریٰ نے بنظر غائر عوارف المعارف کا مطالعہ کیا اور فرمایا تصوف کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں۔

صاحب مناقب الاصفیاء نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے...... کہ

از اہل وثوق سماع است کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی چوں عوارف را تصنیف کرد۔ گفت مر اخواجم عرض کنید یعنی بر خواجہ نجم الدین کبری عرض کنید۔ اگر او قبول کنید بدارند و گرنہ بشوئید۔ خواجہ نجم الدین کبری چوں عوارف را دید گفت صوفی را ازیں چارہ نیست ہر صوفی کہ ایں کتاب مخدوم زادہ را ندانند...... صوفی نباشد......

مولانا سید ابوالحسن ندوی نے تاریخ دعوت و عزیمت حصہ اول میں شیخ الشیوخؒ کی اس اہم دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔ حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی کے بعد جن عارفین نے دعوت و تذکیر اور تربیت نفوس کا کام پوری طاقت اور عمومیت سے جاری رکھا اور غفلت و دینوی انہماک کا مقابلہ کتاب تاریخ سے کیا وہ عوارف المعارف ہے اس کتاب کو آپ نے مکہ معظمہ میں قیام کے دوران مکمل کیا۔ صوفیاء اور علمائے معارف اسلامیہ کے نزدیک یہ وہ معرکتہ الآرا تصنیف ہے جو ہر دور اور ہر سلسلہ کے وابستگان کے لئے راہنمائے طریقت ہے (حوالہ روزنامہ نوائے وقت بروز منگل ۶ مئی ۱۹۸۰)

عوارف المعارف کو صوفیاء کرام کے ہر طبقہ میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ سہروردی اور چشتی سلسلے کے صوفیاء کرام کے حلقوں میں تو اس کا باقاعدہ درس ہوتا تھا، عوارف المعارف کی قدر و قیمت کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ ایک دفعہ عوارف المعارف کا درس دے رہے

marfat.com

Marfat.com

تھے آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے۔ آپ نے اس کا نام شہاب الدین رکھ دیا۔ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ عوارف المعارف کے جو مطالب بیان فرمایا کرتے تھے وہ کسی دوسرے سے سننے میں نہیں آئے ان کے بیان کی لذت مجھ پر ایسی طاری ہوتی تھی کہ مجھے خیال ہوتا اگر اسی حالت میں موت آجائے تو کیا ہی اچھا ہو۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اپنی روحانی مجالس میں بار بار فرماتے تھے کہ

اگر کسی شخص کا شیخ نہ ہو اور وہ بغور عوارف المعارف کا مطالعہ کرے اور اس پر عمل کرے تو بلاشبہ وہ ولی بن جائے گا۔ یہ کتاب اسے شیخ کامل کا کام دے گی۔ حضرت مخدومؒ نے خود حضرت شیخ الشیوخ کے خلیفہ شیخ شرف الدین محمود تستری سے عوارف کے درس کی تجدید کی اور واپسی پر اپنی خانقاہ میں اس کے درس میں مشغول رہے۔

حضرت شیخ جمال الدین محدث اوچ بھی عوارف المعارف کا خصوصی درس دیا کرتے تھے۔

(محمد نعیم طاہر)

حضرت شیخ اشرف جہانگیر سمنانی نے حضرت امام عبداللہ یافعیؒ کے ایماء پر عوارف المعارف کی ایک شرح لکھی تھی (صحائف اشرفی ص ۱۱۶) حضرت مولانا شاہ حافظ علی انور قلندرؒ نے تحفۃ العوارف فی شرح خطبہ العوارف میں عوارف المعارف کی مفصل شرح تحریر فرمائی تھی (تذکرہ گلشن کرم ص ۱۵۵)۔

ف راقم الحروف کو سخت تعجب ہے کہ مایل ہروی صاحب نے مصباح الہدایت کو کس طرح عوارف کا ترجمہ کہہ دیا جبکہ صورت حال یہ ہے کہ عوارف المعارف ۶۳ ابواب پر مشتمل ہے اور مصباح الہدایت ۱۰ ابواب پر منتہی ہوتی ہے۔ ۶۳ ابواب کی حامل کتاب کو ۱۰ ابواب پر جیسے ختم کر دیا جائے تو اس کو ترجمہ کتاب کہنا عجیب بات ہے۔ جلال الدین ہمائی مرحوم نے مصباح الہدایت کے مقدمہ میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ مصباح الہدایت عوارف کا ترجمہ نہیں بلکہ مستقل کتاب ہے۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

دوبارہ کتاب مصباح الہدایت کہ ترجمہ عوارف المعارف نیست بلکہ کتاب مستقل است۔ متضمن مطالب عوارف المعارف باضافہ مطالب دیگر از خود عزالدین محمود در محل خود بتفصیل بحث کردہ ایم۔ مایل ہروی صاحب نے شاید مصباح الہدایت مطبوعہ کتاب خانہ سنائی تہران کا مطالعہ نہیں فرمایا۔ اس کو تلخیص عوارف تو کہہ سکتے ہیں ترجمہ کسی صورت میں نہیں کہا جا سکتا۔

(ملاحظہ کیجئے مصباح الہدایت مطبوعہ کتابخانہ سنائی تہران با مقدمہ آقای جلال الدین ہمائی)

(محمد نعیم طاہر سہروردی)

ف یہ فہرست عربی اور فارسی متراجم کی ہے۔ انگلینڈ کے ایک صوفی منش سکالر کرنل ولبر فورس کلارک (WILBER FORCE CLARK) نے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی تعلیمات سے متاثر ہو کر ان کی کتاب عوارف المعارف کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں عوارف کے جو ترجمے

marfat.com

Marfat.com

ہوئے ہیں ان کا ذکر مایل ہروی صاحب نے نہیں کیا۔ صغیر میں سب سے زیادہ مشہور زوارف شرح عوارف ہے جو علامہ سمائی کی یادگار ہے۔ نولکشور پریس نے انیسویں صدی کے اواخر میں اس کا فارسی ترجمہ شائع کیا تھا۔ حضرت خواجہ گیسو دراز از سید محمد بن یوسف الحسینی نے عوارف کی شرح عربی میں تحریر کی اس کا نام معارف العوارف رکھا۔ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ نے بھی اس کی عربی میں معارف شرح عوارف تحریر کی۔ عوارف کا سب سے پہلا اردو ترجمہ مولوی محمد ابوالحسن فرید آبادی نے کیا جو ۱۸۹۱ میں لکھنو سے شائع ہوا۔ پاکستان میں سب سے پہلا اُردو ترجمہ حافظ سید رشید احمد ارشد ایم۔ اے مرحوم نے کیا جو ۱۹۶۲ء میں لاہور سے شائع ہوا۔ عوارف کا دوسرا اُردو ترجمہ حضرت قبلہ شمس بریلوی صاحب نے کیا ہے آپ نے اس پر ۱۱۲ صفحات کا مقدمہ پیش کر کے اس کو بہت ہی جاذب اور دلکش بنادیا ہے۔ یہ ترجمہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی سے متعدد بار شائع ہو چکا ہے۔ (محمد نعیم طاہر سہروردی)

[11] کنز العباد حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کے اوراد کی شرح ہے۔ جو حضرت شاہ رکن عالم ملتانی سہروردیؒ کے مرید شیخ علی بن احمد غوری ساکن گڑھ (متصل جون پور) نے کی تھی۔ یہ شرح ۱۳۲۶ھ میں مطبع قازران چھپی تھی۔ [12] مایل ہروی صاحب نے رشف النصائح پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ خوف طوالت ہم نے اس کا صرف خلاصہ درج کیا ہے۔

[13] ۲۔ مایل ہروی صاحب اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت شیخ الشیوخؒ کے تمام اشعار سوز و گداز سے مملو ہیں اور آپ کا کلام نہایت بلند و بالا ہے۔ اور صاحب حال ہی اسے سمجھ سکتے ہیں۔ اور جو اس منزل کا راہی ہی نہ ہو وہ آپ کے کلام سے کیا حاصل کر سکتا ہے۔

(نعیم سہروردی)

[14] ہدایت کی تصنیف ریاض العارفین نہیں ہے بلکہ ریاض الشعراء ہے، مایل ہروی کو یہاں تسامح ہوا ہے

(نعیم سہروردی)

[15] وزیر عماد الدین محمد بن الاصفہانی نے جریدہ القصر وجریدہ اہل العصر میں آپ کے عربی اشعار نقل کئے ہیں۔ ابن خلکان نے بھی اپنی کتاب میں نمونہ کے طور پر آٹھ اشعار کا انتخاب کیا ہے۔ آپ کے فارسی اشعار میں چند رباعیاں امین احمد رازی کی ہفت اقلیم میں منقول ہیں ان میں سے تین رباعیاں رضا قلی خاں ہدایت نے ریاض العارفین میں اور ایک رباعی کو مجمع الفصحا میں نقل کیا ہے۔ آپ کے چند مزید اشعار درج ذیل ہیں۔

ایں شور بہ بیں کہ در جہاں افتا داست
خلق از پے سود و زیاں افتاداست
بہ زاں نبود کہ گوشہء بگزینی
اے وائے براں کہ درمیان افتاداست

(مجمع الفصحا)

marfat.com
Marfat.com

گر در رہ تن روئے صبا مار است
در دیر دل روئے بہشت دار است
در ذرہ جاناں روئے جاناں خواہی
قصہ چہ کنم کہ حاصل است دیدار است

(مفتاح العاشقین ص ۷ مجلس سوم)

غزل

۱۔ ایہا العشاق ما در دامِ عشق آویختیم
گرد بود خود زخاک آدمیت بیختیم

۲۔ سر بر آورد راز میان جان و دل بیدار دوست
چوں جمال او بدیدم از ہمہ بگسیختیم

۳۔ حاکمی در گوش جان ما غیب آواز داد
وہ کہ تلہاخاکِ تیرہ نور خود آمیختیم

۴۔ ذرہ اے از نور روئے ما چو منصور تافت
ہم چو قندیلی او ارش سرنگوں آویختیم

۵۔ اے شہاب سروردی گر گرفتار مال
دلنہ در دام از برائے مرغ زیرک ریختیم

(تحقیق دراحوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۲۲)

ترجمہ وتشریح (غزل)

۱: اے عاشقو۔ ہم تو عشق کے دام میں گرفتار ہو چکے ہیں اور ہم نے اپنے وجود کی خاک کو خاک آدم سے ملا لیا ہے۔ ہمارا یہ وجود عشق کی کرشمہ سازیوں کا عنوان ہے کہ اسی کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی۔

کُنت کنزاً مخفیاً فاحببتُ ان اعرف فخلق الانسان۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام عاشقِ مولا تھے ہم بھی اسی طرح عاشق ہیں۔

۲: ہماری جان و دل کے اندر اس بیدار دوست (یعنی ذات واجب الوجود) نے اپنی تجلی فرمائی یعنی اس کا اثر میرے وجود میں نمایاں ہو گیا جب ہم نے اس دوست کا جمال دیکھا تو ہر چیز سے پیچھا چھوٹ گیا اور ہم صرف اس دوستِ ازلی کے ہو کر رہ گئے۔

marfat.com
Marfat.com

۳ : اس وقت ہاتفِ غیب نے ہمارے دل کے کان میں غیب سے آواز دی کہ ہم نے تیری خاکِ تیرہ میں اپنے نور کی تجلیاں ودیعت کر دی ہیں جس کی وجہ سے اب وہ خاک خاک نہیں رہی بلکہ تجھ کو سراپا نور بنا دیا گیا ہے۔

۴ : جب نورِ ذاتِ محبت کا ایک ذرہ منصور کے چہرہ پر پڑا (یعنی نورِ ذلت کا پر تو جب منصور پر پڑا) تو اس کو قندیل کی طرح نکال کر دار سے نیچے گرا دیا یہاں ہمارے چہرہ کا نور اس لئے کہا ہے کہ ذلت کے حق کے ساتھ شاعر (شیخ الشیوخ) کو فنا تامہ حاصل ہے لہٰذا دوست کے چہرہ کو اپنا چہرہ کہا ہے۔

۵ : اے شہاب سہروردی اگر تو دامِ عشق میں گرفتار ہے تو رونا شروع کر تاکہ تیری آنکھ سے آنسوں کے قطرے گر کر دانہ بن جائیں اور دانے کو دیکھ کر دوست خود دام میں محبوس ہو جائے یعنی رونے اور گریہ زاری کی بدولت محبوب حقیقی کا قرب و وصال حاصل ہو جائے۔

marfat.com

Marfat.com

تعلیمات

اسرار الٰہی کے محافظ صوفیاء کرام کے پاک قلوب اسرار الٰہی کے محافظ ہیں کیونکہ انہوں نے تقویٰ کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے بعد دنیا سے کنارہ کشی کی ہے، تقویٰ کے ذریعے ان کا نفس پاکیزہ بنتا ہے اور زہد کے ذریعے ان کے دل صاف ہوئے ہیں چنانچہ جب زہد اختیار کرنے کے بعد انہوں نے دنیوی مشاغل کو ترک کر دیا۔ تو ان کے باطنی مسامات کھل گئے اور ان کے قلوب کے کان سننے لگے۔ اس کام میں انہیں زہد سے بہت مدد ملی ہے۔ علمائے تفسیر، محدثین، اور فقہا نے کتاب و سنت کے ذریعے مذہبی علوم کا احاطہ کر لیا ہے۔ ان کے ذریعے مذہبی احکام منضبط کئے گئے اور نئے نئے مسائل کو شرعی اصولوں سے ثابت کیا۔ اس طرح خداوند تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے دین کی حفاظت کی۔ مفسرین نے تفسیر و تشریح کے اصول اور لغت و صرف و نحو، قصص اور قرأت کے مختلف طریقے معلوم کئے۔ اس سلسلے میں انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور مسلمانوں میں قرآنی علوم کی توسیع ہوئی۔[1]

مشائخ کی ضرورت ہمیں اپنے مشائخ کی اسناد کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے صحابی عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی جگہ دس آدمی ہوں یا اس سے زیادہ موجود ہوں اور ان میں ایک آدمی بھی ایسا نہ ہو جو لوگوں کو اللہ سے ڈراتا ہو تو ان سب کا معاملہ خطرناک ہو جائے گا۔ لہٰذا مشائخ عظمت الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ اور لوگوں کو ظاہر و باطنی ادب سکھاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ۔ (پارہ ۷۔ رکوع ۱۶۔ ۸)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے ہدایت دی ہے لہذا ان کی راہ پر چلو۔

مشائخ کو جب ہدایت حاصل ہوئی تو وہ اس بات کے مستحق ہو گئے کہ ان کی پیروی کی جائے انہیں پرہیزگاری کا پیشوا بنایا گیا۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کی زبانی یہ ارشاد فرمایا۔ جب میرے بندے پر میرا اشتغال غالب ہو تو میں اس کی تمام تر توجہ اور لذت اپنے ذکر پر مرکوز کرتا ہوں اور جب اس کی توجہات اور لذتوں کا مرکز میرا ذکر بن جاتا ہے۔ تو وہ میرا عاشق ہو جاتا ہے اور میں بھی اس سے عشق کرتا ہوں اس وقت اپنے اور اس کے درمیان حجابات کو اٹھا دیتا ہوں۔ لہذا جب اور لوگ غافل ہو جائیں تو وہ غافل نہیں ہوتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کلام پیغمبروں کا کلام ہے۔ یہی دراصل بطل عظیم ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر میں روئے زمین کے باشندوں کو سزا دینا چاہوں یا ان پر کوئی عذاب نازل کروں تو انہیں یاد کر کے دنیا والوں سے عذاب کو لوٹا دیتا ہوں۔

مشاہدہ حق

بعض دفعہ کچھ لوگوں کے دلوں میں ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں جنہیں وہ روحانی واقعات سمجھتے ہیں اور اصل حقیقت سے واقف ہوئے بغیر انہیں مشائخ کرام کے وقائع کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ اس معاملہ میں اگر کوئی تحقیق کرنا چاہے تو اصل حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی خدا کا مخلص بندہ ہو اس کی نیت نیک ہو اور چالیس دن تک خلوت نشین ہو تو اس صورت میں مختلف لوگوں پر مختلف کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ بعض حضرات کا باطن تلقین کامل سے بالکل صاف ہو جاتا ہے اور اس کے دل سے حجاب اٹھ جاتا ہے۔ بلکہ ان کی ویسی حالت ہو جاتی ہے، جیسا کہ ایک بزرگ نے کہا ہے۔

میرے قلب نے میرے پروردگار کا مشاہدہ کیا۔

بعض حضرات نیک کام کر کے اور اپنے اعضاء اور جوارح کو برے کاموں سے روک کر نماز اور تلاوت اور وقت مقررہ پر ذکر و اوراد کے ذریعے اس مقام پر پہنچتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں کچھ لوگوں کو مشاہدہ حق ایک ہی ذکر کی وجہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔ کبھی کوئی ذکر بار بار کرتا رہتا ہے اور نماز پنجگانہ اور سنن موکدہ پڑھنے کے بعد پورے وقت تک ہی ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور سستی نہیں کرتا یہاں تک کہ وضو اور کھانے کے وقت بھی اس کا ذکر جاری رہتا ہے۔

ذکر ذات اگر بندہ خلوت میں اپنے دل کی ہم آہنگی کے ساتھ کلمہ شریف کا ورد کرتا رہے تو یہ قلب میں راسخ ہو کر ہوائے نفس کا ازالہ کر دے گا۔ اور قلب میں اس کا مفہوم کلمہ نفس کے ساتھ قائم مقام ہو جائے گا۔ جب یہ کلمہ دل پر چھا جائے اور اس کی زبان عادی ہو جائے تو قلب اسے اپنے اندر ایسا جذب کر لیتا ہے کہ اگر کلمہ کی صورت زبان اور قلب سے دور ہو جائے تو اس صورت میں بھی اس کا نور قائم رہے گا اور یہ ذکر مشاہدہ حق کے ساتھ قائم ہو کر ذکر ذات بن جائے گا اور یہی ذکر ذات نور ذکر کے جوہر بن جانے کے بعد مکاشفہ، مشاہدہ اور معاینہ کہلاتا ہے۔ جو خلوت نشینی کا کمال مقصود ہے۔

صوفیہ کی اخلاقی اصلاح صوفیاء کرام مجاہدات و ریاضت کے ذریعہ اپنے نفوس کی اس طرح اصلاح کرتے ہیں کہ اخلاقی کمالات کے مرتبہ پر فائز ہو جاتے ہیں۔ مگر بعض افراد ایسے ہیں جو عمل کرتے ہیں مگر اخلاق نہیں سدھارتے اور کچھ زاہد انسان بعض اخلاق کے پابند ہوتے ہیں مگر بعض اخلاق کو ترک کر دیتے ہیں مگر صوفیہ کی جماعت تمام فضائل اخلاق کی پابندی کرتی ہے۔ شیخ ابو بکر الکتانی کا قول ہے، تصوف سراپا اخلاق ہے جس نے کسی اخلاق کا اضافہ کیا اس نے تصوف میں اضافہ کیا، بہر حال عام مسلمان نیک کام کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اسلام کی روشنی میں راہ چلتے ہیں، زاہدوں کی جماعت بعض اخلاق اختیار کرتی ہے کیونکہ وہ ایمان کی روشنی میں گامزن ہیں مگر صوفیہ مقربین بارگاہ ہیں وہ احسان کے نور کی تابانیوں میں عمل پیرا ہیں، چنانچہ جب اہل قرب اور صوفیہ کے باطن میں نور یقین سرایت کر جاتا ہے اور وہ ان کے اندرون قلب میں اچھی طرح راسخ ہو جاتا ہے تو قلب کا گوشہ گوشہ جگمگا اٹھتا ہے۔ اس

marfat.com

Marfat.com

صوفیائے کرام نے سنت کا احیاء کیا ہے

یہ صوفیائے کرام ہی ہیں جنہوں نے سنتِ رسول ﷺ کا احیا کیا ہے کہ انہوں نے ابتدا ہی سے آپ کے اقوال پر عمل کیا ہے (جس کی ان کو توفیق دی گئی تھی) اور اپنی روحانی زندگی کے درمیان آپ کے اعمال مقدسہ کی پیروی اور اقتدا کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان میں اعمال نبوی ﷺ کی پیروی راسخ ہو گئی۔ حسنِ اخلاق بغیر تزکیہ نفس کے پیدا نہیں ہو سکتے اور تزکیہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب کہ شریعت کی سیاست و قیادت تسلیم کر لی جائے۔[۱۰]

قلب کی اس بیماری کا علاج جو کھانے سے پیدا ہوتی ہے

کھانے کی اس بیماری کا علاج جس سے قلب کا مزاج متغیر ہو جاتا ہے یا دل بیمار ہو جاتا ہے۔ یہ ہے کہ کھانا شروع کرتے وقت اللہ تعالےٰ سے یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالےٰ اس غذا کو اس کی اطاعت میں مددگار بنائے اور یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَمَا رَزَقْتَنَا مِمَّا نُحِبُّ اجْعَلْهُ عَوْناً لَنَا عَلٰی مَاتُحِبُّ وَمَا زَوَّیْتَ عَنَّا مِمَّا نُحِبُّ اِجْعَلْهُ فَرَاغاً لَنَا فِیمَا تُحِبُّ ○[۱۱]

قربِ خدا کا راستہ

بندے کو اس وقت تک اللہ تعالےٰ کا قرب اور تقدس حاصل نہیں ہوتا جب تک وہ مخلوق سے دوری اختیار نہیں کرتا۔ کیونکہ لوگوں کا قرب بندے اللہ تعالےٰ کے ذکر و عبادات اور اطاعت سے نیز کل کائنات پر اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کی بادشاہت و اختیار و قدرت اور ملکوت کے بارے میں غور و فکر سے مانع ہوتا ہے۔ پس خداوندِ کریم کا قرب حاصل کرنے کے لئے بجز اس کے اور کوئی صورت نہیں ہے کہ مخلوق سے دوری اختیار کی جائے۔ جس طرح کسی سلطان کا قرب غیر سلطان سے الگ ہوئے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح بندے کو مولیٰ کے قرب کا حصول غیر مولیٰ سے دوری اور علیحدگی اختیار کئے بغیر صحیح طور پر ممکن نہیں ہے۔[۱۲]

marfat.com

Marfat.com

صفات شیخ شیخ وہ ہوتا ہے جس کی ذات تقدس حاصل کر چکی ہو۔ جس کی غیر پسندیدہ صفات فنا اور صفات حمیدہ بقا پا چکی ہوں۔ کسی شخص کو اگر بعض کرامتیں میسر آبھی جائیں تو بھی وہ اس وقت تک مسند شخصیت پر متمکن ہونے کا اہل نہیں جب تک کہ اس میں وہ صلاحیت پیدا نہ ہو جائے جس سے کہ کاملین دوسروں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ ایسا شخص تو خود اس بات کا محتاج ہے کہ اس کی اصلاح و تربیت کی جائے اور مرشد کامل اس کو معرفت و طریقت سکھائے۔ حضرت شیخ ابوالغیث یمنیؒ نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے[13]۔

طریق فقراء جس نے صوف اور جُبّہ پہنا اس نے لذیذ اور مرغن غذا نہ کھائی۔ وہ بادشاہوں سے اور اہل دنیا سے میل جول نہیں رکھتا۔ جس نے ایسا نہیں کیا اس نے نبیوں اور اہل سلوک کے لباس کا حق ادا نہیں کیا بلکہ اس میں خیانت اختیار کی[14]۔

تاثیر صحبت فقیر کے لئے بادشاہوں اور سلاطین سے میل جول حلال نہیں ہے کیونکہ ان کی صحبت سے فقر کا دل مرہ ہو جاتا ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ بادشاہوں کی صحبت فتنہ ہوتی ہے اور ان کا کھانا فقیروں کے لئے ایک ایسا زہر قاتل ہے جس کا کوئی تریاق نہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ علم سے معرفت میسر آتی ہے اور ظالم کا چہرہ دیکھنے سے قلب سیاہ ہو جاتا ہے اور معرفت حاصل نہیں ہوتی۔

روایت ہے کہ حضرت ابوالحسن نوری نے ارشاد فرمایا کہ جس طرح ایک بدکار تاثیر صحبت سے نیکوکار بن جاتا ہے۔ اسی طرح نیکوکار بھی بدکاروں کی صحبت سے بدکار بن جاتا ہے اور جو بھی اس مسئلے کا انکار کرتا ہے وہ جھوٹا، گمراہ اور بے ایمان ہے۔

الصحبۃ تؤثر صحبت اثر کرتی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے ارشاد فرمایا ہے کہ صالحین کی صحبت اہل علم کے لئے نور اور رحمت ہے[15]۔

دائمی ذکر اللہ سالک کو چاہئے کہ وہ ذکر اللہ میں کثرت سے مشغول رہے تا آنکہ اس کے

marfat.com

Marfat.com

جسم کے بالوں میں سے ہر ایک بال زبان بن جائے[۱۶] (یعنی ہر ایک بال بھی ذکر اللہ میں مشغول ہو جائے)[۱۷]

ثمرہ بیعت وریاضت ارادت کا ثمرہ یہ ہے کہ ایک طالب ہدایت بیعت کے بعد ریاضتِ نفس اور راہِ سلوک پر گامزن ہو کر خود کو دنیاداروں، امیروں، بادشاہوں، اور ہوائے نفس سے دور رکھتا ہے[۱۸]

فضولیات سے پرہیز مبتدی مرید کو چاہئے کہ وہ تمام فضول باتوں مثلاً فضول نظر، فضول کلام، فضول کھانے پینے اور جملہ صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

ذکر ومراقبہ جو مرید کو درویش طبع ہوتا ہے وہ بقدر حاجت حصول روزی کر کے ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے وہ لوگوں میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا اور مراقب ہو جاتا ہے مراقبہ کے معنی مغیبات جیسے عالم ملکوت وغیرہ میں نظر کرنا ہے اور بعض حضرات کا قول ہے کہ مراقبہ ہر لمحہ ہر لحظہ غیب کے لئے روحانی سیر ہے[۱۹]

عزلت عزلت یہ ہے کہ تو اہل زمانہ سے دور ہو جائے۔ طمع ونفس کی برائیوں اور اس کی شہوتوں کو ترک کر کے پرہیزگاری اختیار کرے[۲۰]

قلبِ مُردہ اہل دنیا اور مالدار لوگوں کی صحبت سے قلب مردہ ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہا اور جب مومن کا قلب مر جاتا ہے تو وہ سنگ وخشت بن جاتا ہے۔ پس پھر وہ جو چاہتا ہے کہنے لگ جاتا ہے (یعنی فضول اور لایعنی باتیں کہنے لگتا ہے)[۲۱]

اقسامِ قلب حضرت علی کرم اللہ وجہہ' سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ قلب تین قسم کے ہوتے ہیں ۱۔ قلب سلیم ۲۔ قلب منیب ۳۔ قلب شہید

قلب سلیم: قلب سلیم وہ ہے کہ اس میں معرفتِ خدا کے سوا کچھ اور نہ ہو۔

قلب منیب: قلب منیب وہ ہے جو مخلوق کو دیکھ کر خالق کی طرف راجع ہوتا ہے۔

قلب شہید: قلب شہید وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تقدس کا ہر چیز میں مشاہدہ کرتا ہے[۲۲]

اتباعِ سُنّت جو شیخ مذہب اہل سنت وجماعت کے قانون پر نہ ہو اور اس کی حرکات و

marfat.com

Marfat.com

سکنات کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کے موافق نہ ہوں تو وہ دین کے چوروں اور ڈاکوں میں سے ہے[23]

خاص نکتہ

اے طالب صادق جان لو کہ جب تم خود کو دنیا میں پڑا ہوا دیکھو اور تم دنیاوی جاہ و رفعت اور قدر و منزلت کے دلدادہ ہو جاؤ۔ اور لوگوں کے لطف و کرم کے اسیر بن جاؤ تو تم کو اپنے نفس کی اس حالت پر رونا چاہئے کیونکہ فقر تو در حقیقت حب دنیا سے کنارہ کشی کا نام ہے[24]

نجات کا راستہ

جو شخص ہمیشہ دنیا میں مشغول رہتا ہے وہ ہمیشہ ہی حق تعالےٰ سے دور رہتا ہے کیونکہ دنیا میں مشغول ہو جانا ایک بہت بڑا حجاب ہے اور اہل دنیا سے نجات پانے کا راستہ یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ذکر و عبادت کو اختیار کیا جائے[25]

اپنے پیرو مرشد کو افضل جاننا لازمی ہے

مرید کو لازم ہے کہ وہ اپنے شیخ کو مریدوں کی تربیت و ارشاد اور تادیب و تہذیب میں اس زمانہ کے دیگر مشائخ سے افضل و اعلیٰ اور اکمل جانے اور یہی اعتقاد ہمیشہ رکھے کیونکہ اگر کسی دوسرے شیخ کو اپنے شیخ کے مقابل (برابر) یہ اس سے کامل سمجھے گا تو محبت والفت کا رابطہ ضعیف اور سست ہو جائے گا اور اس سبب سے مشائخ کرام کے اقوال واحوال کی تاثیر کماحقہٗ اثر انداز نہ ہو گی۔ کیونکہ مریدوں کے لئے اقوال کی تاثیر اور شیخ کے احوال کی سرایت کا رابطہ شیخ کے ساتھ محبت والفت رکھنے سے ہوتا ہے۔ مرید کو شیخ کے ساتھ جس قدر زیادہ محبت ہو گی۔ اسی قدر اس کی تربیت کی استعداد قوی ہوتی جائے گی[26]

اجازت شیخ لازمی امر ہے

مرید پر لازم ہے کہ وہ سب دینی اور دنیاوی کاموں کو اپنے شیخ محترم کی ارادت، اختیار اور اجازت کے بغیر جزوی یا کلی طور پر کسی طرح بھی ہرگز شروع نہ کرے[27]

شیخ افعالِ مرید سے باخبر رہتا ہے

شیخ محترم کے خطرات کی رعایت کرنی چاہئے

marfat.com
Marfat.com

(یعنی یہ گمان رکھنا چاہئے کہ شیخ مریدین کے افعال سے باخبر ہوتا ہے یا باخبر ہو سکتا ہے لہذا مرید کے کسی غلط اقدام کی اس کو لازمی طور پر خبر ہو گی چنانچہ شیخ کی موجودگی اور غیر موجودگی کو یکساں جانے اور اپنے شیخ کو ہر وقت اپنے ساتھ سمجھتے ہوئے خلاف سے بچتا رہے) جو حرکت شیخ کو ناپسند ہو اس پر اقدام نہ کرے (خواہ شیخ بظاہر موجود ہو یا نہ ہو) اور شیخ کے حسنِ خلق و کمال علمداری اور عفو پر اعتماد و بھروسہ کر کے اس حرکت کو خفیف نہ جانے[۴۸]

لوگوں کی فہم کے مطابق گفتگو کرو جو بات اپنے شیخ سے کسی کے آگے نقل کرے اس کو سننے والے کی عقل اور فہم کے مطابق بیان کرے اور جس بات کو عوام نہ سمجھ سکیں۔ اس کے بیان سے اجتناب کرے، کیونکہ جس بات کو سننے والا نہ سمجھ سکے اس کے بیان کرنے سے چنداں فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ موجب ضرر ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ سننے والے کا عقیدہ فاسد ہو جائے اور شیخ کے بارے میں اچھا گمان زائل ہو جائے چنانچہ اسی لئے حضرت رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ۔

لوگوں سے ان کی عقل و فہم کے موافق گفتگو کرو اور اپنی عقل کے موافق کلام نہ کرو اور جس بات سے وہ منکر ہوں اس کو چھوڑ دو (اس بارے میں اصرار و تکرار نہ کرو کیونکہ بصورت دیگر) کیا تم چاہو گے کہ اللہ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی تکذیب ہو۔

حاصلِ کلام یہ کہ جب لوگ تمہاری باتوں کو صحیح طور پر نہ سمجھ سکیں گے تو پھر وہ اپنے دل میں کچھ کا کچھ مطلب گھڑ لیں گے اور کیا عجب کہ اس طرح وہ سچے خداوندِ تعالٰے اور اس کے سچے رسول ﷺ کی بھی تکذیب کر بیٹھیں۔ (اور گناہ عظیم میں مبتلا ہوں) لہذا یہ لازم ہے کہ ہمیشہ ایسی بات کہو کہ اس کو سننے والے سب خاص و عام سمجھیں[۴۹]

عنایت ازلی جان لو کہ عنایت ازلی ولایت کے لئے واجب و لازم ہے یعنی ولایت کا ملنا سراسر اس عنایت ربانی پر منحصر ہے جو ازل سے کسی کے حصہ میں آئی ہے اگر عنایت ازلی نہ ہوتی تو نہ حضرت آدم علیہ السلام کو قرب نصیب ہوتا اور نہ

marfat.com

Marfat.com

ہی ابلیس پر لعنت پڑتی اور اگر یہ نہ ہوتی تو نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ لینے کے بہانے جاتے اور نہ اصطفاء یعنی پسندیدگی و بزرگی کے مقام پر فائز ہوتے ۔

جُحودی لکَ تقدیس وَ عقلی فیک تَلبِیس
فلما ادم لولاک وَمَا فی البَین ابلیس

ترجمہ : (اے اللہ میرا انکار کہ میں تجھے نہ جان سکا عین تیری تقدیس ہے اور تیرے بارے میں میری عقل کی سعی عین مکرو فریب ہے۔ اے رب اگر تو ہی نہ ہوتا تو نہ آدم ہوتا اور نہ ابلیس بیچ میں پڑتا)

پس اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان سوائے اس کے کرم کے کوئی نسبت ہی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی حکمت کی سوا اور کوئی سبب ہے۔

ازل ہی سے اللہ پاک ایک قوم سے راضی ہو گیا۔ پس اس قوم سے اہل رضا سے اعمال صادر ہوئے۔ پھر ان کے رب نے انہیں برگزیدہ فرمایا اور عفو کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوا اور ہدایت بخشی۔

اور اسی طرح ازل سے ہی ایک قوم سے ناراض ہو لہذا اس قوم سے ناپسندیدہ لوگوں کے سے اعمال سرزد ہوئے جیسا کہ اللہ تعالےٰ خود ارشاد فرماتا ہے۔

ولکن کرہ اللہ انبعاثھم فثبطہم (لیکن اللہ تعالےٰ ان کے کاموں اور حرکتوں کو پسند نہیں فرماتا اور انہیں پست ہمت اور سست ارادہ کر دیا)۔

کیف السبیل اِلیٰ مرضاۃ عن غضبا
من غیر جرم ولم نعرف لہٗ سبا

ترجمہ : (ایسے روٹھے ہوئے کو بھلا کیسے منایا جائے جو بلا جرم و خطا ہی خفا ہو جائے اور ہم اس کی خفگی کا سبب بھی نہ جانتے ہوں)

یہ حدیث شریف ہمیں حداد ابو نعیمؒ سے پہنچی اور انہیں مسلسل روایت سے حضرت براءؓ نے روایات فرمایا کہ غزوہ خندق کے دن میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ ہمارے ساتھ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے جاتے تھے ۔

marfat.com
Marfat.com

والله لولا الله ما اهتدينا   ولا تصدقنا ولا صلينا
فانزلن سکینه علینا   وثبت الاقدام ان لاقینا
والمشرکون قد بغوا علینا   ان   ارادوافتنه   لبینا

ترجمہ: خدا کی قسم اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم نہ تو ہدایت ہی پاتے اور نہ ہی صدقہ و خیرات کرتے اور نہ نمازیں پڑھ سکتے۔ پس اے اللہ ہم پر (سکینہ) اطمینان نازل فرما اور ہمیں دشمن کے مقابلہ میں ثابت قدم رکھ مشرک لوگ ہم پر بغاوت کر کے چڑھ آئے ہیں اگر وہ فتنہ و فساد پھیلانا چاہیں گے تو ہم انہیں ایسا نہ کرنے دیں گے)

بلعم باعور سے لباس عصمت چھین لیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابتداء سے ہی رشد و ہدایت نصیب ہوئی۔ پس یہی اصل ہے اور اس کے سوا باقی سب فضل ہے۔

ما حیلتی تفعل الاقدار ما امرت
والناسُ مابین ذی غی و ذی رشد

(جبکہ تقدیر میں لکھے کی مطابق ہی عمل میں آتا ہے تو پھر میں کیا تدبیر کروں تقدیر ہی کے سب لوگ گمراہی پکڑتے ہیں اور تقدیر ہی سے ہدایت پاتے ہیں)۔

حجاب و شہود تمہارے اپنے وجود کے سوا اور کوئی حجاب نہیں اور تمہارے اپنے شہود کے سوا اور کوئی غیبت نہیں پس اپنے شہود سے غائب ہو جاؤ تب تم حاضر ہو گے اور اپنے وجود سے فنا ہو جاؤ تب تم واصل ہو گے۔ اگر دلوں کے آئینے زنگ آلودہ نہ ہو چکے ہوتے تو تم ان عجائبات کا نظارہ کرتے۔ اگر دلوں کی بینائیاں ہی گم نہ ہو چکی ہوتیں تو عاقبت کے امور ان پر ظاہر ہو جاتے لیکن ان پر گناہوں کا زنگ چڑھ گیا ہے اس لئے وہ غیب کے مطالعہ سے محجوب ہو گئے۔ اور نفسانی خواہشات کی کثافتوں نے انہیں تاریک کر دیا (تاریکیوں نے انہیں کثیف کر دیا) پھر شہوات کے حجاب اور جھجکے اور حجاب کے یہ پردے جلد جلد گرتے گئے پس نہ میرے ذکر سے اب اسے فائدہ ہو گا اور نہ کسی نصیحت سے وہ کچھ فلاح پائے گا (جیسا کہ اللہ تعالٰے ارشاد فرماتا ہے)

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ یہ لوگ آخر قرآن پاک میں تدبر کیوں نہیں کرتے؟

marfat.com
Marfat.com

أَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا۔ کیا ان کے دلوں پر قفل ہی پڑ گئے ہیں؟

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا۔ ان کے دل ہیں کہ کچھ سمجھتے ہیں نہیں[31]

ایمان ایمان یہ ہے کہ طمانیت قلبی حاصل ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی کل حاجات کا کفیل اور ضامن ہے اور اس بارے میں تمام شک و شبہ مٹ جائے اور یہ بات مخبر صادق حضرت رسول اکرم ﷺ پر اعلیٰ درجے کا یقین اعتقاد رکھنے کا ثمر (انعام) اور اللہ تعالےٰ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو کر اس کے اسم پاک کے ذکر میں لذت حاصل کرنے کا نتیجہ ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے قلوب کو اطمینان حاصل ہوا سن لو بے شک اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے:۔

اذا ام طفل مفها جوع طفلها

وغنته باسم المفضل جسمه تفضلا

ترجمہ: جبکہ بچے کی ماں کو اس کے بچے کی بھوک بے قرار کرتی ہے۔ تو وہ اس کا نام لے لے کر اس کے بدن کو پوری پوری غذا پہنچاتی ہے[32]

استقامت (حضرت شیخ الشیوخ اپنی کتاب الاوراد کا آغاز اس طرح فرماتے ہیں)

طریقہ شیوخ سلف رضوان اللہ علیہم اجمعین متابعت رسول کریم ﷺ پر استقامت ہے اور استقامت میں تین درجے ہیں۔

۱ تصحیح توبہ کے بعد اعمال پر استقامت ۲ اخلاق پر استقامت

۳ یافت احوال مثلِ آنحضرت ﷺ اور انتہائی کام احوال پر استقامت ہے اور احوال روح کی صفت ہے، اخلاق دل کی صفت ہے اور اعمال جوارح کی صفت ہے اور احوال پر استقامت سعادت ہے لیکن یہ اخلاق پر استقامت کے بغیر ممکن نہیں اور استقامتِ اخلاق اگر میسر نہیں تو استقامت اعمال کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اور نسبت اعمال با اخلاق

marfat.com

Marfat.com

ایسی ہے جیسے استنجا وضو میں، اور اخلاق کے ساتھ احوال کی نسبت ایسی ہے جیسے وضو نماز کے واسطے، اور متابعت اعمال یہ ہے کہ اعضاء کو قولاً فعلاً شب وشیدن یعنی ہر طرح سے اسے مقید کرے اور جو چیز مشغول بہ حق ہونے سے حاصل ہوتی ہے وہ سوائے عزلت اور خلق سے دوری کے حاصل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ بعض مشائخ عظام کا قول ہے۔

لَا تَصِحُّ التَّوبَۃ اِلَّا بالصَّمْتِ وَلَا یَصلُحُ الصَّمْتُ اِلَّا بالعُزلَۃِ ٥

پس درویش صادق کو چاہئے کہ خلوت و عزلت و کم خوری اور شب بیداری اختیار کرے اور طہارت کے ساتھ نماز و قرآن اور ذکر لا اِلٰہ الا اللّٰہ پر مداومت کرے جب ان اعمال پر استقامت پائے پھر اخلاق نبوی ﷺ کی متابعت کرے اور خصائل مذمومہ سے تزکیہ نفس کرے اور موت کو بہت یاد کرے اور سمجھائے فانی کم کرے دل کو آخرت کی طرف مشغول رکھے اور حرص، حسد اور بغض کی دیگر خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کرے اور دل کو صاف کرے۔

اسی مقام پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَعْدیٰ عَدُوِّکَ نَفْسکَ الَّتِی بیَنَ جُنْبَکَ

اور اللہ تعالےٰ نے موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا۔

یا موسیٰ عَادَ نَفْسکَ ثُم عَادَ نَفْسکَ ثُم عاد نفْسَکَ

پس جب تک تزکیہ نفس نہیں ہو گا دل کا دروازہ نہیں کھلے گا اور واردات مواہب الٰہی دل میں نزول نہیں کریں گی اور دل نور حق سے منور نہیں ہو گا۔

پس چاہئے کہ کوشش کرے اور شریعت پر کاربند رہے اور جو کچھ ہو سکے کرے اور جو کچھ لینا ہو لے اور راحت و آسائش سے بچے اور لوگوں کی تنقید اور تعریف سے گزر کرے۔ حق تعالےٰ سے حق کے سوا کچھ اور طلب نہ کرے۔ گفتگو کم کرے۔ بے فائدہ علوم حاصل نہ کرے اور اپنے اوقات کو تقسیم کرلے تاکہ کسی وقت بھی دوسری طرف (لہو و لعب) میں مشغول نہ ہو اور نفس امارہ کے پھندے میں نہ آجائے۔

بَنَّہا اللہ وَاَیاکُم عِن رَقْدَۃِ الغَافِلِینَ وَلَا حَولَ وَلَا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔[۳۲]

marfat.com

Marfat.com

آخری حج

حضرت شیخ الشیوخ" ہر سال حج کے لئے حرمین شریفین تشریف لے جاتے اور آپ کے ساتھ صوفیاء کی ایک کثیر جماعت ہوتی تھی۔ ۶۲۸ھ میں آپ نے آخری حج کیا بقول حضرت خواجہ مہر پیر سید علی شاہ گولڑوی" آپ کے ساتھ اس دفعہ ۱۲ ہزار آدمی تھے"[۳۴]

شمیم محمود زیدی صاحب کا بیان ہے کہ۔

شیخ شہاب الدین ہر سال بہ مکہ ے رفت واز آنجا بہ مدینہ می آمد و سپس بہ بغداو مراجعت ے نمود واین کار تاپایان عمر ش اوامہ داشت۔ اُو باایں کہ در زندگانی خود ثروت زیادی بدست آورد واز جملہ غنی ترین و ثروتمند ترین عرفائے عصر خود بشمار میرفت ولی ہمہ آنرا صرف مستمدان و نیازمندان می نمود۔ وقتی زندہ بود ہر وقت بہ حج میسرفت گروہی از فقرا آپا او ہمراہ شدند و شیخ نسبت بہ ہمہ طریقہ ء مروت واعانت جای می آورد۔

در ۶۲۸ھ کہ بہ مکہ برای حج رفت باعمر ابو الفراز بزرگترین شاعر صوفی مصر آشنا شد[۳۵]

جلال الدین ہمائی صاحب شرح دیوان ابن فارض کے حوالہ سے تحریر کرتے ہیں کہ۔

در دیباچہ شرح دیوان ابن فارض کہ شیخ علی نوہ دختری ابن فارض است از قول شیخ کمال الدین محمد پسر ابن فارض نقل میکیند کہ شیخ شہاب الدین سہروردی در سال ۶۲۸ ہجری آخرین سفر حج کرد، گروھی انبوہ...... از ردم عراق اقتداء مکردند، دراین سفر

marfat.com

Marfat.com

مابین وی ولن فارض ملاقات اتفاق افتاد و من برادرم عبدالرحمٰن و جماعتی دیگر از جملہ شہاب الدین ابن خیمی و برادرش شمس الدین با حضور و اجازت پدرم ابن فارض از دست شیخ شہاب الدین سہروردی خرقہ پوشیدم[26]

ترجمہ : شیخ علی نبیرہ ابن فارضؒ اپنے ماموں شیخ کمال الدین محمد پسر ابن فارض سے اپنے دیباچہ شرح دیوان ابن فارض میں نقل کرتے ہیں کہ۔

شیخ شہاب الدین سہروردی نے ۶۲۸ھ میں آخری حج کا سفر کیا۔ اور اس سفر میں اہل عراق کی ایک کثیر جماعت آپ کے ساتھ تھی جس نے وقوف عرفات اور طواف میں آپ کی اقتدا کی۔ اس موقع پر شیخ ابن فارض کو حضرت شیخ الشیوخ سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اس موقع پر میں اور میرے بھائی عبدالرحمٰن اور کثیر جماعت بشمول شہاب الدین ابن خیمی اور ان کے بھائی شمس الدین۔ میرے والد ابن فارض کی اجازت سے حضرت شیخ الشیوخ سے بیعت ہوئے اور آپ کے ہاتھ سے خرقہ پہنا۔

وصال مبارک

آپ نے یکم محرم روز چہار شنبہ (بدھ) ۶۳۲ھ (۱۲۳۴ء) کو وصال فرمایا[27] اس وقت آپ کی عمر ۹۳ سال تھی[28] آپ کی نماز جنازہ جامع مسجد قمص بغداد شریف میں ادا کی گئی[29] آپ کا مزار مبارک عمر اسٹریٹ الباب الوسلطانی کے قریب شارع عمر پر بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] عوارف المعارف ص ۳۵ مترجم حافظ سید رشید احمد ارشد۔ [2] ایضاً ص ۱۲۳۔ [3] ایضاً ص ۲۶۹۔ [4] ایضاً ص ۲۷۰۔ [5] ایضاً ص ۱۹۰۔ [6] ایضاً ص ۳۹۰۔ [7] [8] عوارف المعارف ص ۲۱۹، ص ۳۳۳ مترجم شمس بریلوی۔ [9] ایضاً ص ۳۶۹۔ [10] ایضاً ص ۳۷۹۔ [11] ایضاً ص ۳۹۹ آپ نے عوارف المعارف میں کھانے کے مفسدات و مصالح اور کھانا کھانے کے آداب" پر دو مستقل باب تحریر کیے ہیں مزید تفصیل کیلئے اس کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔ [12] اسرار العارفین و سیر الطالبین ص ۷ از شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ۔

[13] [14] اسرار العارفین و سیر الطالبین ص ۷۔ [15] [16] ایضاً ص ۸ [17] اسے سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔

[18] ایضاً ص ۸۔ [19] ایضاً ص ۱۰۔ [20] [21] ایضاً ص ۱۱۔ [22] [23] ایضاً ص ۱۲۔ [24] [25] ایضاً ص ۱۳۔

[26] آداب الشیخ از حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، مشمولہ تجلیات سہروردیہ ص ۵۳۔

[27] [28] ص ۵۶۔ [29] ایضاً ص ۶۲۔ [30] الرحیق المختوم از شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (مشمولہ تجلیات سہروردیہ ص ۸۷)۔ [31] [32] ایضاً ص ۸۹، ص ۹۶۔ [33] الاوراد از شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اردو ترجمہ۔ [34] ملفوظات مہریہ ص ۳۳۔ [35] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۵۹۔

[36] مصباح الہدایت ص ۲۲ (مقدمہ)۔ [37] مرآۃ الاسرار ص ۶۵ ج ۲، مصباح الہدایت ص ۲۲ (مقدمہ)، تذکرہ حسینی ص ۱۶۱، نفحات الانس ص ۷۱۳۔ [38] (شیخ الشیوخ) در اواخر عمرش مریض گیر شد معذلک لحظہ ای از عبادات شرعی و اوراد و اذکار غافل نہ نشست (مصباح الہدایت مقدمہ ص ۲۲)۔

[39] قلائد الجواہر ص ۳۹۳۔

marfat.com

Marfat.com

اولادواحفاد

حضرت شیخ الشیوخ کی اولاد میں آپ کے صاحبزادے شیخ عماد الدین کا نام کتب سیر میں ملتا ہے صاحبِ تاریخ اربل نے آپ کی کنیت ابو نصر، ابو عبداللہ اور ابو حفص تحریر کی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی آپ کے فرزند ہیں۔ آپ کی اولاد کے بارے میں مصنفین نے کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا اور نہ ہی اس بارے میں تحقیق کی ہے۔ تاہم آپ کے دودمان ذیشان میں بہت سے ممتاز علماء اور مشائخ پیدا ہوئے ہیں۔

نظام الملک آصف جاہ حضرت شیخ الشیوخ" کی نسل پاک سے تھے[1] ان کے مورث اعلیٰ شیخ عابد ہندوستان تشریف لائے اور حیدر آباد دکن کے علاقے میں قیام پذیر ہوئے[2] ریاست حیدر آباد دکن پر اس خاندان کی حکومت رہی۔

حضرت شیخ اعظم سہروردی نبیرہ حقیقی حضرت شیخ الشیوخ ترک وطن کر کے دہلی آئے پھر بدایوں میں قیام پذیر ہو گئے۔ آپ کی اولاد کمان گر کہلاتی تھی اور ان کی نسل اب تک چلی آرہی ہے[3]

سلسلہ شطاریہ سہروردیہ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ عبداللہ شطاری" بھی حضرت شیخ الشیوخ" کی نسل سے تھے۔

ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت عبداللہ بن شیخ حسام الدین بن شیخ رشید الدین بن شیخ ضیاء الدین بن شیخ نجم الدین بن شیخ جمال الدین عماد بن شیخ شہاب الدین عمر سہروردی" آپ نویں صدی ہجری میں ایران سے ہندوستان تشریف لائے اور برصغیر کے طول و عرض میں سلسلہ

marfat.com

Marfat.com

کو پھیلایا۔ آپ کی تصنیف رسالہ غیبیہ ہے اس میں توحید کے اسرار، وجد کے اطوار، حقائق الہی اور طریقت و حقیقت کے دقائق شامل ہیں۔ آپ نے ۸۹۰ھ میں رحلت فرمائی مزار مبارک مانڈو میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی، حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی بھی حضرت شیخ الشیوخ کی نسلِ پاک سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت مخدوم الیاس حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی اولاد سے بڑے کامل بزرگ گذرے ہیں۔ اور جمع اوصاف کے مالک تھے۔ آپ عراق سے سندھ تشریف لائے اور اپنی تمام عمر یہاں رشد و ہدایت میں گذاری آپ کا مزار مبارک دیار سندھ میں مرجعِ خلائق ہے آپ کے بعد صاحبزادہ مخدوم عجائب مسند نشین ہوئے جو اپنے وقت کے جید عالم اور کامل ولی اللہ تھے آپ نے ۱۱۷۱ھ میں ۸۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

ان کے وصال کے بعد مخدوم ہارونؒ نے سلسلہ ارشاد جاری کیا اور ٹھٹھہ میں منتقل ہو گئے۔

حضرت سید الاذکیا سید محمد مکی سہروردی جو کہ حضرت شیخ الشیوخؒ کے نواسے ہیں۔ ہجرت کر کے بھکر (سکھر) سندھ میں قیام پذیر ہوئے ان کی اولاد برصغیر میں خوب پھلی پھیلی۔ حضرت سید محمد مکیؒ کے بعد ان کے صاحبزادے سید صدر الدین مسندِ ارشاد پر بیٹھے۔ ان کے بعد سید بدر الدین بھکریؒ نے سلسلہ ارشاد باری کیا جن کی صاحبزادی حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری سہروردی اوچیؒ کے عقد میں آئیں۔ حضرت سید بدر الدین بھکری کے صاحبزادے سید علی نے حضرت شیخ رکن الدین ملتانی سہروردی سے فیض حاصل کیا اور حضرت منہاج الدین سہروردی خلیفہ حضرت شاہ رکن الدین ملتانی سے بھی خرقہ خلافت حاصل کیا اور رشد و ہدایت کے ذریعہ اسلام کی ٹھوس خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ۳ ذوالحج ۷۶۰ھ میں وصال فرمایا آپ کا مزار

marfat.com

Marfat.com

مبارک جھانسی میں ہے۔[۸] حضرت سید محمد مکی سہروردی کی اولاد بر صغیر میں پھیل گئی اور ان میں صاحبِ دل اور اہل طریقت پیدا ہوئے نیز سندھ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ شہاب الدین سندھی صدیقی سہروردی بھی حضرت شیخ الشیوخ کی نسل سے ہیں آپ سندھ میں صدیقیہ سہروردیہ خاندان کے مورثِ اعلیٰ ہیں۔ آپ کی اولاد سیہون، بھاٹ، اور برہان پور (انڈیا) میں پھیلی۔ بھاٹ کا شہر آپ نے ہی آباد کیا تھا جسے الاسلام کہتے تھے آپ نے ۸۹۴ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔

حضرت شیخ شہاب الدین صدیقی سہروردی بن نور الدین بن سراج الدین بن شیخ وجیہہ الدین بن شیخ مسعود بن شیخ رضی الدین بن شیخ قاسم بن شیخ محمد معروف بہ احمد عماد الدین بن شیخ شہاب الدین عمر سہروردی[۹] حضرت شیخ شہاب الدین سندھی سہروردی کی تمام اولاد علم و فضل سے آراستہ تھی۔ اس خاندان کے مشہور بزرگ حبیب اللہ صدیقی سہروردی گذرے ہیں۔ جنھوں نے اپنے خاندان کے حالات پر رسالہ حبیبیہ تحریر فرمایا[۹]

صاحب گلزار الابرار کی روایت کے مطابق حضرت شیخ نصیر الدین جمال بھی حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی نسل سے ہیں جو قطب زمانہ تھے ان کا مزار گجرات (کاٹھیاوار انڈیا) میں واقع ہے۔[۱۰]

حضرت شیخ جمالی سہروردی (صاحب سیر العارفین) نے بغداد شریف میں قیام کے دوران حضرت شیخ شہاب الدین احمد سجادہ نشین حضرت شیخ الشیوخ سے ملاقات کی اور عوارف المعارف کا وہ نسخہ جو حضرت شیخ الشیوخ کے زیر مطالعہ رہتا تھا ان سے حاصل کیا۔[۱۱]

marfat.com

Marfat.com

تلامذہ حدیث

حضرت شیخ الشیوخ کے مریدوں اور خلفاء کی تعداد بے شمار ہے۔ آپ کے ان خلفاء اور مریدین کے علاوہ آپ کے تلامذۂ حدیث وفقہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ آپؒ تمام علوم خصوصاً حدیث وفقہ پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ اس لیے لوگ دور دراز ممالک سے سفر کر کے حاضر خدمت ہوتے اور حدیث وفقہ، ظاہری وباطنی علوم حاصل کرتے آپ کے تلامذۂ حدیث کا شمار دنیا کے صفِ اول کے محدثین میں ہوتا ہے۔ ان میں چند ممتاز تلامذہ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱	مورخ عراق ابو عبداللہ محمد بن سعید بن یحییٰؒ	المتوفی	۶۳۷ھ
۲	محدثِ شام ابو عبداللہ محمد بن یوسف البرزالیؒ	"	۶۲۹ھ
۳	مورخ عصر محمد بن محمود ابن نجار بغدادیؒ	"	۶۴۳ھ
۴	محدثِ عصر قطب الدین محمد بن احمد بن علی القسطلانیؒ	"	۶۸۶ھ
۵	محدثِ عراق ابن نقطہ ابو بکر محمد بن عبدالغنی بغدادیؒ	"	۶۲۹ھ
۶	حضرت شیخ سعدی شیرازی سہروردیؒ	"	۶۹۱ھ
۷	شیخ نجیب الدین بزغش شیرازی سہروردیؒ	"	۶۷۸ھ
۸	شیخ ابو الغنائم ابن علانؒ		
۹	شیخ ابو العباسؒ		

marfat.com
Marfat.com

حواشی

[1] ریاض العارفین ص ۱۱۱ از آفتاب رائے لکھنوی۔ [2] عوارف المعارف ص ۴ از رشید احمد ارشد۔ [3] تجلیات اولیائے سہروردی (مشمولہ آستانہ زکریا ص ۵۸)۔ [4] گلزار الابرار ص ۱۶۱، مضامین ذوقی ص ۹۲۔ [5] فخر الطالبین ص ۱۹، دنیا کے نامور صدیقی بزرگ از محمد دین کلیم (مشمولہ ماہنامہ ضیائے حرم ص ۸۷ ۳ صدیق اکبر نمبر جون ۱۹۷۹ء)۔ [6] تحفۃ الکرام ص ۴۱۱، ص ۵۶۱، تحفۃ الطاہرین ص ۱۴۹۔ [7] تذکرہ مشاہیر سندھ ص ۲۹۔ [8] ایضاً ص ۱۵۷۔ [9] حدیقۃ الاولیاء ص ۸ (مقدمہ) از سید حسان الدین راشدی مرحوم۔
[10] گلزار الابرار ص ۵۰۵۔ [11] سیر العارفین ص ۱۴۶۔ حضرت خواجہ فخر الدین عراقی سہروردی حضرت شیخ الشیوخ کے خواہر زادہ تھے مزید حالات کے لئے دیکھئے حیات صوفیہ ص ۲۴۷۔ کلیات عراقی، بزم صوفیہ، مقالات اختر، نفحات الانس۔

marfat.com
Marfat.com

خلفائے عظام

marfat.com
Marfat.com

مصر وشام، ایران وہند اور حجاز مقدس میں آپ کے خلفائے عظام کی سرگرمیاں اور سلسلہ کا شیوع

حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے اپنے پیچھے خلفاء کی ایک کثیر جماعت چھوڑی۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الشیوخ کے سات سو کامل خلفاء تھے۔[1] ان نفوس قدسیہ نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کو دنیا بھر میں پھیلا دیا۔ مصر وشام و حجاز وایران، ثمرقند اور بر کوچک ہندو پاکستان میں آپ کے خلفاء عظام نے اسلام کی ترویج اور سلسلہ سہروردیہ کے شیوع کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ سرزمین حجاز مقدس میں سلسلہ سہروردیہ شیخ مدینہ شیخ عبداللہ مطہری سہروردیؒ اور شیخ مکہ حضرت شیخ عبداللہ یافعی سہروردی کے ذریعہ پھیلا۔ ثمرقند میں آپ کے خلیفہ حضرت شیخ شمس الدین ثمرقندی سہروردی نے سلسلہ کی نشر واشاعت کی۔

مصر وشام میں حضرت خواجہ نجم الدین سہروردیؒ (تغلبی) شیخ امین الدین سہروردی، شیخ شرف الدین محمود سہروردی، حضرت شیخ محمد یمنی سہروردیؒ اور دیگر خلفاء کی بدولت سلسلہ سہروردیہ پھیلا۔ ایران میں آپ کے خلفائے عظام حضرت شیخ نجیب الدین بر غش شیرازی سہروردی، شیخ ظہیر الدین عبدالرحمن سہروردی، حضرت شیخ شمس الدین صفی سہروردیؒ، حضرت شیخ تاج الدین اصفہانی سہروردی، حضرت شیخ کمال الدین اصفہانی سہروردی، حضرت سید محمد شجاع سہروردی مشہدی، حضرت شیخ شرف الدین سعدی شیرازی سہروردی، شیخ عماد الدین ابو الطاہر عبدالسلام شیرازیؒ اور سراج الدین حسین ابن شیخ الاسلام عز الدین زرکوب شیرازیؒ نے سلسلہ عالیہ سہروردیہ کی نشر واشاعت میں اہم کردار ادا کیا۔ اس وقت سرزمین ایران میں صرف سلسلہ سہروردیہ ہی عروج پر تھا دیگر سلاسل تصوف یہاں رائج نہیں ہوئے تھے۔ ایران کے مشہور بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی بانی سلسلہ نعمت الہیہ بھی سلسلہ

marfat.com
Marfat.com

سہروردیہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ حضرت امام عبداللہ یافعی سہروردی کے خلیفہ تھے[1] صاحب مصباح الہدایت و مفتاح الکفایت حضرت شیخ عزالدین محمود بن علی کاشانی بھی سلسلہ سہروردیہ کے ایک فرد فرید ہیں۔ آپ کے خلفائے عظام نے یہاں اسلام کی ٹھوس خدمات سرانجام دیں۔ اور رشد و ہدایت کے ذریعہ لوگوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔ اور ان خلفاء کے ذریعہ آگے مزید خانقاہیں وجود میں آئیں جو اس خطہ میں سلسلہ سہروردیہ کے شیوع کا سبب بنیں۔

برصغیر پاک و ہند میں حضرت شیخ الشیوخ" کے کثیر خلفاء ہیں جیسا کہ آپ نے خود بھی فرمایا ہے خلفائی فی الھند کثیرۃ۔ یعنی ہندوستان میں میرے کثیر خلفاء ہیں[2] جناب ڈاکٹر محمد اختر چیمہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ،

خلفا و مریدان "شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ" در زمینہ ء نشر و اشاعت اسلام و توسعہ گسترش تصوف در شبہ قارہ پاکستان و ہند خدمات ارزندہ ای انجام دادواند۔ یکی از محدثان و عالمان معروف ھند۔ شیخ عبدالحق ابن سیف الدین بخاری دہلویؒ در تذکرہ اخبار الاخیار اسرار الابرار کہ شامل حالات و مقالات صوفیان و عارفان شبہ قارہ است، بقول شیخ سہروردی" نگاشتہ است کہ۔ "خلفائی فی الھند کثیرۃ" شخصیت عرفانی "شیخ سہروردی" احتیاجی بہ تعریف و توصیف ندارد، وی بدون شک از اقطاب بسیار معروف تصوف اسلامی است، در قرن ششم و ہفتم ہجری در بغداد حوزۂ درس و ارشاد بنام سہروردیہ راکہ بدست عموی او شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی (م ۵۶۳) تشکیل شدہ بود، پیش می برد سالکان و طالبان از کشور سای مختلف بخصوص ایران و شبہ قارہ پاکستان و ھند و جہان عرب را تربیت می نمود۔ آنہا پس از حصول خرقہ و مرتبہ ء ارشاد در مناطق مختلف بہ ہدایت مردم مشغول می شدند۔ تربیت یافتگان شیخ سہروردی کہ در شبہ قارہ بہ کار تبلیغ و اشاعت اسلام و ترقی و پیشرفت تصوف و عرفان خدمات بزرای انجام دادہ اند[3]

marfat.com

Marfat.com

برصغیر پاک وہند میں سلسلہ سہروردیہ

آپ کے خلفائے عظام

حضرت مخدوم نوح بھکری سہروردیؒ، حضرت سلطان سخی سرورؒ، حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردیؒ حضرت سید جلال الدین تبریزی، حضرت قاضی حمید الدین ناگوریؒ، حضرت شیخ ضیاء الدین رومی سہروردیؒ، حضرت مولانا مجد الدین حاجی، حضرت شاہ ترکمان بیابانیؒ، سلطان نور الدین مبارک غزنوی، حضرت شیخ احمد خنداں سہروردیؒ، حضرت میر علاو الدین جاوریؒ سہروردی کے ذریعہ پھیلا۔ آپ کے خلفائے عظام نے برصغیر کے اس ظلمت کدہ کو آفتاب سہروردیہ کی نورانی شعاعوں سے روشن کر کے بقعہ نور بنادیا۔ اور وہ قومیں جو نسل در نسل بتوں کی پجاری تھیں انہیں نہ صرف اپنے حسنِ اخلاق سے مسلمان بنایا بلکہ قرب ووصال کی اعلیٰ منازل پر فائز کر دیا۔ اس طرح خلفائے "شیخ سہروردی" نے برصغیر پاک وہند میں اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ کے خلفاء جس وقت اس سرزمین میں وارد ہوئے اس وقت یہاں سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ متعارف ہو چکا تھا۔ آپ کے خلفاء نے ان سلاسل تصوف کے مشائخ کے ساتھ ملکر رشد وہدایت کا بازار خوب گرم کیا۔[1]

marfat.com

Marfat.com

فقیہ صائن الدین حسین سہروردیؒ

صاحب شد الازار کا بیان ہے کہ آپ اکابرین مشائخ میں سے تھے۔ لوگ انہیں مفتی جن وانس کہتے تھے۔ آپ نے چالیس بار حجاز مقدس کا سفر کیا اور راہ سلوک میں سخت مجاہدہ اور بہت ریاضتیں کیں، آپ نے حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے سلسلہ میں فیوض وبرکات حاصل کئے اور حضرت شیخ کے ہاتھوں سے خرقہ پہنا۔ آپ نے بہت عرصہ درس دیا۔ آپ شافعی مذہب اور نہایت ہی پرہیزگار تھے۔ سلاطین کے مال سے کچھ نہیں لیتے تھے اگرچہ وہ ہر چند اصرار کرتے تھے بلکہ اپنے فرزندوں سے بھی یہی کہتے تھے کہ ان کے دربار سے اجتناب کیا جائے۔

اپنی معاش زراعت وکھیتی باڑی سے پیدا کرتے تھے۔ آپ کی مشہور تصنیف و "تاریخ مشائخ فارس" ہے۔ آپ نے ۶۶۴ھ میں وصال فرمایا اور اپنی خانقاہ محلہ گنج پڑاں (شیراز) میں دفن ہوئے (عہد العاشقین ص ۳۲ مطبوعہ تہران)

حضرت شیخ ابو بکر بن شہاب الدین محمد سہروردیؒ

آپ صاحبِ ذوق وشوق اور مستغرق ذات الٰہی تھے۔ بیس سال تک صائم الدھر اور شب بیدار رہے۔ آپ ساری عمر کسی پر ناراض نہ ہوئے۔ فقیہ صائن الدین حسینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے آپ کیلئے خرقہ روانہ فرمایا تھا جو آپ نے میرے ہاتھوں سے پہنا۔

آپ نے ۶۴۱ھ میں وصال فرمایا اور اپنے والد کے پہلو میں شیراز میں دفن ہوئے۔

marfat.com
Marfat.com

سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ
کے مشائخ عظام میں باہمی روابط

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ برصغیر میں سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے سلسلہ چشتیہ کے ساتھ ملکر اسلام کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں تاریخ کے اوراق بھی سلسلہ چشتیہ اور سلسلہ سہروردیہ کے مشائخ عظام کی باہمی محبت واخوت اور روابط کی گواہی دے رہے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ اور حضرت شیخ الشیوخ" شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے آپس میں دوستانہ مراسم تھے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ کی صحبت میں بھی رہے اور خرقہ خلافت بھی حاصل کیا۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ اور حضرت شیخ الشیوخ" کی آپس میں مجالس کا ذکر کتب سیر میں ملتا ہے ان روحانی مجالس میں تصوف کے اسرار ورموز پر بحث ہوتی۔ حضرت خواجہ اجمیریؒ کے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بھی حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت اقدس میں بغداد حاضر ہوئے اور آپ کی خانقاہ میں مقیم رہے اور انوار وبرکات حاصل کئے۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور حضرت خواجہ قاضی حمید الدین ناگوری سہروردی خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ" کے تو آپس میں اتنے گہرے تعلقات تھے کہ شب وروز اکٹھے گذارتے جب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا محفلِ سماع میں وصال ہوا تو اس وقت آپ کا سر مبارک قاضی حمید الدین ناگوریؒ کی ران پر رکھا ہوا تھا۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردیؒ کے ساتھ بہت محبت واخوت تھی آپ کئی بار حضرت غوث العالم سے ملاقات کے لئے ملتان تشریف لائے۔ ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحب تحریر کرتی ہیں کہ۔

خواجہ قطب باشیخ بہاء الدین زکریا ملتانی روابط بسیار صمیمانہ الی داشتہ و قبل از

marfat.com
Marfat.com

رفتن بہ دہلی نزد لوا اقامت داشتہ است۔ مولف تاریخ فرشتہ دربارۂ ملاقاتہای ھر دواز رفتن ذکر کردہ کہ از آن معلوم میشود کہ باوجود اختلاف مسلک صوفیانہ ہر دو نسبت بہ ھمدیگر علاقہ مند بودہ اند[۹]

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کی باہمی محبت

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کی آپس میں محبت واخوت کی داستانیں ہر خاص وعام کی زبان پر ہیں۔ آپ نے اکٹھے مجاہدے، سفر اور ریاضتیں کیں۔ حضرت بابا صاحبؒ نے اپنے ملفوظات میں حضرت بہاء الدین زکریاؒ کے واقعات کثرت سے بیان کئے ہیں۔ ہر دو مشائخ کی آپس میں خط وکتابت بھی رہتی تھی۔ حضرت بابا فریدؒ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی خانقاہ میں مقیم بھی رہے اور آپ سے فیضیاب ہوئے۔ پاک پتن کے مغربی علاقہ یعنی سندھ مغربی اور بلوچستان کو بابا صاحبؒ حضرت بہاء الدین زکریاؒ کی ولایت کا جز مانتے تھے[۱۰]

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت شاہ رکن عالم ملتانی کے تعلقات

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت شاہ رکن عالم ملتانی سہروردی کے بھی آپس میں بہت گہرے مراسم اور خوشگوار تعلقات تھے۔ جب دہلی کا بادشاہ قطب الدین خلجی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء کے خلاف ہو گیا اور آپ سے حسد کرنے لگا اور اپنی نادانی کے سبب اس کے درپے ہوا کہ سیاسی چال سے چشتیوں کا زور توڑ دے۔ چنانچہ اس کے مشیروں نے مشورہ دیا کہ حضرت شاہ رکن عالم ملتانی سہروردی کو دہلی بلوایا جائے اور خواجہ نظام الدین اولیاء یہ برداشت نہیں کریں گے کہ کسی اور بزرگ کا یہاں سکہ جمے اور اس طرح دونوں کی آپس میں زور آزمائی ہو گی۔ اور وہ چشتیوں کا مقابلہ کریں گے اور اس تماشے میں سلطان کا مطلب پورا ہو جائے گا۔ سلطان نے اس مشورہ کو پسند کیا اور حضرت شاہ رکن عالم کو ملتانی سے دہلی بلوایا چنانچہ حضرت قطب الاقطاب رکن الدین

marfat.com

Marfat.com

ملتانی سہروردی ملتان سے دہلی تشریف لائے تو حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء نے اپنے خداداد حقانیت اور حسنِ نیت سے سلطان کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے۔ یعنی سلطان سے پہلے ہی جاکر حضرت شاہ رکن عالم کا استقبال کیا اور جب آپ دہلی میں داخل ہوئے تو بادشاہ نے آپ کا بڑا پر جوش استقبال کیا اور پوچھا کہ دہلی میں سب سے پہلے کون آپ سے ملا آپ نے فرمایا جو یہاں سب سے اچھے شخص ہیں۔ سلطان نے گھبرا کر دریافت کیا وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا! "مولانا نظام الدین محبوب الٰہی" یہ سن کر سلطان کا چہرہ فق ہو گیا اور اس نے غیظ و پشیمانی میں اپنا چہرہ حضرت سے پھیر لیا۔ سلطان نے چشتیوں اور سہروردیوں کو جداگانہ مسلک تصور کر کے چال چلی تھی۔ مگر اب انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ تو سب ایک ہی گھر کے رہنے والے ہیں اور ان میں کوئی بھی اختلاف نہیں گو ان میں ایک چشتیہ گھرانے کا آفتاب دوسرا سہروردیہ طریق کا ماہتاب۔ لیکن طرزِ عمل سے دونوں ایک جان دو قالب [11]

حضرت رکن الدین سہروردیؒ دہلی میں جتنے دن قیام پذیر رہے آپ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی روحانی مجالس میں شریک رہے اور آپ کے ساتھ محفلِ سماع میں بھی شریک ہوئے۔ [12]

حضرت رکن الدین ملتانیؒ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے آخری لمحات کے موقع پر آپ کی عیادت کے لئے دوبارہ دہلی تشریف لائے۔ اور آپ کی نماز جنازہ بھی خود حضرت رکن الدین نے پڑھائی اور لحد کے اندر بھی خود آپ نے اتارا۔ اور باہر آ کر بے ہوش ہو گئے۔ ہوش آنے پر مریدوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا جب میں نے خواجہ نظام الدین اولیاء کو مرقد میں اتارا تو حضور ﷺ نے آکر خواجہ نظام الدین کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے لیا۔ میں آپ ﷺ کے نور کی تجلیات برداشت نہ کر سکا [13]

حضرت مخدوم جہانیاںؒ اور مشائخ چشت

حضرت شاہ رکن عالم ملتانی سہروردی کے بعد آپ کے اکمل خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاری سہروردی نے بھی مشائخ چشت

marfat.com

Marfat.com

کے ساتھ وہی تعلقات استوار رکھے جیسے حضرت رکن عالم ملتانی اور خواجہ نظام الدین اولیاء کے درمیان تھے۔ آپ نے حضرت امام یافعی سہروردی کے حکم سے حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی سے سلسلہ چشتیہ کا خرقہ خلافت حاصل کیا۔[۱۴] آپ کے حضرت خواجہ شیخ کمال الدین اور حضرت خواجہ گیسودراز سید محمد بن یوسف الحسینی کے ساتھ بہت خوشگوار تعلقات تھے۔ سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ حضرت اشرف جہانگیر سمنانیؒ نے حضرت مخدوم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلسلہ سہروردیہ کا خرقہ پہنا۔[۱۵]

صوبہ بہار کی مشہور چشتی خانقاہ پھلواری کے شیخ الشائخ شاہ محمد مجیب اللہ اور امروہہ کے چشتی بزرگ شاہ امات علی امروہوی بھی حضرت مخدومؒ کے واسطہ سے سلسلہ سہروردیہ سے منسلک تھے۔[۱۶]

حضرت مخدومؒ کے بعد بھی ہر دو سلاسلِ تصوف کے مشائخ کے درمیان محبت واخوت کا رشتہ قائم رہا اور مل جل کر تبلیغ اسلام کا کام کرتے رہے۔[۱۷]

marfat.com

Marfat.com

خصوصیات سلسلہ عالیہ سہروردیہ

اعلحضرت سید قلندر علی شاہ صاحب سہروردی اپنے رسالہ انوارِ سہروردیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

یہ بالکلیہ صحیح ہے کہ چاروں طریقے قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ یہ اپنی اپنی جگہ منزلِ مقصود پر پہنچانے اور مولا کریم سے ملانے میں کتاب و سنت کے مطابق اور کامل و مکمل ہیں۔ جن میں کسی قسم کا فرق و امتیاز نہیں ہے بلکہ کسی سلسلہ کی تنقیص کرنا گویا ساری جماعت اہل اللہ کی تنقیص کرنا ہے جو سراسر محرومی ہے۔ ہاں تعلیم و عمل درجہ بندی اور فرق مراتب کا لحاظ رکھنا جو توہین پر مبنی نہ ہو گناہ نہیں ہے۔ جیسے انبیاء علیہم السلام میں بعض کی بعض پر فضیلت ایمان کا خاصہ ہے اور ایسی فضیلت بلکہ پختگیٔ عقیدت کی دلیل ہے۔ خدا طلبی اور خداشناسی کے جس قدر طریقے تمام سلاسل کے صوفیاء عظام میں رائج ہیں وہ سب قرآن و حدیث کے مطابق اور اجماع سے ثابت اور اصحابِ کرام سے ماخوذ ہیں۔ اور ان میں کوئی اخفا نہیں مگر ان کی تفصیل انسانی فہم و تدبر پر موقوف ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سلاسل میں جو علمی و عملی اختلاف ہے یہ تمام کا تمام حق پر مبنی ہوتا ہے۔ صرف مشائخ کی اپنی تعلیم اور ارادتمندوں کی استعداد اس فرق کو پیدا کرتی ہے اور اسی بنا پر۔ سالک بے خبر نہ بود ز راہ و رسم منزلہا کے مقولہ کو نہ سمجھتے ہوئے۔ بعض مبتدی درویش ایک دوسرے سلسلہ کے درویشوں کی تنقیص شان کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں جو بالکل لغویت ہے۔

چنانچہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہمارا سلسلہ انتابلند اور پیش رو ہے کہ جہاں باقی سارے سلاسل کی انتہا ہوتی ہے ہماری وہاں سے ابتدا ہوتی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو یہ حقیقت سے نہایت گرے ہوئے الفاظ ہیں فقیر نے اس شخص سے پوچھا کہ اگر دوسرے سلسلہ کا کوئی درویش معرفت الٰہی میں کامل ہو جائے تو آپ کی وہاں سے

marfat.com

Marfat.com

ابتدا ہو کر آگے کہاں پہنچے گی تو وہ اپنی جہالت پر نادم ہو کر خاموش ہو گیا۔ اگر تمام سلاسل کے بزرگان دین واجب الاتباع ہیں اور یقیناً ہیں تو پھر اس قسم کی گفتگو تعصب نفسانی پر منحصر نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ تصوف کا اصول تو یہ ہے کہ ہر درویش اپنے آپ کو میدان فقر میں ہیچ اور ناچیز سمجھے تو اس قسم کے وسواس کو قریب نہ آنے دے۔ یہ خیالات درویش کے لئے خود پسندی اور عجب پر مبنی اور تباہ کن ہوتے ہیں۔ تصوف بتلاتا ہے کہ درویش دنیا میں رہ کر قلب کو صاف رکھے اور نفسانی خواہشات پر غلبہ حاصل کرے درویشی تعصب کا مقام نہیں۔

الغرض ہر سلسلہ کا طریق کار اور طرز مجاہدہ الگ الگ اور اسباق جداگانہ ہوتے ہیں جن پر اعتراض کی ضرورت نہیں قابل ذکر صرف یہ بات ہے کہ......

۱: سہروردی طریقت کا رنگ طالب کے لئے کچھ سہل الحصول اور ایسا انوکھا ہے کہ جس کی حیثیت امتیازی نظر آتی ہے اور طالب معرفت کے پانے میں قریبی راہ پر چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

۲: اس کے وظائف، مراقبات، تصورات، مجاہدات، دوسرے سلاسل سے مختصر اور سہل ترین ہوتے ہیں۔

۳: وہ اتباع سنت میں بڑے ذوق و شوق سے گامزن ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے بانی سلسلہ نے اس کی ابتداہی یوں کی ہے (نور متابعۃ النبی ﷺ فی جبین السہروردی شئی آخر)

۴: سلسلہ سہروردیہ میں تصور شیخ معین تو ہے لیکن دوسرے سلاسل کی طرح غیر معین مدت تک نہیں بلکہ دربار رسالت مآب ﷺ اور تصور نبوت تک ہوتا ہے جب وہ حاصل ہو گیا تو اس سے پابندی اٹھ جاتی ہے۔

۵: تصور حضور علیہ السلام کا حصول بھی مدت مزید کا محتاج نہیں یعنی وہاں تک جلد رسائی ہو جاتی ہے۔

۶: شیخ سہروردی کی توجہ وقت بیعت سے تھوڑے عرصے تک مبتدی کو دربار

marfat.com
Marfat.com

رسالت ﷺ میں باریاب کرا سکتی ہے۔ بعض طالب فوراً اور بعض بدیر کامیاب ہو کر عرفان کے میدان میں گامزن ہو جاتے ہیں۔

۷ : شیخ کی کرم فرمائی سے اس سلسلہ میں بعض اوقات استعداد مرید کا بھی لحاظ نہیں ہوتا اور اس کو ایک ہی توجہ سے حقیقت کی راہ کا راہرو بنا دیا جاتا ہے۔

۸ : بعض سلسلوں میں ترقی کے لئے خوش آوازی و خوش گلوئی اور شعر خوانی کو سہارا بنانا پڑتا ہی مگر سلسلہ سہروردیہ اس پابندی کا بھی محتاج نہیں کیونکہ بزرگان سہروردیہ کے نزدیک یہ سلسلہ مجالس سماع میدانِ طریقت میں چلنے کیلئے قطعاً غیر ضروری ہے نہ مجلس سماع کا اہتمام ہوتا ہے اور نہ اتفاقی شمولیت ممنوع سمجھی جاتی ہے۔ خود امام سلسلہ شیخ الشیوخ کا ارشاد ہے کہ ہر آن نعمے کہ در بحر ممکن است شہاب الدین را دادہ الا ذوقِ سماع۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ ذوقِ سماع کو نعمت بھی سمجھتے ہیں اس سے محرومی کو بھی باعثِ فخر بیان فرماتے ہیں۔[1]

خصائص سلسلہ سہروردیہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظر میں

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نقشبندیؒ اپنے رسالہ مبدء و معاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب مجھے راہ سلوک کو طے کرنے کی اُمنگ پیدا ہوئی اور شیخِ کامل کی توجہ سے مقاماتِ سلوک طے کرنے لگا جب نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ سلاسل کے سلوک کے مقامات طے کر لئے تو اس کے بعد مجھے اکابر سہروردیہ کے مقام میں جو شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے اس طرف ہے عبور حاصل ہوا۔ یہ مقام سنتِ نبوی علی مصدرہا الصلوۃ والسلام والتحیات کے اتباع کے نور سے آراستہ اور مشاہدہ فوق الفوق کی نورانیت سے مزین ہے۔ توفیق عادات اس مقام کی رفیق ہے، بعض سالک جو ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچے اور عبادات نافلہ میں مشغول ہیں اور اس سے مطمئن ہیں انہیں بھی اس مقام کی مناسبت کی وجہ سے اس مقام سے کچھ حصہ نصیب ہوتا ہے، عبادات نافلہ اصالتاً اس مقام کے

marfat.com
Marfat.com

مناسب ہے۔ دوسرے کیا مبتدی یا منتہی سب اس مقام کی مناسب کی وجہ سے بہرہ ور ہیں۔ یہ مقام سہروردیہ نہایت بزرگ و عجیب ہے جو نورانیت اس مقام میں دیکھنے میں آئی دوسرے مقامات میں بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ اس مقام کے مشائخ بہ سبب کمال اتباع عظیم الشان اور رفیع القدر ہیں۔ اپنے ہم جنسوں میں پورے طور پر ممتاز ہیں اور جو کچھ ان بزرگوں کو اس مقام پر نصیب ہوا ہے دوسرے مقامات میں گو وہ بلحاظ عروج سیر ہی ہیں میسر نہیں ہوتا۔

marfat.com
Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سہروردیؒ

حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی کو اپنے عہد کے صاحبِ جلالت و کرامت، اصحاب طریقت اور ارباب حقیقت میں ایک انتہائی منفرد مقام حاصل ہے۔ آپ نے اپنے مرشدِ کامل حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی ہدایت پر جنوبی ایشیاء میں اسلام کی جو شمع روشن کی بلاشبہ اس کی روشنی سے برصغیر پاک و ہند ہی نہیں بلکہ جنوبی ایشیاء کے اطراف واکناف بھی منور ہیں۔

شمس بریلوی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ۔

سہروردی سلسلہ نے ملتان کی سرزمین کے ذرہ ذرہ کو تقدیس عشقی اور شیخ المشائخ قطب زمان امام السالکین خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی حضرت شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ کے خلیفہ پاک نفس وپاک دل نے تمام صوبہ پنجاب کو سہروردی سلسلہ کے شجر معرفت کے سایہ میں روحانی راحت و عاطفت کا سامان فراہم کیا اور حضرت شیخ المشائخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ کے روحانی تصرفات نے جس پودے کی آبیاری فرمائی تھی وہ خود آپ کی پاکیزہ زندگی میں ایک شجر تناور بن گیا تھا اور اس کی شاخیں دور تک پھیل گئی تھیں اور آج بھی آپ کے انفاس قدسیہ سے روحانیت کا جو چشمہ جاری ہوا تھا اس سے لوگ سیراب ہو رہے ہیں۔ ملتان اور برصغیر پاک و ہند کے دوسرے علاقوں میں سہروردی خانوادۂ طریقت کے شیوخ اپنے وجودہائے گرامی سے تشنگانِ معرفت کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ آفتاب سہروردؒ کی شعاؤں سے برصغیر ہندو پاک کے مغربی اور شمالی خطے ہی اس قدر تاباں نہیں ہوئے بلکہ اس آفتاب معرفت کی شعاعیں بنگال تک پہنچیں اور مسلم بنگال میں لاکھوں تشنگانِ حقیقت کو سیراب کیا، بنگال کا سہروردی خاندان آج بھی اس پاک انتساب پر نازاں ہے[1]

جناب ڈاکٹر محمد اختر چیمہ صاحب آپ کی شخصیت کو متعارف کراتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ۔

marfat.com

Marfat.com

نہ صرف یہ کہ بعد میں آنے والے اقطاب اور اولیاء نے اپنی عرفانی کتابوں میں شیخ بہاء الحق زکریا کی مذہبی و دینی خدمات کا ذکر کیا اور تصوف اسلامی میں ان کی عظمت و اہمیت کا لوہا مانا بلکہ معاصر عرفاء اور صوفیاء نے مختلف ممالک سے آکر ان کی خدمت اقدس میں زانوئے تلمذ تہ کیا۔ انھیں اپنا رہبر و پیشوا بنایا۔ ان کے دست مبارک سے خرقہ خلافت زیب تن کیا۔ پھر مختلف مقامات پر نشر و اشاعت اسلام و عرفان کا فریضہ سرانجام دیا[22]

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی نے برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی ترویج کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے فیضان کی برکت سے سلسلہ سہروردیہ تمام برصغیر پاک و ہند میں پھیل گیا۔ گو آپ سے پہلے حضرت شیخ الشیوخ کے خلفاء اس سرزمین میں تشریف لاچکے تھے لیکن جو تبلیغ و نشر و اشاعت سلسلہ سہروردیہ کی آپ سے ہوئی وہ دیگر خلفاء سے نہ ہوسکی اور غوث ولایت ہند کا تاج آپ کے سر پر تاباں اور فروزاں رہا۔ آپ نے اپنے پرتوِ جمال و حُسنِ کمال سے لوگوں کے دلوں میں وہ مقام پیدا کرلیا کہ رہتی دنیا تک آپ کا نام روشن اور ہر عام و خاص کی زبان پر رہے گا۔ اور اس چشمۂ سہروردیہ کے فیضان سے لوگ سیراب ہوتے رہیں گے۔

راھبر اصفیاء پیشرو اولیاء — ھم کنف انبیاء صاحب حق کامیاب
شیخ الشیوخ جہان قطب زمین و زماں — غوث ہمہ انس و جان معتق مالک رکاب
ناشر علم الیقین کاشف عین الیقین — واجد حق الیقین ھادی مہدی خطاب
مفضل فاضل پناہ، عالم عالم نواز — مکمل کامل صفات عالی عالی جناب
پرسی اگر در جہان کیست امام الانام — نشنوی از آسمان جز زکریا جواب
در نظر ھمتش ھر دو جہان نیم جو — درکف دریا وشش ھفت فلک یک جات
سالک مسلوک راو برلو باز گشت — طالبِ مطلوب را از در او فتح باب[23]

(حضرت خواجہ فخر الدین عراقی سہروردیؒ)

marfat.com
Marfat.com

نام ونسب آپ کا اسم گرامی بہاء الدین زکریا ہے اور القابات غوث العالم قطب العالمین، قدوۃ الاولیاء، بدر المشائخ، اور عارف ربانی ہیں۔ آپ کے آباء و اجداد خاندانِ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری سہروردیؒ بڑے فخر سے تحریر فرماتے ہیں کہ

وَمشائخنا كَانُوا مِنْ روساء العَرب وَسَادَاتهم وَأشرف النَّاس حَسباً و نَسباً لَاِنَّهم قُريشيُّونَ مِن اِتَّصلَ نَسبُهُم اِلَى نَسب النَّبِي عَلَيهِ السَّلام اِلَى قصىّ بن كلاب۔[4]

یعنی میرے مرشد کے آباء واجداد عرب کے رؤسا اور شرفا میں سے تھے اور وہ ممتاز قریشی تھے۔ کیونکہ ان کا نسب حضور ﷺ کے نسب مبارک کے ساتھ قصی بن کلاب کے ساتھ مل جاتا ہے۔

آپ نے حضرت شیخ الاسلام کا شجرہ نسب اس طرح پیش کیا ہے

حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین زکریا بہاء الحق بن شیخ محمد غوث بن شیخ ابو بکر بن شیخ سلطان جلال الدین بن سلطان علی قاضی بن شمس الدین محمد بن الحسین بن عبداللہ بن الحسین بن المطرف بن خزیمہ بن حازم بن محمد بن المطرف بن عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن حبار بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیؒ ۔[5]

مولانا نور احمد خان صاحب فریدی کا بیان ہے کہ

حضرت شیخ الاسلام کے بزرگوں میں سے تاج الدین المطرف (مکہ سے ہجرت کر کے) خوارزم آئے اور جب سندھ پر حباریوں کو اقتدار حاصل ہوا تو تاج الدین المطرف کی اولاد بھی المنصورہ منتقل ہو آئی اور جب حباریوں پر قرامطیوں نے غلبہ حاصل کیا تو سلطان محمود غزنوی نے برق وباد کی طرح سندھ پہنچ کر قرامطیوں کو تباہ وبرباد کیا اور شیخ الاسلام کے جد بزرگوار کمال الدین علی شاہ کو اپنے ہمراہ ملتان لے آئے کچھ عرصہ انہوں نے یہاں قیام کیا۔ اور پھر سلطان کے حکم سے کوٹ کروڑ میں قضا کے منصب پر فائز ہوئے۔

marfat.com

Marfat.com

کمال الدین علی عرف سلطان علی قاضی کے بعد شیخ جلال الدین اور پھر ان کے صاحبزادے شیخ ابوبکر قضا کے منصب پر فائز ہوئے اور طبعی عمر ختم کر کے اسی شہر میں سپرد خاک ہوئے۔ اور قضا کا منصب آپ کے فرزند حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث کے سپرد ہوا[۲۶]

ولادت شیخ الاسلام غوث العالم حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ھ میں کوٹ کروڑ میں پیدا ہوئے[۲۷]

حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری سہروردی نے آپ کی ولادت کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

تُولد شیخنَا مُولانا و مخدومنَا شیخ الاسلام غُوث العالمین شیخ بهاء الدین بهاء الحق والشرع والدین محمد زکریا رحمته الله علیه فی السابع و العشرین من شهر رمضان المبارك عمة برکاتهٗ فی لیلة القدر وقت لیلة الجمعه فی التاریخ الهجری المصطفوی من مکه الی المدینه سنه ست و ستین و خمسائته در خطه کُوت کُرور ولایت دیپال شده[۲۸]

یعنی میرے شیخ و مخدوم حضرت شیخ الاسلام غوث العالمین شیخ بہاء الدین زکریا ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۶ ہجری شب لیلۃ القدر جمعہ کی رات طلوع سحر کے وقت کوٹ کروڑ علاقہ دیپال پور میں پیدا ہوئے۔

صاحب حدیقۃ الاولیاء سید عبد القادر ٹھٹھوی کا بیان ہے کہ

"ولادت آں سرمایہ سعادت شبِ جمعہ بیست و ہفتم ماہ رمضان بود و در ہر سہ روز ماہ رمضان ہر چند مادرش پستان در دہانش میداد ہر گز پستان را نہ میکرد و ہمچناں صائم بود"[۲۹]

ترجمہ: وہ سرمایہ سعادت ۲۷ رمضان المبارک سب جمعہ دنیا میں تشریف لائے ماہِ رمضان کے ان تین روزوں میں آپ کی والدہ نے اپنا پستان لبِ کے دہن میں دینے کی

marfat.com
Marfat.com

ہر چند کوشش کی لیکن آپ نے ہرگز پستان کو منہ نہ لگایا اور روزہ سے رہے۔ آپ کے نسب مادری (والدہ) کے بارے میں تذکرہ نویسوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ انوارِ غوثیہ، منبع البرکات اور خلاصۃ العارفین کے مصنفین کا بیان ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ حضرت شیخ عیسیٰ قادری فرزند حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی صاحبزادی تھیں۔[۳۰]

لیکن مرآۃ الاسرار، سیر العارفین اور دیگر تذکروں میں ہے کہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریاؒ کی والدہ ماجدہ مولانا حسام الدین ترمذی کی صاحبزادی تھیں مولانا حسام الدین ترمذی تاتاریوں کے حملہ کی وجہ سے منگول سے نقل مکانی کر کے کوٹ کروڑ میں قیام پذیر ہو گئے تھے اور اپنی صاحبزادی کا عقد حضرت شیخ وجیہہ الدین محمد غوث سے کر دیا تھا۔ اور خود بھی ان کے ساتھ رہنے لگے۔[۳۱]

تعلیم و تربیت آپ نے ابتدائی تعلیم کوٹ کروڑ میں حاصل کی اور پھر تحصیل علوم کے لئے ملتان چلے آئے۔ آپ نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید ہفت قرآت کے ساتھ حفظ کر لیا[۳۲] آپ کو ابتدائی تعلیم کے لئے نصیر الدین بلخی کے سپرد کیا گیا[۳۳] آپ بارہ سال کے تھے کہ والد ماجد (شیخ وجیہہ الدین محمد غوث) کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ لیکن آپ طلب علم میں خراسان اور پھر بخارا تشریف لے گئے۔ اور ان مقامات پر علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی آپ کے اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ کی وجہ سے بخارا کے لوگ آپ کو بہاء الدین فرشتہ کہہ کر پکارتے تھے[۳۴]

بخارا سے آپ حج کے ارادہ سے حرمین شریفین تشریف لے گئے اور فریضہ حج ادا کیا۔ پھر حضور ﷺ کے سایہ رحمت میں بیٹھ کر پانچ سال تک حضرت مولانا شیخ کمال الدین محمد یمنیؒ جو اپنے وقت کے جلیل القدر محدث تھے ان سے درس حدیث لیا اور سندِ حدیث حاصل کی[۳۵]

دورہ حدیث کے بعد آپ نے روضہ اقدس ﷺ کے پاس تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کے لئے مجاہدہ شروع کیا پھر یہاں سے بیت المقدس پہنچے اور وہاں سے بغداد

marfat.com

Marfat.com

شریف تشریف لے گئے۔

خلاصۃ العارفین کی روایت کے مطابق آپ نے چار سو چالیس اساتذہ کرام سے جو علوم ظاہری و باطنی میں جامع تھے سے اکتساب علوم کیا۔ اس وقت تک آپ کے پاس دو ہزار کتابیں جمع ہو گئی تھیں۔

بیعت

آپ بغداد شریف میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت شیخ الشیوخؒ آپ کی آمد پر بہت خوش ہوئے اور فرمایا مرحبا خوش آمدی اے نیکو کار ہر دو جہاں۔

صاحب حدیقۃ الاولیاء سید عبدالقادر شطوی کلیان ہے کہ۔

شیخ فرمود مرحبا مرحبا خوش آمدی و سرمایہء سعادت آوردی بہا کہ حضرت رسالت پناہ علیہ افضل الصلوات بما در حق تو بسیار سفارش نمودہ اند و چنیں فرمودہ اند کہ در شب معراج در زیر عرش پیراھنی بودے۔ کہ از جوشش ذکر حق در رقص سے بود۔ از مہتر جبرئیل علیہ السلام از کیفیت آں قیص رقاص سوال کردم۔ فرمود کہ: این پیراھن خاصہء یکی از امتان تُست کہ موسوم بہ شیخ بہاء الدین خواہد بود۔ ازاں باز منتظر قدوم سعادت لزوم تو بودہ ام۔

خلاصۃ العارفین میں ہے کہ۔

حضرت شیخ الشیوخؒ نے فرمایا کہ اے بہاء الدین دس سال گذرے ایک رات حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی رات میں نے دیکھا کہ عرش کے نیچے فرشتگان قدسی جھرمٹ میں ہیں۔ کلاہ و پیراھن سے اللہ ھو کی آواز آرہی ہے۔ میں نے جبرائیل امین سے پوچھا یہ آواز کس کی ہے جبرائیل نے جواب دیا جب سے مجھے اللہ تعالےٰ نے قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے اور میری آمدورفت زمین و آسمان میں شروع ہوئی اس پیراہن سے ذکر الٰہی کی آواز سن رہا ہوں۔ لیکن مجھے معلوم نہیں یہ کیا آواز ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا بس مجھے بارگاہِ الٰہی سے آواز آئی یہ کلاہ و پیراہن میرے ایک خاص بندے کا ہے جو تمہاری اُمت سے ہو گا۔ اس نے روز میثاق

marfat.com
Marfat.com

سے نعرہ اَلَست بربکم سنا ہے اس وقت سے شوق و وصال اور عالم وجد میں ہے۔ اس کا نام بہاء الدین زکریا ہے یہ واقعہ بیان کر کے شیخ الشیوخ نے فرمایا تمہارا یہ نشان مجھے حضور علیہ السلام نے دیا ہے[۳۸] اور اسی روز آپ کو حلقہ ارادت میں داخل کر لیا۔

خرقہ خلافت

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث العالم شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی نے صرف سترہ روز کے اندر حضرت شیخ الشیوخؒ سے تمام نعمتیں حاصل کر لیں[۳۹] حضرت شیخ الشیوخؒ نے آپ کو خرقہ خلافت عنایت فرمایا اور کلاہ سر پر رکھی اور وہ مصلیٰ جس پر آپ عبادت الٰہی کرتے تھے بھی عطا فرمایا۔ حضرت شیخ الشیوخ جب آپ کو رخصت کرنے لگے تو آپ کے دیگر مریدین جو اس وقت خانقاہ میں معروف ریاضت و مجاہدہ تھے سخت حیران ہوئے کہ اس سندھی درویش نے اتنی جلدی یہ نعمت حاصل کر لی اور ہم سالہا سال سے عبادت و ریاضت میں مشغول ہیں مگر ہم پر ایسی توجہ نہیں ہوئی۔ حضرت شیخ الشیوخؒ کو بذریعہ کشف اس حال سے آگاہی ہوئی تو آپ نے درویشوں کو تسلی کیلئے کہا کہ سب درویش جاؤ اور لکڑیاں لاؤ۔ سب درویش جنگل میں گئے اور گیلی لکڑیاں کاٹ کر لے آئے انہوں نے سمجھا کہ شاید حضرت لکڑیوں کا ذخیرہ کریں گے۔ حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریاؒ نے سوکھی لکڑیوں کو چن کر ایک گٹھا بنایا اور خانقاہ میں لے آئے۔ حضرت شیخ الشیوخ نے سوکھی لکڑیاں لانے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا درخت ذکر الٰہی میں مشغول تھے اس لئے میں نے انہیں کاٹنا مناسب نہ سمجھا۔ حضرت شیخ الشیوخ نے درویشوں سے کہا کہ اپنے اپنے گٹھوں کو جلاؤ تاکہ آگ سینکیں۔ کوئی لکڑی نہ جلی۔ حضرت غوث العالم کی سوکھی لکڑیاں فوراً بھڑک اٹھیں۔ حضرت شیخ الشیوخ نے درویشوں سے مخاطف ہو کر فرمایا۔ تم ابھی گیلی لکڑیوں کی مانند ہو جس پر آگ اثر نہیں کرتی بہاء الدین سوکھی لکڑیوں کی مانند ہے کہ عشق الٰہی کی آگ نے انہیں فوراً لپیٹ میں لے لیا۔ اے درویشو! بہاء الدین پر رشک نہ کرو یہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ چکا ہے تمہارے مدارج کی انتہا اس کے مدراج کی ابتدا ہے[۴۰]

marfat.com
Marfat.com

ملتان میں آمد اور رشد و ہدایت حضرت شیخ الشیوخؒ نے آپ کو ظاہر و باطنی فیضان سے مالا مال کر کے رخصت کیا اور فرمایا کہ ملتان جا کر قیام کرو اور وہاں کے باشندوں کو فیضان پہنچاؤ[1]

چنانچہ آپ شیخ سے رخصت ہو کر ملتان تشریف لائے[2] اور یہاں آکر آپ نے رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ہندوؤں کے مشہور مندر جو ہلاد مندر کے نام سے مشہور تھا اس کے قریب بیٹھ گئے اور تبلیغ اسلام شروع کر دی۔ اور لوگوں کو اسلامی عقائد سے روشناس کرانا شروع کر دیا اور انہیں گمراہی سے بچایا۔ آپ کی شخصیت علم و عمل زہد و تقویٰ، عجز و انکساری، ایثار و توکل، معرفت و روحانیت، شریعت و طریقت کا ایک حسین امتزاج تھی۔ ملک کے گوشے گوشے سے لوگ آپ کی زیارت کے لئے آنا شروع ہو گئے اور آپ کے وعظ و نصیحت سے مستفید ہوتے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی مریدوں کی تعداد ملتان، کاٹھیاوار، پنجاب، سندھ اور دہلی تک لاکھوں تک پہنچ گئی۔

صاحب سفینۃ الاولیاء کا بیان ہے کہ۔

(حضرت غوث العالم) شیخ الشیوخ سے رخصت ہو کر ملتان آئے اور یہاں توطن اختیار کیا۔ رشد و ہدایت میں مشغول ہوئے تو بہت سے لوگوں نے ان کی ہدایت کی برکت پائی اور اس دیار کے تمام لوگ ان کے مرید اور معتقد ہو گئے[3]

کاسۂ شیر حضرت غوث العالمؒ جب ملتان تشریف لائے اور طالبانِ حق جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو اکابرین ملتان کو آپ کی اس عالمگیر شہرت پر حسد ہوا انہوں نے دودھ سے بھرا ہوا پیالہ آپ کی خدمت میں بھیجا اس سے یہ اشارہ تھا کہ ملتان اس پیالے کی طرح مشائخ و علماء سے بھرا ہوا ہے اور آپ کی یہاں کوئی گنجائش نہیں حضرت غوث العالم کے سامنے اس وقت گلاب کے پھول رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک گلاب کا پھول پیالے میں ڈال کر واپس کر دیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ جس طرح پھول دودھ کے پیالے میں ہے میں اس طرح رہوں گا۔

marfat.com

Marfat.com

آپ کے اس جواب سے ان سب کی کدورت دور ہو گئی اور وہ آپ کی ذہانت اور نکتہ آفرینی پر عش عش کرنے لگے[۳۴]

درس عرفان الٰہی اور تبلیغ اسلام

آپ نے ملتان میں درس عرفان الٰہی اور تبلیغ اسلام شروع کی۔ آپ کے واعظ میں اس قدر تاثیر تھی کہ جو شخص بھی سنتا وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور بُرے کاموں کو چھوڑ کر زہد و تقویٰ اور نیک اعمال اختیار کرتا سینکڑوں ہندو بھی آپ کے واعظ میں شریک ہوتے اور عارفانہ کلام سن کر محظوظ ہوتے۔ آپ قرآن مجید تفسیر، حدیث کا درس دیتے۔ کوئی آیت شریف۔ یا حدیث نبوی ﷺ پڑھ کر اس کی توضیح و تشریح میں دُر افشانی فرماتے تھے۔ آپ اپنے کلام پر اس قدر قادر تھے کہ جب چاہتے سامعین کو ہنسا دیتے اور جب چاہتے رُلا دیتے اور وعظ کا ایسا وقت مقرر تھا کہ گویا ہر کسی کو معلوم تھا کہ اب وعظ ہو رہا ہے اور لوگ اپنا کام کاج چھوڑ کر دور دراز سے آپ کے وعظ میں شریک ہوتے۔

حضرت غوث العالم نے اپنے تربیت یافتہ مریدوں کی تبلیغی جماعتیں تیار کیں اور انہیں مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے مامور فرمایا۔ اور حضرت خود بھی مختلف علاقوں میں تشریف لے جاتے اور تبلیغ اسلام فرماتے۔

پروفیسر آرنلڈ کا بیان ہے کہ......

مغربی پاکستان کے اکثر قبیلے حضرت زکریا ملتانی کی تعلیم و تلقین سے مسلمان ہوئے[۳۵]

پروفیسر ایوب قادری مرحوم نے کاشف الاستار کے حوالہ سے تحریر کیا ہے کہ......

کمبوہ برادری حضرت بہاء الدین زکریاؒ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئی۔ کمبوہوں کی یہ جماعت قدیم سے ملتان اور اس اطراف میں رہتی تھی وہاں سے گروہ گروہ ہو کر مختلف مقامات پر چلی گئی اور سکونت اختیار کر لی چنانچہ یہ لوگ شہر میرٹھ، دہلی، سنبھل، بریلی، نی گڑھ، مارہرہ، دھول پور اور گوالیار وغیرہ میں آباد ہے۔ ابتداء میں اس برادری کی ایک جماعت مخدوم بہاء الدین زکریا سہروردی اور ان کے صاحبزادے

marfat.com

Marfat.com

صدر الدین کی ہاتھ پر مشرف با اسلام ہوئی اور ملتان میں اب تک ہندو کبوہ بھی ہیں [۵۶]
ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحب کلیان ہے کہ۔

بسیاری از قبایل غیر مسلمان کہ در دورہ غوریان از ھندیہ پنجاب نقل مکان کردہ بودند بہ سعی و کوشش شیخ بہ اسلام گرویدند۔ بسیاری از مردم سندو ملتان بود ھندوان لاہور کہ بسیاری از آنہا بازرگان متمول و بعض از آنہا کارگزاران حکومت بودند در حضور شیخ می آمدند و قبول اسلام کردہ مرید لوی شدند۔ در مدت خیلی کوتاہ علاوہ مریدان شیخ از ملتان تا کاتیاوار (Kattiya Warh) و از دکن تا سند و از پنجاب تا دہلی بہ ہزار ہا رسید [۵۷]
صاحب بزم صوفیہ کلیان ہے کہ۔

ملتان کی مدتِ قیام میں نہ صرف ملتان بلکہ سارا ہندوستان حضرت بہاء الدین زکریا کے فیوض وبرکات کے انوار سے منور ہو گیا تھا اور ان کا عہد خیر الاعصار کہا جاتا ہے [۵۸]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اخبار الاخیار میں سلسلۃ الذہب از شیخ محمد نور بخش موسس سلسلہ نور بخشیہ (م ۸۶۹ھ) کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ۔

بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ ہندوستان کے رئیس الاولیاء تھے آپ علوم ظاہری کے زبردست عالم اور صاحب احوال و مقامات اور صاحبِ مکاشفات و مشاہدات تھے۔ آپ ایسے مرشد کامل تھے جن سے اکثر اولیاء کے سلسلے نکلتے ہیں۔ آپ کا کفر سے ایمان، معصیت سے اطاعت اور نفسانیت سے روحانیت کی طرف ہدایت کرنے میں بڑا مقام ہے [۵۹]

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی جانب سے

اجازت نامہ

برائے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ۔
میں خوش ہوا ان انعامات سے جو اللہ تعالےٰ نے الشیخ العارف بہاء الدین

marfat.com
Marfat.com

زکریا (ملتانی) پر کیے ہیں۔ اللہ تعالٰی اپنے فضل سے اُن میں اور اضافہ فرمائے۔ مجھ کو وہ سب باتیں بھی معلوم ہوئیں جو ان کی برکتِ صحبت کے بارے میں ان کے وطن (ملتان) کے چاروں طرف مشہور و معروف ہیں۔ اللہ تعالٰی نے ان کو ان کے حسن استعداد کی بنا پر خطۂ کبیر عطا فرمایا ہے۔ میں نے اللہ تعالٰی سے ان کے لئے مزید اجتہاد اور علم نافع سے مزید حصہ طلب کیا ہے۔ ایسا علم نافع جو طریق استقامت پر چلنے کی لئے معین و مددگار ہو اور میں نے ان کو اجازت دے دی ہے۔ کہ وہ جس کو چاہیں خرقہ پہنائیں۔ میں نے ان کو اجازت دے دی ہے کہ وہ میری تمام مسموعات و مجموعات کی روایت کریں اور اس کتاب کی بھی اجازت دے دی ہے کہ جس کا نام عوارف المعارف ہے۔ میں نے عوارف المعارف کا ایک نسخہ بھی ان کو دے دیا ہے۔ پس شیخ بہاء الدین کو مطالعہ کرنے اور اللہ تعالٰی سے حسنِ فہم اور آگاہی مانگنے کے بعد اس کتاب کے درس و روایت کی اجازت ہے۔

اللہ ہی توفیق دینے والا اور مددگار ہے۔

وصلی اللہ تعالٰی علی خیر خلقہ والہ اجمعین۔

یہ تحریر ۲۱ ذی الحجہ کی شب کو ۶۲۶ھ میں مکہ معظمہ میں حرم شریف کے اندر لکھی گئی ہے۔

حق گوئی بیباکی

ملتان کے گورنر ناصر الدین قباچہ اور ہندوستان کے بادشاہ شمس الدین التمش کے درمیان جب نزع پیدا ہو گیا۔ اور قباچہ کے دماغ میں ایک آزاد اور خود مختیار حکومت قائم کرنے کا خیال پیدا ہوا اور وہ منصوبے تیار کرنے لگا۔ اس پر حضرت غوث العالم نے قباچہ کی فتنہ انگیزیوں اور اس کی سرگرمیوں پر مشتمل ایک خط سلطان التمش کو روانہ کیا اور قبۃ الاسلام قاضی شرف الدین نے بھی اسی مضمون کا ایک خط سلطان التمش کو تحریر کیا۔ اتفاق سے دونوں خط قباچہ کے آدمیوں کے ہاتھ لگ گئے۔ قباچہ نے جب یہ خط دیکھے تو غصہ سے آگ بگولا ہو گیا۔ اور حضرت غوث العالمؒ اور قاضی صاحب کو اپنے دربار میں طلب کیا اور قاضی کا خط کھولا اور ان کے

marfat.com

Marfat.com

قاضی صاحب نے پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ چنانچہ قباچہ نے ان کا سر قلم کرنے کا حکم دیا اور قاضی صاحب کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا خط حضرت غوث العالمؒ کے ہاتھ میں دیا۔ جب آپ نے اپنا خط دیکھا تو بے دھڑک کہا! ہاں یہ میرا خط ہے اور جو کچھ میں نے اس میں لکھا ہے وہ حکم خدا سے لکھا ہے تو کیا کر سکتا ہے؟

آپ کے یہ الفاظ سن کر قباچہ لرزنے لگا اور اس پر خوف طاری ہو گیا اور نہایت معذرت کے ساتھ آپ کو رخصت کیا[ا]

فیاضی صاحب سیر العارفین کا بیان ہے کہ

والیِ ملتان کو غلہ کی ضرورت ہوئی۔ اس زمانے میں غلہ بہت گراں تھا اور بڑی قیمت میں ملتا تھا اس نے حضرت شیخ الاسلام سے غلہ کی درخواست کی۔ حضرت نے ایک انبار اس کو عطا فرمایا جب اس نے غلے کا انبار اٹھانا شروع کیا تو اس انبار سے چاندی کے تنکوں سے بھرے ہوئے سات کوزے نکلے۔ والی ملتان نے آپ کو اطلاع دی کہ حضرت شیخ نے ہم کو غلہ عنایت فرمایا نہ کہ رقم سے بھرے ہوئے کوزے۔ حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا۔ مجھ کو ان تنکوں سے بھرے ہوئے کوزوں کا حال معلوم نہ تھا۔ لہٰذا میں نے یہ بھی تم کو غلہ کے ساتھ دے دیئے[۲]

بردباری ایک مرتبہ چند قلندر آپ کی درگاہ میں آئے اور ناشائستہ ہجوم بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ اس وقت خلوت میں تھے۔ انہوں نے بے ہنگم سا شور برپا کر دیا۔ خدام نے انہیں شور کرنے سے روکا مگر وہ باز نہ آئے تو حضرت کو اطلاع دی گئی آپ نے فرمایا دروازہ بند کر دو۔ چنانچہ خانقاہ کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ قلندروں نے دروازے پر اینٹیں برسانا شروع کر دیں آپ کو علم ہوا تو خلوت خانہ سے باہر آئے اور فرمایا دروازہ کھول دو۔ اور جوش میں فرمایا۔ میں یہاں خود تو نہیں بیٹھا مجھے مرد خدا شیخ شہاب الدین سہروردی نے بٹھایا ہے۔ یہ سن کر قلندروں نے سر آپ کے قدموں پر رکھے اور معذرت کر کے واپس چلے گئے[۳]

آوچ بخارا جب حضرت سید جلال الدین بخاری سہروردی حضرت غوث العالمؒ کی

marfat.com

Marfat.com

خانقاہ میں قیام پذیر تھے۔ ایک مرتبہ موسم گرما شباب پر تھا۔ دھوپ کی شدت اور موسم کی حدت سے متاثر ہو کر انہیں بخارا کی برف یاد آئی۔ آپ کی زبان سے بے ساختہ یہ فقرہ نکلا

آو بخ بخارا اور چنیں حرارت از کجا یابم۔

یعنی اس آہ اس گرمی میں بخارا کی برف کہاں سے ملے گا۔ حضرت غوث العالمؒ پر آپ کا یہ حال منکشف ہو گیا۔ اسی وقت آپ نے خادم کو حکم دیا کہ جماعت خانہ کی صفیں اٹھا لو اور صحن میں جھاڑو لگاؤ۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی۔ دوپہر کا وقت تھا نیلے آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا ظاہر ہوا۔ یکبارگی بادل زیادہ ہو گیا اور یہ بادل خانقاہ کے علاوہ کہیں اور نمودار نہ ہوا۔ ناگاہ بجلی کڑکی اور بادل گرجا اور مرغ کے انڈے کے برابر خانقاہ میں اولے پڑے۔ یہاں تک کہ خانقاہ کا صحن اولوں سے بھر گیا۔ خانقاہ کے علاوہ اور کہیں اولے نہ پڑے۔ سید جلال الدین سرخ بخاریؒ نے جب یہ بات دیکھی تو حیران ہوئے اور بہت سے اولے کھائے اور برتن میں رکھ لئے جو ملتان کے لوگوں کو تبرکا دیئے۔ جب نماز ظہر کا وقت ہوا صفیں بچھائی گئیں۔ حضرت غوث العالم نماز کے لئے تشریف لائے۔ تو آپ نے حضرت سید جلال الدین بخاری کی طرف دیکھا اور مسکرا کر پوچھا کہ سید جلال الدین! اب ملتان کے اولے بہتر ہیں یا بخارا کا بخ۔ سید جلال الدین نے عرض کی ملتان کا یہ ایک اولا بخارا کی برف سے سو گنا بہتر ہے۔ اسی دن حضرت سید جلال الدین بخاری کو خرقہ خلافت ملا۔[13]

<u>ختم کلام اللہ</u> حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ۔ ایک رات حضرت غوث العالم اپنے خلفا کے درمیان بیٹھے تھے۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے۔ فرمایا تم میں سے کوئی ہے کہ نماز دوگانہ کی پہلی رکعت میں قرآن مجید ختم کرلے۔ کسی کو یہ حوصلہ نہ ہوا۔ اسی وقت آپ اٹھے پہلی رکعت میں قرآن مجید ختم کیا دوسری رکعت میں چار سپارے اور پڑھے اور سلام پھیر کر نماز ختم کی۔[14]

حضرت شیخ بہاء الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت غوث العالمؒ کی یہ

marfat.com
Marfat.com

عادت تھی کہ نماز تہجد سے فارغ ہونے کے بعد نماز فجر کی سنتوں کے وقت تک کلام اللہ ختم کرلیا کرتے تھے۔[۹۵]

لوحِ محفوظ پر شیخ الاسلام لقب حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کو خط لکھنا چاہتے تھے آپ نے کاغذ اور قلم ہاتھ میں لیا اور سوچنے لگے کہ نام کے ساتھ کیا القاب لکھوں دل میں خیال آیا کہ جو القاب لوح محفوظ پر لکھے ہیں وہی لکھوں۔ پس آپ نے مراقبہ کیا تو لوحِ محفوظ پر یہ القاب لکھے تھے۔ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریاؒ۔ اس کی بعد آپ نے یہی الفاظ لکھے۔[۹۶]

جامعہ سہروردیہ آپ نے ملتان میں ایک عظیم الشان مدرسہ قائم کیا جو اسلامی یونیورسٹی کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس میں بڑے لائق اور وحید العصر معلم تعلیم دیتے تھے۔ آپ خود اس کے ناظم اعلیٰ تھے۔ نہ صرف ہندوستان بلکہ بلاد ایشیا عراق وشام اور حجاز تک کے طلباء اس مدرسہ میں زیر تعلیم تھے۔ جن کا تمام تر انتظام مدرسہ کی طرف سے کیا جاتا تھا۔ مدرسہ میں طلباء کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ روحانی، اخلاقی، تجارتی و دیگر فنون کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ اور فنِ خطاطی اور جلد سازی کا کام بھی سکھایا جاتا تاکہ طلباء فارغ التحصیل ہونے کے بعد معاشرے پر بوجھ نہ بنیں اور جو طلباء فارغ التحصیل ہو جاتے انہیں دور دراز علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے بھیج دیا جاتا آپ کے طلباء کاٹھیاوار۔ احمد آباد سے لے کر صوبہ بہار بنگال، برما، ملایا اور جاوا ساٹرا تک پھیل گئے یہی وجہ ہے کہ جنوبی ایشیا کے اطراف واکناف اسلام کے نور سے منور ہو گئے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ۔

حضرت بہاء الدین زکریاؒ سے ستر ہزار طالب علموں نے دینی وروحانی فیضان حاصل کیا اور دنیا بھر میں پھیل گئے۔

تصانیف صاحب تذکرہ علمائے ہند کا بیان ہے کہ تصانیف متعددہ جناب شیخ الاسلام خصوصاً در علم سلوک است۔ یعنی حضرت شیخ الاسلام (بہاء الدین زکریاؒ)

marfat.com

Marfat.com

کی علم سلوک پر متعدد کتابیں ہیں اکثر محققین نے آپ کی تصانیف کے بارے میں بڑی تحقیق کی ہے مگر الاوراد کے علاوہ آپ کی کسی اور کتاب کا پتہ نہیں چل سکا[۵۸]

الاوراد آپ نے اپنے مرشد حضرت شیخ الشیوخ کے اوراد کی طرز پر تحریر فرمائی۔ آپ کی یہ کتاب تقریباً دو ۲۰۰ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ خانقاہ عالیہ میں اس کا باقاعدہ ورد ہوتا تھا۔ الاوراد کی شرح حضرت مولانا علی بن احمد غوری[۵۹] نے کنزالعبادفی شرح الاوراد کے نام سے تحریر کی جو ۴۷۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ شرح فارسی میں ہے۔

تعلیمات

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اخبار الاخیار میں آپ کے چند ملفوظات اور دو خطوط نقل کیے ہیں۔

حضرت شیخ الاسلامؒ فرماتے ہیں کہ۔

ہر بندہ پر لازم ہے کہ صدق واخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور یہ کیفیت اس وقت حاصل ہو گی جب عبادت وذکر میں غیر اللہ کی نفی کی جائے اور یہ حالت احوال کی درستگی اور اقوال و افعال میں محاسبہ نفس پر موقوف ہے۔ لہذا بغیر ضرورت کے کوئی بات نہ ہو اور نہ کوئی کام اور ہر قول وفعل سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف التجاو تضرع اور اسی سے استقامت ہو تا کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق دے[۶۰]

ایک مرید کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمیشہ ذکر الٰہی میں مصروف رہو کیونکہ ذکر سے طالب ہمیشہ اپنے مطلوب تک پہنچتا ہے اور محبت ایسی آگ ہے جو ہر قسم کے میل و کچیل کو جلاڈالتی ہے۔

جب محبت مستحکم ہو جاتی ہے تو ذکر کرنے سے مذکور کا بھی مشاہدہ ہو جاتا ہے اور یہی وہ ذکر کثیر ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فلاح وکامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔

وَاذكُرُ اللّٰه كثيراً لَعلّكُم تُفلِحُونَ۔ یعنی اللہ کا ذکر بکثرت کرو تا کہ تم فلاح پاجاؤ۔

ایک اور خط میں دوسرے مرید کو تحریر فرماتے ہیں کہ

کم کھانے سے جسم تندرست رہتا ہے۔ گناہوں کے ترک کر دینے سے

marfat.com

Marfat.com

روح کو سلامتی ملتی ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنے سے دین سلامت رہتا ہے۔[۱۱]

محنت کو اپنا شعار بناؤ یہ دنیا دار العمل ہے۔ جہد مسلسل اور عمل پیہم سے خوش حالی کی راہیں کھلتی ہیں۔ جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ صرف خدا سے ڈرتا ہے اور دنیا عیش عشرت اپنے اوپر حرام کر دیتا ہے۔

فرمایا: محبت میں توکل اس بات کا نام ہے کہ جب صبح اٹھے تو رات کی بات اسے کچھ یاد نہ ہو اور جب رات ہو تو دن کی بات اسے کچھ یاد نہ رہے۔

فرمایا: کہ دانا اور عقلمند وہی شخص ہے جو پیش آنے والے سفر یعنی موت کے لئے تیاری کرے اور اپنے ساتھ کچھ زاد راہ لے۔

فرمایا: خوف بے ادب بندوں کے لئے تازیانہ ہے جس سے ان کی درستی کی جاتی ہے۔[۱۲]

دوست بدوست رسید آپ نے ۷ صفر بروز منگل ۶۶۱ھ میں ۹۶ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ کے وصال کے وقت عجب واقعہ رونما ہوا۔ اس روز ایک نورانی شخص ظاہر ہوا۔ جس کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کا لفافہ تھا اس نے وہ خط آپ کے صاحبزادے حضرت صدر الدین عارف کو دیا اور کہا۔ ایں را ہمیں وقت خدمت غوث العالمین برسانید۔ یعنی یہ اسی وقت غوث العالمین کی خدمت میں پہنچا دو۔ اس پر یہ آیت تحریر تھی۔ اِرجعی اِلٰی رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرضِيَّةً۔ حضرت صدر الدین اسے پڑھ کر ہراساں ہو گئے اور خط اندر حجرے میں حضرت غوث العالمین کی خدمت میں پہنچا دیا اور خود باہر آ گئے باہر آ کر خط لانے والے شخص کو نہ پایا۔ اسی اثنا میں حجرہ سے آواز آئی

دوست بدوست رسید

حضرت صدر الدین عارف حجرہ کی طرف دوڑے۔ دیدند کہ سر نیاز حضرت در سجود است و روح اعلی علیین پرواز کردہ است۔ دیکھا کہ حضرت کا سر نیاز سجدے میں ہے اور

marfat.com
Marfat.com

روح اعلیٰ علیین کو پرواز کر چکی ہے۔

در کوئے تو عاشقاں چنیں جاں بدھند
کانجا ملک الموت نگنجد ہر گز[۲۳]

مزار مبارک ملتان میں مرجعِ خلائق ہے۔

خلفاء آپ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند ارجمند شیخ صدر الدین عارف مسند سجادگی پر متمکن ہوئے۔ حضرت شیخ الاسلام نے اپنے پیچھے خلفاء کرام اور مریدین کی کثیر جماعت چھوڑی۔ خلاصۃ العارفین کی روایت کے مطابق آپ کے مریدوں کی تعداد کروڑوں تک پہنچتی ہے۔ آپ کے خلفاء کی تعداد بھی کثیر ہے یہاں صرف اکابر خلفاء کے نام درج کیے جاتے ہیں۔

حضرت مخدوم سید جلال الدین سرخ بخاری سہروردیؒ (اوچ)۔ حضرت نواب الاولیاء شیخ محمد موسیٰ قریشی الہاشمی سہروردیؒ (سنجر پور) شیخ فخر الدین عراقی (دمشق)۔ حضرت میر حسینی ہروی (ہرات) حضرت شیخ عثمان مروندیؒ معروف بہ لعل شہباز قلندر (سیہون سندھ) خواجہ حسن افغانؒ۔ خواہ کمال الدین مسعود شیروانیؒ۔ خواجہ فخر الدین گیلانی۔ شیخ بدر الدین سنجانی۔ شیخ عبد الستار سہروردیؒ۔ شیخ کبیر الدین عراقیؒ۔ سید عبد القدوس موصلیؒ۔ شیخ احمد جوانمردؒ (بلوچستان)۔ شیخ محمود المعروف قلات بلبا۔ شیخ پٹھاد علی۔ شیخ جمال کنبوہؒ۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ جلال الدین تبریزی سہروردیؒ

از جہان معرفت دریائے راز	شمع ساں در آتش وحدت گداز
گنج اسرار حق وکانِ کرم	در گروہ پاک زان محترم
آتشِ عشقِ خدا افروختہ	جان و دل در شعلہ آں سوختہ
در محیط عشق از پلہ فرق	از کمال معرفت پیوستہ غرق
در شریعت پائے صدق لودرست	در حقیقت دائما چالاک و چست
آں ملک سیرت جلال الدین پاک	در رہ دیں کردہ شیطان زاہلاک
چوں ولم نزسر عشقش آگہ است	ہمت اوبا جمالی ہمراہ است[۶۴]

خلاصہ ء راہ ردانِ بااخلاق، سر حلقہ ء عاشقانِ آفاق، محیط نسیم صبح خیزی مسکت وحدت شیخ ابوالقاسم جلال الدین تبریزی قدس سرہ کا شمار بزرگان روزگار و عارفانِ صاحب اسرار میں ہوتا ہے آپ کا حال نہایت قوی اور ہمت نہایت بلند تھی۔[۶۵]

کمالات ظاہری و باطنی ابوالقاسم شیخ جلال الدین تبریزی عظیم القدر شیخ (طریقت) تھے اور انکے والد ابوسعید تبریزیؒ کے مرید تھے۔ حضرت جلال الدین تبریزی ظاہری و باطنی علوم میں لہریں مارتے ہوئے دریا تھے۔ کمالات میں اپنی نظیر نہ رکھتے تھے اور تمام بڑے بڑے عالی مرتبہ مشائخ شیوخ مشیخت و معرفت میں ان کے قائل تھے۔ کشف و کرامات میں ان کو بے مثل سمجھا جاتا تھا۔ ترک و تجرید میں ان کی کوئی حد نہ تھی اور توحید و تفرید میں بھی ان کی کوئی نہایت نہیں تھی۔ جذب و خاطر میں وہ متثنی اور ممتاز تھے۔[۶۶]

شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضری حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ سے منقول ہے کہ جب شیخ جلال الدین تبریزی تبریز سے بغداد آئے تو سات سال تک حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں رہے اور ہر سال حضرت شیخ الشیوخ کے ساتھ حج پر جاتے۔ کعبۃ اللہ اور حضور ﷺ کی زیارت سے

marfat.com

Marfat.com

مشرف ہوتے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کو کبر سنی کے باعث سرد و خشک کھانا ناموافق تھا۔ حضرت جلال الدین تبریزی نے ایک چولہا بنالیا تھا۔ اس پر ایک دیگچی رہتی اور ضرورت کے وقت شیخ الشیوخ کی خدمت میں گرم کھانا پیش کیا جاتا۔ مختصر یہ کہ آپ نے خدمت کے آداب اس طرح پورے کیے کہ اس زمانہ کے تمام شیوخ ان کی صورت کے عاشق تھے[۱۷]

حصولِ برکات حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ۔

ایک مرتبہ شیخ الشیوخ "سفر حج سے واپس آئے۔ تو اہل بغداد آپ کی خدمت میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے۔ ہر ایک کچھ نہ کچھ نقد یا جنس لایا۔ ایک بوڑھیا بھی آپ کی زیارت کو آئی اور اپنی چادر کے دامن سے ایک درہم کھول کر آپ کے سامنے رکھا۔ آپ نے وہ درہم اٹھا کر تمام تحائف اور نذرانوں کے اوپر رکھ دیا۔ اس کے بعد حاضرین مجلس سے فرمایا کہ جس کا جو دل چاہے ان تحفوں میں سے اٹھالے۔ ہر ایک نے اپنی پسند کا تحفہ اٹھالیا۔ حضرت شیخ الشیوخ "نے آپ کی طرف بھی اشارہ کیا کہ تم بھی کچھ لے لو۔ آپ نے وہی درہم اٹھالیا جو بوڑھیا عورت لائی تھی۔ حضرت شیخ الشیوخ نے فرمایا۔ جلال الدین! جو برکت تھی، وہ تم نے اٹھالی اور دوسروں کے لئے کچھ نہ چھوڑا[۱۸]

دہلی میں آمد اور سلطان کا استقبال کرنا حضرت شیخ فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ۔ جس زمانہ میں شیخ جلال الدین تبریزی بغداد سے دار الخلافہ دہلی آئے تو سلطان التمش کا زمانہ تھا وہ آپکے کمالات سے بخوبی واقف تھا چنانچہ سلطان آپ کے استقبال کے لئے شہر سے باہر نکل آیا۔ اس زمانہ میں دہلی کا شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ تھا۔ وہ بھی سلطان کے ساتھ مع دیگر شیوخ حضرت کے استقبال کے لئے آیا جب سلطان نے حضرت جلال الدین تبریزیؒ کو دیکھا تو گھوڑے سے اتر آیا اور آپ کی طرف دوڑا اور ملاقات کی۔ شیخ کو اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہو گیا۔ اسی اثنا میں سلطان نے شیخ نجم الدین صغری کو کہا کہ حضرت کو ایسی جگہ ٹھہرایا جائے جو میرے قریب ہو تا کہ وقتاً فوقتاً ان سے نیاز حاصل کیا جاسکے۔

marfat.com
Marfat.com

بیت الجن میں قیام جب سلطان نے آپ کی بے حد عزت و توقیر کی تو دہلی کے شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ کو حسد پیدا ہوا اُس نے سوچا اب میری عزت و توقیر گھٹ جائے گی۔ سلطان نے اسے اچھے مکان میں ٹھہرانے کو کہا سلطان کے محل کے نزدیک ایک ذیشان مکان تھا۔ جس پر جن قبضہ کئے ہوئے تھے اسے بیت الجن کہتے تھے۔ کسی شخص کو طاقت نہ تھی کہ اس کے قریب جاسکے وہ ہمیشہ بند رہتا۔ تھا۔ سلطان نے عزیز مہمان کو اس میں ٹھہرانا پسند نہ کیا۔ لیکن نجم الدین صغری نے کہا یہ معاملہ دو حالتوں سے خالی نہ ہو گا اگر جلال الدین تبریزی کامل درویش ہوں گے تو مکان جنات سے پاک ہو جائے گا اگر ناقص ہوں گے تو دھوکہ دہی کی سزا پائیں گے یہ گفتگو علیحدہ ہو رہی تھی لیکن حضرت جلال الدین تبریزی نے از روئے کشف معلوم کر کے از خود اس مکان کی کنجی منگوائی اور اپنے خادم تراب سے فرمایا جاؤ! دروازے کا تالا کھولو اور مکان میں داخل ہو کر باآواز بلند کہہ دو! اے قوم جنات! حضرت جلال الدین تبریزی اس مکان میں آرہے ہیں تم نے کافی عرصہ یہاں قیام کیا ہے اب یہاں سے جلد باہر نکل جاؤ۔ جب خادم مکان میں پہنچا اور یہ آواز دی تو جنوں میں ایک عجیب ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اور سب مکان سے نکل گئے۔ حضرت جلال الدین تبریزی نے اسی مکان میں قیام کیا۔[19]

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ سے ملاقات جب آپ نے مذکورہ مکان میں قیام فرمایا تو دوسرے روز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی ملاقات کو اپنی منزل سے روانہ ہوئے حضرت خواجہ صاحبؒ کو کشف سے معلوم ہو گیا کہ حضرت سید جلال الدین تبریزی ملاقات کو آ رہے ہیں۔ فوراً اٹھ کر استقبال کو بڑھے۔ راستے میں دونوں بزرگوں کا آمنا سامنا ہوا خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ آپ کو اپنی خانقاہ میں لے آئے۔ یہاں محفلِ سماع گرم تھی۔ خواجہ صاحب کو اس شعر پر وجد آگیا۔

شعر

درے کدہ وحدت ہشیار نے گنجد
در عالم بے رنگی اغیار نے گنجد

marfat.com

Marfat.com

وہ جمعہ کی رات تھی نماز جمعہ تک دونوں بزرگ ہم صحبت رہے۔ اس کے بعد سید جلال ادلین اپنے مکان کو لوٹ آئے ہیں

نجم الدین صغریٰ کی تہمت تراشی

دہلی کا شیخ الاسلام نجم الدین صغریٰ آپ کی دہلی میں آمد پر سخت برہم تھا اس کے دل میں گمان تھا کہ اگر آپ دہلی میں رہے تو میری عزت میں کمی آجائے گی۔ چنانچہ اس نے حضرت پر پے در پے وار کئے لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی تو اس نے ایک آخری چال چلی۔ دہلی میں ایک خوبرو مغنیہ گوہر نامی رہتی تھی۔ شیخ نجم الدین نے اسے سکھایا کہ اگر تو سید جلال الدین پر زنا کی تہمت لگادے تو پانچ سو دینار دوں گا۔ آدھی رقم اب دوں گا اور باقی ایسے آدمی کے پاس رکھتے ہیں جو راز فاش نہ کرے۔ چنانچہ وہ بدکار فاجرہ مان گئی اور نجم الدین نے اسے آدھ رقم دے دی اور باقی رقم احمد شرف نامی ایک بقال کے پاس رکھ دی کہ شیخ پر تہمت لگانے کے بعد یہ رقم بھی اس سے حاصل کرلے۔ چنانچہ اس فاحشہ نے سلطان کی خدمت میں جاکر حضرت جلال الدین تبریزی پر زنا کی تہمت لگادی بادشاہ یہ سن کر حیران رہ گیا اسے یقین تھا کہ حضرت بالکل پاک وصاف ہیں اور فاحشہ کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ کیونکہ مقدمہ دربار میں پیش ہوا تھا اس لیے سلطان نے شرعی تحقیق کی غرض سے محضر طلب کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ چند اکابر علماء اور مشائخ کو مدعو کیا گیا۔

حضرت بہاء الدین زکریاؒ ملتانی کا ثالث مقرر ہونا

جمعہ کے دن نماز کے بعد جامع مسجد علماء و مشائخ سے بھری ہوئی تھی۔ ذوئسو سے زیادہ علماء و مشائخ وقت جو علوم ظاہری و باطنی میں کامل تھے یہاں اکٹھے تھے۔ حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتان سے اپنے احباب کے ساتھ تشریف لا چکے تھے۔ سلطان نے نجم الدین صغریٰ سے کہا ان مشائخ و علماء سے جو چاہو ثالث مقرر کرلو چنانچہ نجم الدین نے حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانی کا نام پیش کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب حضرت شیخ جلال الدین تبریزی اور حضرت بہاء الدین ملتانی اپنے مرشد حضرت شیخ الشیوخ" سے رخصت ہو کر ملتان روانہ ہوئے تھے

marfat.com
Marfat.com

تو نیشاپور کے قریب ان کے درمیان معمولی سے شکر رنجی پیدا ہو گئی تھی۔ نجم الدین صغریٰ کو اس واقعہ کا علم تھا اور وہ اس واقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ حضرت غوث العالم ان سے ناراض ہیں۔ الغرض حضرت بہاء الدین زکریا ثالث منتخب کر لئے گئے۔ اب شیخ نجم الدین نے اس عورت کو پیش کیا۔ حضرت جلال الدین کو بھی بلایا گیا جونہی وہ مسجد میں داخل ہوئے تو سب مشائخ ان کی تعظیم و تکریم کے لئے کھڑے ہو گئے[1] حضرت بہاء الدین زکریاؒ نے دوڑ کر ان کے جوتے اٹھا لئے اور اپنی آستین میں رکھ لئے اور مجلس میں آکر بیٹھ گئے۔

سلطان شمس الدین التمش نے کہا کہ محضر برخاست ہوتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کو ثالث مقرر کیا گیا تھا اس نے حضرت کی یہ تعظیم کی اب مزید گفتگو کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ حضرت بہاء الدین زکریاؒ نے فرمایا!

خاکِ کفش تو برائی چشم من
در حکم سرمہ جواہر و افتخار من است

یعنی حضرت جلال الدین تبریزی کی جوتیوں کی خاک تو میرے لئے کحل الجواہر اور سرمایہ افتخار ہے۔ اس وجہ سے کہ وہ حضرت شیخ الشیوخ" کے ساتھ سات سال سفر و حضر میں رہے ہیں مجھ پر ان کی تعظیم واجب ہے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ شیخ نجم الدین کچھ اور سمجھے اور کہے کہ انہوں نے جلال الدین کا عیب پوشیدہ کر دیا۔ اگرچہ تمام خدا رسیدہ لوگ جانتے ہیں کہ شیخ جلال الدین سے ہرگز یہ بات متصور نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی اس عورت کو پیش کیا جائے تاکہ حقیقت ظاہر ہو۔ وہ عورت آپ کے سامنے لائی گئی حضرت غوث العالم نے کہا جو سچ بات ہے بیان کر ورنہ برباد ہو جائے گی۔ اس عورت پر حضرت غوث العالم کا اس قدر رعب طاری ہوا۔ کہ وہ بول اٹھی۔ کہ خدا حاضر و ناظر ہے یہ بات بالکل غلط ہے اور بہتان ہے حضرت جلال الدین تو آب حیات سے زیادہ پاک ہیں۔ شیخ نجم الدین نے مجھے پانچ سو دینار دینے کا وعدہ کیا ہے آدھی رقم دے دی ہے اور باقی احمد شرف بقال کے پاس امانت ہیں۔ جو اس تہمت کے لگائے

marfat.com
Marfat.com

جانے کے بعد دیئے جانے تھے۔ شیخ نجم الدینؒ اس وقت انتہائی شرمندگی کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔ سلطان نے اسی وقت اس کو شیخ الاسلام کے عہدہ سے معزول کر دیا اور یہ عہدہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا کو قبول کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے حکم دربار رسالت ﷺ یہ منصب قبول کر لیا[3]

بدایوں میں قیام

مذکورہ محضر کے بعد جب تمام مشائخ دہلی سے اپنی اپنی قیام گاہوں پر واپس چلے گئے۔ تو حضرت جلال الدین تبریزی بھی دہلی میں نہ رہے آپ وہاں سے شہر بدایوں چلے آئے۔

نجم الدین صغریٰ کی نماز جنازہ

بدایوں میں حضرت شیخ جلال الدین تبریزی ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے تھے۔ درویشوں کی جماعت بھی ساتھ تھی آپ اٹھے اور تازہ وضو کیا کہا درویشو! آؤ نجم الدین صغریٰ کی نماز جنازہ ادا کریں وہ اس وقت دہلی میں انتقال کر گئے ہیں۔ اگرچہ ہم ان کی تہمت کی وجہ سے دہلی سے چلے آئے اور وہ ہمارے پیر کی برکت سے دنیا سے چلے گئے چند روز کے بعد خبر آئی کہ وہ عین اسی وقت جب حضرت شیخ جلال الدین تبریزی نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تھی نجم الدین صغریٰ کا انتقال ہوا تھا[4]

فیضانِ نظر

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت شیخ جلال الدین تبریزی بدایوں میں اپنے مکان کی دہلیز پر بیٹھے تھے کہ ایک ہندو دہی سے بھری ہوئی مٹکی سر پر رکھے ہوئے فروخت کرنے کے لئے گھوم رہا تھا۔ جب وہ آپ کے قریب آیا اور آپ کے چہرہ پر اس کی نظر پڑی تو دہی کی مٹکی زمین پر رکھ دی اور آپ کے قدموں پر گر گیا اور فوراً مسلمان ہو گیا۔

آپ نے اس کا نام علی رکھا دوسرے روز وہ گھر گیا اور جو کچھ گھر میں تھا سب آپ کی خدمت میں لا حاضر کیا۔ آپ نے فرمایا یہ نقد رقم اپنے پاس رکھو۔ اور جس موقع پر حکم دوں خرچ کرو۔ آپ کی عادت تھی کہ اگر کسی کو انعام دیتے تو دس درہم سے کم نہ دیتے مختصر یہ کہ جب تمام رقم خرچ ہو گئی تو خواجہ علی کے پاس ایک درہم باقی رہ گیا۔

marfat.com
Marfat.com

انہیں خیال آیا آپ کے نزدیک انعام کم از کم دس درہم ہے اور میرے پاس صرف ایک درہم ہے باقی نو درہم کی ضرورت ہوگی اسی دوران ایک سائل آگیا حضرت جلال الدین نے حکم دیا علی ایک درہم جو تمہارے پاس ہے اسے دے دو[5]

خواجہ علی آپ کی خدمت میں رہ کر مرتبہ ولایت کو پہنچا جب آپ بدایوں سے جانے لگے تو خواجہ علی بے حد غمگین ہوئے اور مخلوق کثیر بھی حضرت کے پیچھے پیچھے تھی جب چھ کوس تک لوگ آگئے تو آپ نے فرمایا تسلی رکھو شیخ علی کو بدایوں کا قطب مقرر کرتا ہوں اور تمام علاقہ اس کے سپرد کر دیا ہے۔ پھر خواجہ علی سے فرمایا مطمئن رہو میں ہر وقت تمہارے سامنے رہوں گا[6] آپ یہاں سے بنگال روانہ ہو گئے۔

خدمتِ خلق حضرت خواجہ اوحد الدین کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر میں حضرت جلال الدین تبریزی کے ساتھ بیت اللہ جاتے وقت ہم سفر تھا۔ جب ہم پہاڑ میں پہنچے تو راستہ دشوار ہو گیا اور بہت سے اونٹ اور لوگ مر گئے۔ غریب لوگ بے بس ہو کر سخت پریشانی میں مبتلا تھے۔ یہ دیکھ کر پہاڑی لوگ اونٹوں کے گلے لائے اور بیس اشرفی اونٹ کے حساب سے فروخت کرنے لگے۔ دولت مند لوگ اونٹ خرید رہے تھے لیکن غریب حیران تھے کہ کیا کیا جائے حضرت شیخ جلال الدین تبریزی نے تین بار اسم پاک یا لَطِیفُ پڑھ کر تھیلے میں ہاتھ ڈالتے اور اشرفیاں نکال کر اونٹ خریدتے جاتے اس طرح آپ نے پانچ سو اونٹ خرید کر غرباء میں تقسیم کر دیئے اور خود پیادہ بیت اللہ گئے[7]

تبحر علمی حضرت شیخ وحید الدین ترمذی نے آپ سے پوچھا کہ ایک شخص روزہ نہیں رکھتا کھانا کھاتا ہے۔ آپ نے فرمایا! کہو صبح کو بھی کھائے دوپہر اور شام بھی کھائے اور جو قوت اسے حاصل ہو اسے خدا کی عبادت میں صرف کرے اور گناہ نہ کرے[8]

صحبت با اہل دل حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ۔ حضرت شیخ جلال الدین تبریزی فرماتے ہیں کہ نیکوکار کی صحبت سو سال کی

marfat.com

Marfat.com

اطاعت سے افضل ہے۔[79]

جو شخص نیکوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ دونوں جہانوں کی مرادیں حاصل کر لیتا ہے اور جو بدوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ ان تمام سے محروم رہ جاتا ہے۔[80]

بنگال میں قیام

آپ بدایوں سے بنگال تشریف لے گئے اور مقام پنڈوہ جو لکھنوتی کے قریب ضلع مالدہ میں ایک پرانا قصبہ ہے۔ یہاں ہندوؤں کا ایک پرانا بت خانہ تھا اس کے قریب ڈیرا جما دیا۔ اور تبلیغ اسلام شروع کر دی اور ہزارہا کفار کو مسلمان کیا اور یہ بت خانہ منہدم کر دیا اور یہاں خانقاہ بنا کر لنگر جاری کیا۔ کثیر خلق خدا آپ سے فیضیاب ہوئی۔[81]

وصال مبارک

آپ کا وصال مبارک ۶۴۱ھ میں ہوا مزار مبارک پنڈوہ (بنگال) میں زیارت گاہ ہر خاص و عام ہے۔ مزار مبارک سلطان علاؤالدین علی شاہ نے تعمیر کروایا (حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ آپ وصال کے بعد مسکرا رہے تھے مرید نے پوچھا آپ تو رحلت کر چکے ہیں مسکرا کیوں رہے ہیں تو آپ نے فرمایا عارفوں کا یہی حال ہے)۔[82]

marfat.com
Marfat.com

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری سہروردیؒ

آن مخزن گنج سرّ عرفاں — واں مطلع نور ذات سبحاں
آں قفل کشائے باب تحقیق — واں رہبر طریق تصدیق
باریدہ بجست جانش از غیب — باراں سحاب فضل لاریب
درعلم و عمل دلش یگانہ — دریافتہ نور جاودانہ
در جذبہ دیں کشیدہ حق — در نور یقین گزیدۂ حق
خورشید سپہر عزو تمکین — یعنی کہ حمید و دولت دیں
ہموارہ بجنبش ملائم — در جام جمالی است دائم[۸۳]

نام ونسب آپ کا اسم گرامی محمد تھا مگر حمید الدین کے لقب سے مشہور تھے والد ماجد کا نام حضرت عطاء اللہ محمود البخاری تھا۔ آپ بخارا کے رہنے والے تھے۔

دہلی میں آمد آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ بخارا سے دہلی آئے یہ معز الدین سام عرف سلطان شہاب الدین غوری کا زمانہ تھا۔ علم ظاہری میں آپ اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں کسی شیخ کے ساتھ پر بیعت نہیں کی تھی۔ آپ کے والد نے دہلی میں انتقال فرمایا[۸۴] آپ کو ناگور کا قاضی مقرر کیا گیا آپ تین سال تک اس منصب پر فائز رہے لیکن دیانت اور تقویٰ میں اپنی مثل نہیں رکھتے تھے۔ ایک رات حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اپنے پاس بلا رہے ہیں۔ آپ نے علی الصبح دنیا کو ترک کر دیا۔[۸۵]

بیعت وخلافت ترک دنیا کے بعد آپ بغیر کسی کو بتائے دہلی سے چل پڑے اور بغداد شریف پہنچے۔ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کو پہلے ہی حکم ہو چکا تھا حضرت قاضی صاحب جو نہی حصولِ نیاز کیلئے حاضر ہوئے تو دل پر بہت اثر ہوا اور اسی روز بیعت ہو گئے اور آپ کی خانقاہ میں ذکر و فکر میں مشغول ہو گئے۔ حضرت شیخ الشیوخؒ کی توجہ سے ایک سال کے عرصہ میں مرتبہ ولایت کو پہنچے اور

marfat.com
Marfat.com

خرقہ خلافت حاصل کیا[86] حضرت شیخ الشیوخ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

خلفائی فی الھند کثیرۃ منھم حمید الدین الناگوری۔

یعنی بشمول حمید الدین ناگوری ہندوستان میں میرے کثیر خلفاء ہیں[87]

ان دنوں جب آپ خانقاہِ شیخ الشیوخ" میں مقیم تھے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بھی یہاں موجود تھے ان سے ملاقات ہوئی تو دونوں بزرگ ایک دوسرے کے گرویدہ ہو گئے[88]

دیار حبیب میں

شیخ الشیوخ" سے اجازت لے کر آپ مدینہ منورہ آئے اور ایک سال دو ماہ آٹھ دن حضور ﷺ کے روضہ اقدس کے مجاور رہے وہاں سے مکہ معظمہ آئے اور تین سال تک وہاں قیام پذیر رہے۔ اسی دوران بہت سے مشائخ کرام سے ملاقاتیں ہوئیں اور فیوض وبرکات حاصل ہوئے۔[89] سلطان التمش کے زمانہ میں آپ دوبارہ دہلی تشریف لے آئے۔[90]

طواف کعبہ میں ایک صاحب حال بزرگ سے ملاقات

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ۔ ایک دن شیخ حمید الدین ناگوری سہروردیؒ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ آپ نے ان کے پیچھے پیچھے چلنا شروع کر دیا جہاں وہ بزرگ قدم رکھتے حضرت قاضی صاحب" بھی حصول برکت کے لئے ان کے قدم پر قدم رکھ دیتے اور ان بزرگوں نے ازروئے کشف یہ حال معلوم کر کے فرمایا اے حمید الدین! ظاہری اطاعت کرنا آسان ہے جو چیز طواف میں مجھے حاصل ہے اس کی متابعت کر۔ قاضی صاحب نے عرض کی اے شیخ طواف میں آپ کو کیا چیز حاصل ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں ہر قدم پر ختم قرآن کرتا ہوں۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ شاید قرآن کے معنی ان کے دل میں گذرتے ہوں گے جب یہ خیال دل میں آیا تو بزرگوں نے فرمایا اقرا ملفوظا لا موھوما۔ میں زبان سے پڑھتا ہوں وہم وخیال سے نہیں پڑھتا[91]

marfat.com

Marfat.com

ذوقِ سماع حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ اگرچہ قاضی حمید الدین ناگوری حضرت شیخ الشیوخ کے مرید و خلیفہ تھے لیکن سماع میں ان کو اس قدر غلو تھا کہ تن من کا ہوش نہ رہتا تھا اگرچہ سہروردی حضرات سماع کبھی اتفاق سے سنتے ہیں لیکن انہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی محبت کی وجہ سے سماع میں بہت انہماک اور غلو تھا بعہد دارالخلافہ دہلی میں بادشاہ خود سماع کا منکر تھا لیکن آپ نے سماع کا سکہ جما دیا[۹۲] آپ ہندوستان میں سماع کے بانی مبانی مانے جاتے ہیں۔ جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا وصال ہوا آپ اس مجلس سماع میں موجود تھے قوالوں نے خواجہ احمد جام کی غزل گائی۔ جب اس شعر پر پہنچے۔

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

تو خواجہ صاحب پر وجد طاری ہوا۔ اور اسی شعر پر آپ کا وصال ہو گیا۔ بوقت وصال آپ کا سر مبارک حضرت قاضی حمید الدین ناگوری کی گود میں رکھا ہوا تھا۔[۹۳]

لطافت و ظرافت حضرت خواجہ محبوب الٰہیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت قاضی حمید الدین ناگوری نہایت لطیف طبع تھے۔ اکثر ان کی گفتگو لطافت و ظرافت سے عبارت ہوتی تھی۔ ایک دن شیخ کبیر خوارزمی جو علماء کبار میں سے تھے اور مولانا برہان الدین بلخی عراقی گھوڑوں پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ ایک خچر پر سوار ہو کر پیچھے سے پہنچ گئے۔ جب ان لوگوں نے دیکھا تو اپنے گھوڑوں کو روک لیا اور درمیان سے جگہ دے دی اور چل دیئے۔ شیخ کبیر نے مسکرا کر قاضی حمید الدین ناگوری کی طرف رخ کیا اور کہا کہ تمہارا گھوڑا بہت چھوٹا ہے۔ آپ نے جواب دیا۔

اگرچہ صغیر است فاما در روش بہ از کبیر است۔
یعنی اگرچہ چھوٹا ہے لیکن چال میں کبیر (بڑے) سے بہتر ہے۔[۹۴]

آپ کی تحریر پر حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا وجد حضرت خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاءؒ فرماتے

marfat.com
Marfat.com

ہیں کہ ایک دن حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے مولانا بدر الدین اسحاق کو حکم دیا کہ جاؤ تھیلی لاؤ اور جو خط حمید الدین ناگوری نے مجھے بھیجا ہے نکالو اور پڑھو۔

حضرت بدر الدین اسحاق نے تھیلی سے خط نکال کر پڑھنا شروع کیا اس کی عبادت یہ تھی

"فقیر حقیر ضعیف نحیف بندۂ درویشاں واز سر و دیدۂ خاک پائے ایشاں محمد عطاء المعرف حمید الدین ناگوری"

اور اس خط میں یہ رباعی بھی لکھی ہوئی تھی۔

آں عقل کجا کہ در کمال تو رسد   واں روح کجا کہ در جمال تو رسد
گیرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال   آں دیدہ کجا کہ براہ جمال تو رسد

جب آپ نے یہ رباعی سنی تو آپ پر وجد طاری ہو گیا۔ اس روز چاشت کے وقت سے مغرب کی نماز تک بابا صاحبؒ پر وجد طاری رہا[95]

تصنیفات و تعلیمات سلوک و اسرار کے موضوع پر آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں مثلاً لوائح۔ طوائع الشموس اس کا نام شرح نودنہ ہے دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو اہل کمال اور صاحب حال کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ان کے علاوہ آپ کی تصانیف میں بحر عشق، خیالات العشاق، راحت الارواح اور تفسیر سورہ والضحیٰ بھی شامل ہیں۔

سیر العارفین میں تحریر ہے کہ جب قطب الدین کاشانی شہر دہلی پہنچے تو وہ کہتے تھے کہ میں قاضی حمید الدین ناگوری کی محبت کی وجہ سے اس شہر میں آیا ہوں۔ انہوں نے ایک دن قاضی صاحبؒ کا مجموعہ رسائل طلب کیا اور دیکھنا شروع کیا اور جو علماء کرام ان کے ہمراہ تھے انہیں فرمایا! اے دوستو سمجھو اور واقف ہو جاؤ کہ ہم نے اور تم نے جو کچھ پڑھا ہے وہ سب ان رسائل میں موجود ہے[96]

اسم "ھو" کی شرح حضرت شیخ قاضی حمید الدین ناگوریؒ کی مایہ ناز تصنیف طوائع

marfat.com
Marfat.com

الشموس جو کہ اسماءالحسنٰی کی شرح پر دو جلدوں پر مشتمل ہے اور حقائق و معارف سے لبریز ہے اس سے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس ھو کی شرح پر ایک طویل اقتباس درج کیا ہے۔ راقم اس کا کچھ حصہ بطور مشتِ نمونہ از خروارے یہاں تحریر کرتا ہے۔

مؤلف قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ۔

خوب سمجھ لو! کہ اسم ھو ایک حرف ہے۔ اس میں جو واو نظر آتی ہے وہ پیش کو کھینچ کر پڑھنے سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے یہ اسم مکرم وَحدیت مسمی کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے اسم میں ایسی مشابہت نہیں۔

خدا یکتا شہنشاہ کا اسم اعظم بھی یکتا و یگانہ ہی ہونا چاہئے تاکہ اس کے بے حدو بے شمار معانی کا ادراک ہو سکے۔

حرف ھ جب الف سے ملتا ہے تو محبوب کی ندا کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ یعنی (ھا) یہ وہ آواز ہے جس کے ذریعہ محبوب اپنے محبّ کو آواز دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا۔ اے ایمان والو۔

حرف ھ کے بعد جب کوئی حرف علت آتا ہے تو وہ محبوب کی ندا کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے "ھو" جس کے ذریعہ محبوب اپنے محبّ کو آواز دیتا ہے اور خدا کی ندا اپنے محبین کو وہ ندا ہے جو مصیبت زدہ عاشقوں کو اپنی طرف بلانے کے لئے ہوا کرتی ہے تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو کر دوڑیں جس کے لیے عموماً اسم ھا آتا ہے۔

عشاق اپنے قلب میں خدا کو یاد کرتے ہیں تاکہ اس کے وصل کی خوشبو سے بہرہ ور ہوں تو ان کے دل سے اسم ھو نکلتا ہے اور جب عالم عشق میں ذوق و شوق کی جانبین سے زیادہ ہوتی ہے تو ہائے اور ھو کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ جو از خود عظیم و بلند ترین مقام ہے۔

رباعی

آنجا کہ ز عشق یار بوئے باشد　　لا بُد باشد کہ گفتگوئے باشد
و آنجا کہ ز شوق جستجوئے باشد　　لی شبہ زہر دو ہائے ہوے باشد

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ : جس میں یار کے عشق کی خوشبو ہو گی تو اس سے گفتگو بھی ضرور ہو گی اور جہاں شوق کی جستجو ہو گی تو وہاں دونوں طرف سے ھائے وھو کی صدا بھی ہو گی۔ اے عزیز! خوب یاد رکھو کہ اسم "ھُو" موجودہ ازلی اور ہست لم یزلی کی جانب اشارہ ہے جو متجمع الجمع صفات کمالیہ ہے اور ہمہ قسم کے نقائص و زوال سے پاک ہے اور خدا اس طرح موجود ہے۔ جس کے ازلی ہونے کی ابتدا نہیں اور ایسی ذات ہے جس کے ہمیشہ رہنے کی انتہا نہیں اور یہی وہ اسم ہے جو اپنے تمام غیبی اسرار کے ساتھ معرضِ وجود میں آیا جیسا کہ سورہ اخلاص میں ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سے ظاہر ہے۔

ھو وہ اسم اشارہ ہے جس کے انوار کی تجلیات سے خدا تعالےٰ کے خاص اسرار ظاہر ہوتے ہیں۔[97]

علم و عمل حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ قاضی حمید الدین ناگوریؒ راحت الارواح میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص علم کے کام میں مگن ہو جاتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے اس قسم کی توفیق عنایت کرتا ہے کہ جس سے وہ حق و باطل نیک و بد اور حلال و حرام کی تمیز کر سکے۔[98]

عقل حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ قاضی حمید الدین ناگوریؒ اپنے کتاب لوائح میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی انتہا ہے اور عبادت کی انتہا عقل ہے اس واسطے بغیر علم کے عبادت کرنا فضول ہے اور علم بغیر عقل کے مفت کے سر دردی ہے قیامت کے دن کی حجت بھی یہی عقل ہے۔[99]

عشق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ قاضی حمید الدین ناگوریؒ کی لوائح میں تحریر ہے کہ انسان کے تمام اعضاء کی تخمیر عشق سے کی گئی ہے اسی لیے عاشقوں اور محبوں میں جو ولولہ ہے وہ ازل سے ابد تک رہے گا وہ ہر وقت "ارنی انظر علیک" ہی کہتے رہتے ہیں۔[100]

نزول رحمت حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ قاضی حمید الدین ناگوریؒ کی لوائح میں موجود ہے کہ تین وقت نزولِ رحمت ہوتا ہے اول سماع

marfat.com
Marfat.com

کے وقت، دوم اطاعت کی نیت سے کھانا کھاتے وقت، سوم درویشوں کے حالات دریافت کرتے وقت[101]۔

وصال مبارک آپ کا وصال مبارک ۵ رمضان المبارک ۶۴۳ھ میں ہوا آپ کو بظاہر کوئی تکلیف نہ تھی۔ نماز تراویح میں خود قرآن مجید ختم کیا۔ نماز وتر کے بعد سر مبارک سجدے میں رکھا اور جان دوست کے سپرد کر دی۔ آپ کا مزار مبارک دہلی میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مزار کے پائیں کی طرف ہے[102]۔

خلفاء آپ کے مشہور خلفاء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ شیخ احمد نہروائیؒ۔ ۲ شیخ عین الدین قصابؒ ۳ حضرت شیخ شاہی رسن تاب روشن ضمیرؒ ۴ شیخ محمود موینہ دوزؒ ۵ شیخ ناصح الدین سہروردیؒ (یہ آپ کے فرزند ارجمند تھے)

marfat.com
Marfat.com

حضرت سید احمد سلطان المعروف سخی سرور لکھ داتا سہروردیؒ

نام و نسب

آپ کا نام نامی سید احمد سلطان ہے اور آپ کو سخی سرور، لکھ داتا، لالانوالہ، روھیانوالہ، پیر خانو کے القاب سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن زیادہ تر سخی سرور یا لکھ داتا کے لقب سے مشہور ہیں۔[۱۰۳]

آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ، سے متصل ہوتا ہے۔ مفتی غلام سرور لاہوری نے یہ شجرہ نسب پیش کیا ہے۔

سید احمد بن سید زین العابدین بن سید عمر بن سید عبداللطیف بن سید بہاء الدین بن سید غیاث الدین بن سید بہاء الدین بن سید صلاح الدین بن سید زین العابدین بن سید عیسیٰ بن سید صالح بن سید عبدالغنی بن سید جلیل بن سید خیر الدین بن سید ضیاء الدین بن سید داؤد بن سید عبدالجلیل رومی بن سید اسمٰعیل بن امام جعفر بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ۔[۱۰۴]

آباء واجداد

آپ کے والد سید زین العابدین ۵۲۰ھ میں بغداد سے برصغیر میں تشریف لائے[۱۰۵] اور ملتان کے قریب کری کوٹ میں آباد ہوئے یہ جگہ آجکل شاہ کوٹ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت سید زین العابدین ایک ولی کامل اور جید عالم تھے۔ آپ نے یہاں زراعت کا پیشہ اختیار کیا اس علاقہ کے نمبردار پیرا ہان آپ کا بہت معتقد اور مرید تھا۔ حضرت زین العابدین کی اہلیہ فوت ہو چکی تھیں۔ پیرا ہان نے اپنی قوم سے صلاح و مشورہ کے بعد اپنی لڑکی عائشہ بی بی کا عقد آپ سے کر دیا۔[۱۰۶]

ولادت

حضرت زین العابدینؒ کی شادی کے دو سال بعد حضرت سید احمد سلطانؒ کی ولادت ہوئی (آپ کا سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا) آپ کے بعد آپ کے دوسرے بھائی سید عبدالغنی پیدا ہوئے جو عمر میں آپ سے کئی سال چھوٹے تھے۔

تعلیم و تربیت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے گھر پر حاصل کی۔ اور کم سنی ہی میں والد محترم سے علوم شرعی حاصل کئے پھر ان کو پایہء تکمیل تک

marfat.com

Marfat.com

پہنچانے کے لئے لاہور پہنچے۔ یہاں ان دنوں مولانا سید محمد اسحاق کے علم وفضل کا چرچا تھا۔ آپ نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور آپ سے شریعت کی ارتقائی منازل طے کیں۔[۱۰۷]

بیعت وخلافت

جب آپ نے علوم ظاہری حاصل کر لیے تو آپ کے دل میں علوم باطنی حاصل کرنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے والد محترم سے راہنمائی حاصل کی۔ آپ کے والد نے ابتدا ہی سے آپ کی پرورش ایسے کی تھی۔ جیسے شیخ اپنے مرید کی تربیت کرتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنے والد سے مستفید ہو کر بغداد تشریف لے گئے اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور سلسلہ قادریہ میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور سلسلہ چشتیہ میں حضرت خواجہ مودود چشتی سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اپنے وطن تشریف لے آئے اور تبلیغ اسلام شروع کی۔[۱۰۸]

رشد وہدایت

بغداد شریف سے واپسی پر آپ نے اپنے علاقے کو رشد وہدایت کا مرکز بنایا۔ یہاں آپ کے حاسد پیدا ہو گئے تو آپ یہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور ایران، خراسان اور افغانستان ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے۔ اس دوران آپ نے تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری رکھا اور جہاں بھی گئے آپ کے دست مبارک پر کثیر تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

سوہدرہ میں قیام

مشرقی پنجاب میں ابھی تک اسلام کی تبلیغی سرگرمیاں شروع نہیں ہوئی تھیں اور سرحدی علاقے میں بھی اسلام کی اشاعت کا کام پایہء تکمیل تک نہیں پہنچا تھا اس لئے آپ نے اس علاقہ کو رشد وہدایت کا مرکز بنایا۔ آپ نے لاہور سے اسی (۸۰) میل دور سوہدرہ کے مقام پر ڈیرا لگایا اور تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی ولایت کا چرچا ہونے لگا اور عقیدت مندوں کا سلسلہ بڑھنے لگا اور سلسلہ دور دراز تک پھیل گئے۔ آپ کے پاس نذرانے کے

marfat.com
Marfat.com

طور پر جو رقم بھی آتی آپ اسے غرباء، مساکین اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے۔ عقیدت مندوں کا ہجوم ہر وقت آپ کے گرد جمع رہتا آپ نے غربا پروری اور سخاوت کے ایسے دریا بہائے کہ لوگ آپ کو سخی سرور اور لکھ داتا کے نام سے پکارنے لگے[9] اس قصبہ میں آپ کی درگاہ ابھی تک موجود ہے[10]

دھونکل میں آمد

کچھ عرصہ کے بعد آپ نے سوہدرہ سے رختِ سفر باندھا اور گوجرانوالہ کے قصبہ دھونکل میں تشریف لے گئے۔ اور ہدایت خلق میں مشغول ہو گئے۔ یہاں آپ کی کرامت سے پانی کا چشمہ جاری ہوا۔ شاہجہاں کے عہد حکومت میں اس چشمے کی جگہ کنواں تیار کیا گیا۔ جس مقام پر آپ عبادت الہی میں مشغول رہتے تھے وہاں مسجد بنوادی گئی۔ بعد ازاں سکھوں کے دور حکومت میں راجہ رنجیت سنگھ نے پانی کی حفاظت کے لئے کنویں پر گنبد نما چھت ڈال دی۔ اس جگہ جون اور جولائی میں آپ کی یاد میں بڑا میلہ لگتا ہے۔

شاہ کوٹ واپسی

دھونکل سے آپ اپنے وطن شاہ کوٹ واپس آگئے اور اس کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا۔ آپ کی شادی حاکم ملتان گھنو خان پٹھان کی بیٹی بی بی بائی سے ہوئی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد آپ کے والد سید زین العابدین[11] اور بعد ازاں والدہ ماجدہ اور سوتیلے بھائی سید محمود اور سید سرا یکے بعد دیگرے انتقال کر گئے۔ یہاں آپ کے خالہ زاد بھائی آپ کی شہرت دیکھ کر حسد کرنے لگے۔

ڈیرہ غازیخاں کی طرف ہجرت

شاہ کوٹ میں جب آپ کے خالہ زاد بھائیوں کا حسد عروج تک پہنچ گیا اور وہ آپ کو ختم کرنے کی تجاویز سوچنے لگے تو آپ نے یہاں سے ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا اور تمام اثاثہ چھوڑ کر اور اپنی جائیداد سے دست بردار ہو کر ڈیرہ غازیخان میں موضع نگاہہ پہنچے۔ آپ کی اہلیہ اور صاحبزادے سید سراج الدین المعروف سید راج بھائی بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے اپنا تمام اثاثہ چھوڑ کر سکھ چین کی زندگی گذارنے کیلئے ڈیرہ غازیخان کا علاقہ منتخب کیا۔ یہاں آپ کی شہرت دور دور پھیل گئی اور اطراف و کنار سے مخلوق خدا حاضر خدمت ہونے لگی۔

marfat.com
Marfat.com

شہادت آپ کے خالہ زاد بھائیوں کی حسد کی آگ پھر بھڑک اٹھی انہوں نے کھوکھر قبیلہ کے افراد جمع کر کے ایک لشکر بنایا اور آپ پر حملہ آور ہوئے۔ پہلے انہوں نے آپ کے فرزند پر حملہ کیا انہوں نے سوار ہو کر مقابلہ کیا اور کثیر افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور خود لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت سخی سرور" نماز سے فارغ ہو کر گھوڑی پر سوار ہو کر دشمن سے نبرد آزما ہوئے اور بالآخر جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی تاریخ وفات کے بارے میں تذکرہ نگاروں میں اختلاف پایا جاتا ہے مفتی غلام سرور لاہوری نے تاریخ وصال ۵۷۷ھ درج کی ہے۔

سید سرور و سخی احمد بود سلطان عالم و والی
جست سرور چو سال تاریخش ہاتفش گفت سرور عالی ۵۷۷ھ [112]

ایم میکالف نے آپ کا سال وفات ۶۵۰ھ مطابق ۱۲۵۲ء تحریر کیا ہے [113]

عرس اور زائرین آپ کے مریدین کا پاکستان میں ڈیرہ غازی خان سے لے کر پشاور اور ہندوستان میں امرتسر سے لے کر سہارنپور تک سراغ ملتا ہے۔ تقسیم برصغیر سے پہلے آپ کے عقیدت مند مشرقی پنجاب، گجرات، کاٹھیاواڑ، حیدر آباد دکن اور دیگر علاقوں سے مزار مبارک پر حاضر ہوتے۔ ان کے علاوہ ہندو اور سکھ بھی بھاری تعداد میں شرکت کرتے۔ آپ کا مزار مبارک ڈیرہ غازی خان میں موضع سخی سرور میں واقع ہے ہر سال ۱۴ فروری سے ۱۴ اپریل تک عرس میلہ بیساکھی کے نام سے منایا جاتا ہے اور جن علاقوں میں آپ نے قیام فرمایا ان مقامات پر بھی ایسے ہی میلے لگتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ مخدوم نوح بکھری سہروردیؒ

سلسلہ سہروردیہ کے اولیں بزرگ جو برصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے وہ حضرت مخدوم نوح بکھری سہروردیؒ ہیں۔

تعارف صاحب حدیقۃ الاولیاء سید عبدالقادر ٹھٹھویؒ نے آپ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے۔

آں بزرگوار نامدار، سردفتر مشائخ کبار، صاحب توفیق، فارس مضمار تحقیق۔ شیخ الشیوخ شیخ نوح بکھری قدس سرہٗ از جملہ اولیاء کرام و مشائخ عظام سندھ بود و از فرقہ مقبولان درگاہ و باریافتگان خلوت لی مع اللہ است[114]

بیعت صاحب حدیقۃ الاولیاء کا بیان ہے کہ۔

(مخدوم نوحؒ) دست ارادت از شہاب الحق والدین، برہان الصدق الیقین شیخ شہاب الدین سہروردیؒ قدس سرہ العزیز گرفتہ، مرید گشتہ و در فرستہ کہ بکھر قدیم است سکونت داشتہ۔ ھموارہ بہ خلوات و جلوات باذکار و عبادت مشغول بودہ و ہمیشہ انزوا اختیار داشت[115]

میر علی شیر قانع ٹھٹھوی نے اسکی تصدیق کی ہے وہ تحریر کرتے ہیں کہ۔

شیخ نوح بکھری سروری از اجل اولیائے سندھ و اکمل مریدان شیخ شہاب الدین سہروردیست[116]

یعنی حضرت شیخ نوح سروری بکھری سندھ کے اجل اولیائے کرام اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے اکمل مریدوں میں سے تھے۔

حالات حضرت خواجہ حسن نظامیؒ کا بیان ہے کہ سہروردیہ مسلک کے لوگ سب سے پہلے ہندوستان میں تشریف لائے اور انہوں نے سندھ کو اپنا مرکز ارشاد بنایا۔[117]

حضرت مخدوم نوح بکھری سہروردیؒ۔ حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا

marfat.com
Marfat.com

ملتانیؒ سے بھی قبل حضرت شیخ الشیوخ سے خرقہ خلافت حاصل کر کے بھکر (سندھ) تشریف لائے اور سلسلہ سہروردیہ کی نشرواشاعت شروع کی۔ آپ نے بے شمار بندگان خدا کو تصوف و معرفت کا درس دیا۔ اس طرح آپ برصغیر میں سلسلہ سہروردیہ کے اولین مبلغ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانی جب حضرت شیخ الشیوخ" کی خدمت میں بغداد شریف پہنچے۔ اور آپ سے فیوض و برکات اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ جب آپ حضرت شیخ الشیوخ" سے رخصت ہو کر ملتان آنے لگے تو حضرت شیخ الشیوخ" نے آپ کو رخصت کرتے ہوئے فرمایا! ہمارے ایک مرید سندھ کے شہر بھکر[118] میں اقامت پذیر ہیں ان سے ضرور ملئے۔ کیونکہ وہ چراغ، بتی اور تیل ساتھ لائے تھے اور اسے صرف روشن کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن جب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ (فرشتہ) بھکر تشریف لائے تو آپ کی آمد سے قبل حضرت مخدوم نوحؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ اور آپ حسرت و نجرت کے ساتھ یہاں سے آگے تشریف لے گئے۔[119] حدیقۃ الاولیاء کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

ہر گاہ غوث العالم شیخ بہاء الدین زکریا در بغداد رسید و بہ زیارت سرمایہ تجارت ولایت پناہ ارشاد دستگاہ شیخ شہاب الدین مشرف گردید و دست ارادت بگرفت و مراجعت وطن مرخص گشت۔ شیخ فرمود کہ: مریدی است رشید از مریدان ما در فرستہ سندھ اور البتہ خواہی دریافت، کہ وی از غایت قابلیت و نہایت صفای طویت جمیع اسباب ہدایت و ارشاد و استعداد و راہ سداد ھمراہ خود آورد، ھم چراغ از خود و ھم فتیلہ از خود داشت، مجرد باقتباس محتاج بود بعد ازینجا شمع ہدایت و معرفت برافروخت و خس خاشاک تعلقات بشریت بداں سوخت[120]

بعض مصنفین کا بیان ہے کہ حضرت غوث العالم بہاء الدین ملتانیؒ آپ کے مزار پر چالیس دن قیام پذیر رہے اور فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد ملتان تشریف لے گئے[121]

شمشاد علی وارثی صاحب تحریر کرتے ہیں کہ۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت مخدوم نوح بھکرویؒ نے شیخ کے حکم سے بھکر میں قیام فرمایا اور یہاں ایک عظیم دینی مدرسہ قائم کیا۔ جس میں برصغیر پاک و ہند، ایران و عراق اور مصر سے طالب علم تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے۔ یہ دینی مدرسہ آپ کے وصال کے بعد شیخ حامد بھکروی کے حوالے کیا گیا۔ جن کی عظمت کا یہ کمال تھا کہ بادشاہ وقت قطب الدین ایبک بھی آپ کا مرید و معتقد تھا۔ حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانی جب حضرت شیخ الشیوخ سے رخصت ہوئے۔ تو حضرت نے فرمایا کہ تم راستہ میں مخدوم نوحؒ سے بھکر میں ملاقات کرتے جانا۔ چنانچہ جب حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی بھکر پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مخدوم نوح وصال فرما چکے ہیں اور جنازہ تیار ہے۔ حضرت بہاء الدین زکریاؒ نے نماز جنازہ خود پڑھائی اور کچھ دن یہاں قیام کیا اس کے بعد ملتان تشریف لے گئے[۱۲۲]

ان شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت غوث العالم بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کی آمد سے قبل سندھ میں سلسلہ سہروردیہ کا وارد ہو چکا تھا۔ اور حضرت مخدوم نوح سہروردیؒ نے اس خطہ میں سلسلہ سہروردیہ کی نشر و اشاعت کی اور یہاں اشاعتِ اسلام میں اہم کردار ادا کیا لیکن افسوس کہ آپ کے مفصل حالات زندگی کسی بھی تذکرہ میں نہیں ملتے اور نہ ہی آپ کے خلفاء کا پتہ چل سکا ہے۔

وظیفہ برائے معرفت خداوندی و فتح و نصرت صاحب جواہر الاولیاء کا بیان ہے کہ۔

حضرت مخدوم نوح بھکرویؒ فرماتے ہیں کہ بعد از نماز عشاء سو بار مذکورہ دعا پڑھی جائے انشاالله معرفت خداوندی اور فتح و نصرت حاصل ہوگی۔ دعا یہ ہے

اَللّٰهم اشرح صدری بِمَعرفَتِكَ وَافتح قلبی بِنُور وَجهِكَ بحق یا اللّٰهُ یا رحمٰنُ یا رحیمُ یا کریمُ بِرحمتِكَ یا أرحم الرّحمین۔

مزار مبارک آپ کا مزار قلعہ بھکر روہڑی سے سکھر جانے والی سڑک پر ریلوے پل کے نزدیک بر لب دریائے سندھ واقع ہے۔ مزار مبارک پر پختہ گنبد بنا ہوا ہے۔[۱۲۳] (پرانے سکھر کو بھکر کہا جاتا ہے یہ روہڑی اور نئے سکھر کے درمیان واقع ہے)

marfat.com
Marfat.com

حضرت شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانی سہروردیؒ

حضرت شمس العارفین شاہ ترکمان بیابانیؒ بڑے صاحبِ جذب وکمال بزرگ گزرے ہیں۔ آپ شاہ ترکمان کے لقب سے مشہور تھے[124] آپ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کے خلیفہ اور مرد جلال اور ترک و تجرید میں نظیر نہیں رکھتے تھے۔ حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں رہ کر عرفان کی منازل طے کیں اور خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد اپنے وطن چیدہ پہنچے پھر وہاں سے حضرت شیخ الشیوخ کے حکم سے دہلی آئے اور جنگل میں قیام کیا۔ سلطان شمس الدین التمش آپ کا بہت معتقد تھا آپ سے ملنے اور قدم بوسی کرنے آتا اور آپ کو شہر لے جانے پر اصرار کرتا۔ آپ نے فرمایا میں یہیں اچھا ہوں اگر خدا کو منظور ہوا تو یہاں آبادی ہو جائے گی کچھ عرصہ بعد فیروز شاہ نے یہاں دوسرا شہر آباد کیا۔ پھر شاہجہان نے تیسری جگہ دہلی آباد کی تو آپ کے مزار مبارک تک آبادی پھیل گئی۔ دہلی کا ایک دروازہ آپ کے نام کی نسبت سے ترکمان دروازہ مشہور ہوا[125]

جلالت آپ نے امارت کو خیرباد کہہ کر راہِ فقر میں قدم رکھا۔ اور عشقِ الٰہی اس قدر غالب تھا کہ آنکھیں ہر وقت سرخ رہتی تھیں اور جذب و جلال آپ پر طاری رہتا جو الفاظ منہ سے نکالتے فوراً واقعہ کی شکل اختیار کر لیتے۔ آپؒ زیادہ تر بیابان و صحرا میں رہے اس لئے بیابانی کہلائے۔ عرصہ دراز تک جنگل کے پتوں اور پھلوں پر گذارا کیا اور سخت مجاہدات کئے۔ اگر کوئی آدمی آپ کے سامنے آتا تو اس پر لرزہ طاری ہو جاتا۔[126]

کرامت ایک قلندر آپ کے پاس آیا اس کے ساتھ دو شیر تھے۔ اس نے حضرت سے کہا ان کو کہاں باندھوں آپ نے فرمایا میری بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دو قلندر نے کہا ان کو شیر کھا جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نام پر چھوڑ دو۔ اس قلندر نے دونوں شیر بکریوں میں چھوڑ دیے۔ آپ کی بکریوں نے شیروں کو ایسا

marfat.com

Marfat.com

تنگ کیا کہ وہ شور کر کے باہر نکل گئے۔ قلندر کو اپنی کرامت و عظمت پر بڑا زعم تھا لیکن آپ کی یہ روحانی عظمت دیکھ کر حیران رہ گیا۔[۱۲۷]

زیر بغل دریا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور آپ کے درمیان بڑی محبت تھی۔ دونوں بزرگ ایک دوسرے کو ملنے کے لئے آتے جاتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت شاہ ترکمان خواجہ صاحب کے مہمان تھے۔ دونوں بزرگ ایک طباق میں دلیا نوش کر رہے تھے۔ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ مگس رانی کر رہے تھے۔ حضرت شاہ ترکمان کا یہ قاعدہ تھا کہ ہر دفعہ لقمہ اٹھا کر اپنے ہاتھ بغل میں دیتے پھر دوسرا لقمہ اٹھاتے یہ دیکھ کر حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے چہرہ پر ناگواری کے آثار معلوم ہوئے تو خواجہ صاحب نے اشارہ سے منع کر دیا مگر ان سے ضبط نہ ہو سکا۔ آکر کہا کہ حضرت کھانا کھاتے وقت بغل میں ہاتھ دینا خلاف تہذیب ہے آپ سن کر خاموش رہے۔ خواجہ صاحب نے آپ کو دوبارہ اشارہ سے منع کر دیا مگر بابا صاحب نے پھر کہہ دیا کہ آپ کو جلال آیا حضرت بہت قوی ہیکل اور طاقتور تھے آپ نے حضرت بابا صاحب کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور اپنا ہاتھ اوپر کر کے فرمایا۔ دیکھ میں بوجہ ترک ادب کے قطب الاقطاب کے ہمراہ کھانا کھا رہا ہوں ہر لقمہ پر ہاتھ دھو لیتا ہوں جو صاحبان اس وقت یہاں موجود تھے سب نے دیکھا کہ زیر بغل دریا بہہ رہا ہے۔[۱۲۸]

مزار مبارک آپ کا مزار مبارک دہلی میں قلعہ کے پاس فیروز آباد میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت سلطان نورالدین مبارک غزنوی سہروردیؒ

حالات زندگی صاحب مرآۃالاسرار آپ کے بارے رقمطراز ہیں کہ

آں سید عالی مقام، آں متکلم بکلام والہام آں ناظر جمالِ معنوی پیروقت شیخ نورالدین مبارک غزنوی قدس سرہ۔ سلطان شمس الدین کے عہد حکومت میں مقتدائے روزگار شیخ الاسلام دہلی تھے۔ لوگ آپ کو امیر دہلی کہتے تھے آپ شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی کے اکابر خلفاء میں سے تھے۔ آپ صاحبِ شانِ عظیم تھے اور تصرف قوی رکھتے تھے[129]

حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی سے منقول ہے کہ سلطان نورالدین مبارک غزنویؒ نے شیخ محمد اجل شیرازیؒ سے بھی فیضان حاصل کیا۔ شیخ شیرازیؒ کے مریدوں میں ایک سوداگر تھا اُس نے عرض کی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جو آپ کا غلام ہے اسے فیضِ نعمت پہنچایا جائے۔ شیخ نے فرمایا۔ اچھی بات ہے کل صبح جب میں نماز فجر سے فارغ ہو جاؤں تو بچے کو میری داہنی جانب سے لاکر پیش کرنا۔ اسی دن سید نورالدین مبارک کی پیدائش ہوئی۔ آپ کے والد بھی اسی مجلس میں موجود تھے۔ یہ بات انہوں نے بھی سن لی تھی۔ آپ نے ارادہ کر لیا کہ میں بھی نومولود بچے کو پیش کروں گا۔ دوسرے دن جب نماز فجر کا وقت آیا تو اس سوداگر کو دیر ہو گئی سید مبارک کے والد علی الصبح اٹھے موذن نے تکبیر کہی اور شیخ نے نماز پوری کی تو شیخ مبارک کے والد نے داہنی جانب سے بچے کو پیش کر دیا حضرت خواجہ اجل شیرازیؒ نے ان پر نظر کرم فرمائی۔ اس کے بعد وہ تاجر آیا تو شیخ نے فرمایا یہ نعمت تو سید زادہ کی قسمت تھی[130] اگرچہ آپ نے باطنی نعمت خواجہ اجل شیرازی[131] سے حاصل کی مگر بیعت و خلافت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی سے تھی۔ سلطان شمس الدین آپ کا بہت معتقد تھا جب بھی امساک باراں کی شکایت ہوتی تو لوگ آپ سے دعا کراتے اسی روز بارش ہو جاتی۔[132] آپ گروہ صوفیاء کے ساتھ نہایت عجز و انکساری سے پیش آتے اور نہایت تونگر دل تھے۔ آپ کی

marfat.com

Marfat.com

تصانیف میں "جامع الحکایات" نہایت ہی عمدہ کتاب ہے۔[۱۳۳]

مزار مبارک آپ نے ۶۴۲ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک حوض شمسی کے مشرقی جانب دہلی میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت مولانا مجد الدین حاجی سہروردیؒ

حالات زندگی آپ ۵۶۷ھ میں پیدا ہوئے اور حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے اجل خلفاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ نے بارہ حج کئے اور دہلی میں قیام پذیر ہوئے۔ اس زمانہ میں آپ کو دہلی کا وزیر مال بنادیا گیا چونکہ آپ نے یہ عہدہ بارضاو رغبت منظور نہیں کیا تھا اس لئے دو سال تک وزارت متعلقہ کے جملہ کام احسن طریقہ اور نظم و نسق سے سرانجام دینے کے بعد سلطان کی خدمت میں عرض کی کہ اب فقیر کو اس کام کے لئے معذور تصور کیا جائے۔ چنانچہ آپ وزارت سے سبکدوش ہو گئے۔ آپ نے ۶۳۲ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک دہلی میں واقع ہے۔ عید الضحیٰ کے تین دن بعد لوگ آپ کے مزار پر جمع ہوتے ہیں اور اس اجتماع کو مولانا مجد الدین کا ختم کہتے ہیں۔[۱۳۴]

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ ضیاء الدین رومی سہروردیؒ

تعارف آپ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کے مرید و خلیفہ تھے آپ کا شمار اکابر مشائخ میں ہوتا ہے۔ سلطان قطب الدین خلجی آپ کا مرید تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء سے سلطان قطب الدین کو سخت پرخاش تھی۔ آپ نے حضرت ضیاء الدین رومی کو کہلا بھیجا کہ اپنے مرید کو سمجھائے کہ درویشوں کو آزار پہنچانا کسی مذہب میں جائز نہیں مگر اس پیغام کے ملنے سے قبل ہی آپ کا وصال ہو گیا۔ تمام اکابر اور بادشاہ نے فاتحہ خوانی میں شرکت کی۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے بھی اس مجلس میں شرکت کی آپ نے سلطان سے کسی قسم کی بات نہ کی۔

حضرت خواجہ ضیاء الدین رومی کا مزار مبارک دہلی میں واقع ہے۔[۱۳۵]

حضرت خواجہ اعزالدین احمد یمنی سہروردیؒ

تعارف آپ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ نے شیخ اعظمؒ کے ہمراہ محلہ کمان گران بدایوں میں سکونت اختیار کی اور یہاں سلسلہ سہروردیہ کی نشر و اشاعت کی آپ کا مزار مبارک اپنے پسر خورد حضرت شاہ ولای بدرالدین موے تاب کے احاطہ میں جنوبی سمت بدایوں میں واقع ہے۔[۱۳۶]

marfat.com

Marfat.com

حضرت سید معزالدین سہروردیؒ

تعارف

آپ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے اکمل خلفاء میں سے تھے۔ صاحب مرآۃ الاسرار کا بیان ہے کہ آپ عظیم القدر ولی اللہ اور صاحب حال قوی تھے۔ آپ ولایت ہندوستان میں قہر و غلبہ کے طریق پر تصرف کرتے تھے۔ آپ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے زمانے میں بغداد سے ہندوستان تشریف لائے اور قصبہ مندیلہ میں مقیم ہوئے جہاں آپ کا مزار اقدس زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ یہ کاتب الحروف شیخ عبدالرحمٰن چشتی (مصنف مرآۃ الاسرار) ماہ ذوالحجہ ۱۰۵۰ھ میں دوسری بار آپ کے مزار پر حاضر ہوا۔ آپ شیر بیشہء حقیقت ہیں جو اپنی قوت ولایت سے آج تک حکومت کر رہے ہیں۔ اس نیاز مند پر اس قدر انعامات ہوئے کہ دائرہ تحریر سے باہر ہیں۔[۱۳۷]

حضرت شیخ سعد الدین شہید سہروردیؒ

تعارف

آپ کا نام سعد الدین بن نصیر الدین شہید خلجی ہے۔ سعد الدین شہید سے شادی شہید مشہور ہوئے۔ آپ قبیلہ برلاس سے تھے اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے خلیفہ تھے۔ آپ شہر خلج میں پیدا ہوئے۔ اور حضرت شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانیؒ سے قلبی تعلق رکھنے کے سبب ملتان تشریف لے آئے اور ۲ شعبان بروز پنجشنبہ ۶۲۹ھ چنگیزیوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ کا مزار مبارک ملتان شریف میں اسٹیشن کے قریب بغیر قبہ کے بنا ہوا ہے[۱۳۸]

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ احمد خنداں سہروردیؒ

حالات زندگی آپ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ آپ کا اسم گرامی احمد اور لقب شکر دہان تھا اور شیخ احمد خندان کے نام سے مشہور تھی۔ آپ نہایت شیریں کلام اور خندہ پیشانی، خندہ رو تھے۔ اس لیے خنداں اور شکر وہاں مشہور ہوئے۔ آپ کا شمار متقدمین اولیاء اللہ میں کیا جاتا ہے۔ آپ کے آستانہ پر مولانا سید علاء الدین اصولی استاد حضرت سلطان المشائخ نے بصورت اعتکاف چلہ کشی فرمائی ہے۔ باقیات الصالحات میں ہے کہ۔

از کبرئے اولیاء، مرید شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ ابواب صوری و معنوی بر او مفتوح بود۔ مولانا علاء الدین اُصولی بر آستانہ فیض کاشانہ معتکف می ماند۔ وفات او بست و ہشتم رمضان ۶۳۲ھ ششصد و سی و سوم ہجری وقوع آمد۔

آپ کا مزار مبارک محلہ سوتھہ میں چوکی پولیس سے جانب مشرف شیخ مدو والی مسجد میں ہے طبقات اولیاء میں قطع تاریخ یوں درج ہے۔

ایں جہاں چوں رفت در خلد بریں — صاحب عرفان ولی والا صفات
در دلم القا شد از الہام غیب — احمد شکر دہان سال وفات[۱۳۹]

۶۳۳ھ

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ شہاب الدین جگجوت سہروردیؒ

حالاتِ زندگی آپ کا نام شہاب الدین اور لقب سلطان التارکین ہے۔ آپ نے کاشغر کی سلطنت چھوڑ کر راہِ فقر اختیار کی[۱۳۹] اور بغداد پہنچ کر حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مرید ہوئے اور سترہ سال آپ کی خدمت میں گذارے اور منازلِ سلوک طے کر کے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ حضرت شیخ الشیوخؒ نے آپ کو ہندوستان جانے کا حکم دیا[۱۴۱] آپ نے ہندوستان میں پٹنہ کے مقام پر اصلاح و تربیت کا مرکز قائم کیا اور مخلوقِ خدا کی رشد و ہدایت میں مشغول ہوئے۔ اور پیر جگجوت کے نام سے شہرت پائی۔[۱۴۲] حضرت مخدوم شرف الدین احمد یحیٰ منیریؒ بھی آپ کے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت مولانا وارث حسن شاہ صاحب کوڑہ جہاں آبادی آپ کے مزار پر حاضری دیتے اور فرماتے کہ آپ بڑے صاحبِ نسبت بزرگ ہیں آپ کی ذات انوار و تجلیات اور عرفانِ الٰہی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ آپ کے مزار پر کافی دیر مراقب رہتے۔ آپ کی کرامت سے دریا کا پانی تیل کی جگہ جلتا تھا۔ حضرت سید (محمد ذوقی شاہ صاحبؒ) اکثر آپ کے مزار پر بیل گاڑی پر سوار ہو کر زیارت کو جاتے۔ آپ نے بادہ و ساغر کتاب اسی سفر میں تحریر کی جس کی عبارت کا آپ کو القا ہوتا جاتا آپ تحریر کرتے جاتے تھے۔[۱۴۳]

آپ کا مزار مبارک قصبہ جھٹلی پٹنہ میں مرجعِ خلائق ہے۔

نوٹ: آپ کے حالات باوجود تلاش بسیار معلوم نہیں ہو سکے جو مختصر حالات دستیاب ہوئے تحریر کر دیئے گئے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت سید میر علاء الدین جاوری سہروردیؒ

تعارف صاحب مرآۃ الاسرار کا بیان ہے کہ آپ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کے اکمل خلفاء میں سے تھے اور بڑے صاحب کمال تھے۔ آپ نے بہت طویل عمر پائی تھی۔ سلطان المشائخ کے ہم عصر تھے آپ کا مزار جاور میں ہے جو شہر دہلی کے قریب ہے۔[134]

آپ کے خلفاء میں سے حضرت سید امیر ماہ سہروردی نہایت بلند مقام کے مالک تھے۔ آپ نے کثیر خلق خدا کو فیضان پہنچایا اور ۷۴۲ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک بھوا نچ میں واقع ہے۔[135]

حضرت قاضی شہاب الدین عمر سہروردیؒ

تعارف آپ حضرت شیخ الشیوخ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کے والد بھی حضرت شیخ الشیوخ کے حلقہ ارادت میں داخل تھے۔ آپ استاد زمانہ اور جملہ ارباب فنون کے استاد تھے۔ فارسی زبان کے عمدہ شاعر اور صاحب تصانیف بزرگ تھے۔ آپ نے ہر علم پر برجستہ متن، شرح اور حاشیے لکھے ہیں۔ آپ کی تفسیر بحر مواج فارسی زبان میں بڑی ضخیم اور مستند تفسیر ہے[136] مزار مبارک گجرات میں ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ شریف الدین سہروردیؒ

حالات زندگی آپ عراق میں پیدا ہوئے۔ علوم دینیہ سے فراغت کے بعد شیخ الوقت حضرت شہاب الدین سہروردی سے بیعت فرمائی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ پھر حضرت شیخ الشیوخ" کے حکم پر ترک وطن کر کے ۶۳۱ھ میں ہندوستان تشریف لائے اور سرزمینِ دکن کو عزت بخشی۔ اپنے قیام کیلئے ایک بلند پہاڑی کو منتخب کیا۔ جو آج بھی آپ کے نام سے موسوم ہے۔ آپ کے ساتھ ستر اہل اللہ و فقراء تھے اور آپ کے بھائی بابا شہاب الدین اور شیخ فخر الدین بھی ہمراہ تھے آپ نے ۳۷ برس تک اپنی روحانیت اور تعلیمات سے لوگوں کو مستفیض فرمایا اور ۲۰ شعبان ۶۸۷ھ میں واصلِ حق ہوئے۔[147]

marfat.com

Marfat.com

حضرت سلطان العارفین سید محمد شجاع مشہدی سہروردیؒ

نام و نسب آپ کا نام مبارک سید محمد شجاع مشہدی ہے۔ شجرہ نسبت حضرت امام موسیٰ کاظمؒ سے ملتا ہے۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ حضرت سید شجاع بن سید ابراہیم بن سید قاسم بن سید زید بن سید حمزہ بن سید ہارون بن سید عقیل بن سید اسماعیل بن امیر المومنین سیدنا جعفر ثانی بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام سید علی موسیٰ رضا بن امام موسیٰ کاظمؒ [148]

بیعت آپ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے مشہد مقدس سے بغداد شریف تشریف لائے اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ اور آپ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی۔ کچھ مدت تک خانقاہ میں قیام کیا اور اکتساب فیض کر کے مدراج عالیہ حاصل کئے بعد ازاں حضرت شیخ الشیوخ" نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ [149]

شرفِ دامادی حضرت شیخ الشیوخ" نے آپ کے کمال باطنی سے خوش ہو کر آپ کو اپنی فرزندی میں لے لیا۔ اور اپنی دختر نیک اختر آپ کے حبالہ عقد میں دے دی اور مزید فیوض و برکات سے نوازا۔

زیارت حرمین شریفین حضرت شیخ الشیوخ" نے آپ کو حرمین شریفین کی زیارت کیلئے جانے کا حکم دیا۔ آپ مکہ معظمہ حاضر ہوئے اور ایام حج تک یہاں مقیم رہے۔ یہیں حضرت سید محمد مکی تولد ہوئے اسی نسبت سے آپ کو مکی کہا جاتا ہے۔ حج سے فراغت کے بعد آپ مع اہل و عیال مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور دربار رسالت ﷺ سے انعامات و گراں حاصل کئے۔

وصال مبارک آپ روضہ اقدس ﷺ کی زیارت کی بعد اپنے وطن مشہد مقدس واپس تشریف لے آئے۔ یہاں آنے کے بعد جلد ہی داعی اجل کو لبیک کہہ کر واصل حق ہو گئے اور حضرت امام علی موسیٰ رضا کے مزار مبارک میں دفن ہوئے۔ [150]

marfat.com

Marfat.com

سید الازکیاء سید محمد مکیؒ آپ حضرت شیخ الشیوخ" کے نواسے اور سید محمد شجاع سہروردی کے فرزند تھے۔ آپ نے والد ماجد کی حیات ہی میں علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی اور مقام قرب و اتصال پر فائز ہوئے۔ اور آپ کو نواح سندھ کی باطنی خدمات پر مامور کیا گیا۔ چنانچہ آپ مشہد مقدس سے سندھ کے لئے روانہ ہوئے اور جلیل المراتب اولیاء عصر سے ملاقاتیں کرتے ہوئے ساتویں صدی ہجری کے شروع میں بھکر تشریف لائے۔ جہاں آپ نے مستقل سکونت اختیار فرمائی اور مخلوقِ خدا میں تبلیغ اسلام شروع کی۔ بے شمار افراد آپ کی اسلامی زندگی اور کردار و گفتار کا خلوص دیکھ کر داخل اسلام ہوئے۔ سادات بھکر آپ ہی کی اولاد ہیں[151]

آپ کا خاندان۔ بھکر، روہڑی، ٹھٹھہ اور بر صغیر کے دیگر شہروں میں آباد ہوا۔ یہ خاندان نورٌ علی نورٌ تھا جن میں صاحبِ دل، اہل طریقت، شاعر اور صاحب تصنیف و تالیف بزرگ پیدا ہوئے۔ آپ کے دو صاحبزادے سید صدر الدین[152] اور سید بدر الدین پیدا ہوئے۔ انہی حضرات سے آپ کا سلسلہ جاری و ساری ہوا۔[153]

سید بدر الدین کی صاحبزادی حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی" کے عقد میں آئیں۔[154]

حضرت سید محمد مکی نے ۶۴۴ھ میں وصال فرمایا آپ کا مزار مبارک سکھر (سندھ) میں کلیکٹری کے نزدیک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ مزار مبارک کے باہر پختہ چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ مندرجہ ذیل رباعی آپ سے منسوب کی گئی ہے۔

یادست مرا این سخن از صاحب دردی
مردی نشوی تانہ کنی خدمت مردی
ہرگز نہ کنی خدمت آنکس کہ نکرداست
در عہدِ جوانی ادب صاحب دردی[155]

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ نجیب الدین بزغش سہروردیؒ

تعارف صاحب مرآۃالاسرار آپ کی شان میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"سلطانِ ارباب ولایت، گنجینہء علوم ہدایت، کاشفِ راہِ مجمل و ماضی مقتدائے قوم شیخ نجیب الدین علی بن بزغش شیراز قدس سرہ بزرگانِ روزگار میں سے تھے[156] حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ آپ عالم متجر اور عارف سر چشمہء علوم و معارف تھے۔ آپ کے والد بزرگوار کا بڑے باوقار و پر اعتماد تاجروں میں شمار ہوتا تھا، بڑے مالدار تھے۔ شام سے ترک سکونت کر کے شیراز آ گئے تھے۔ یہاں شادی کر کے سکونت اختیار کرلی۔ ایک رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کے سامنے کھانا لائے ہیں اور ان کے ساتھ کھانا کھایا اس کے بعد ان کو بشارت دی کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ تم کو ایک صالح اور نجیب فرزند عطا فرمائے گا۔ جب اس بشارت کے موجب وہ فرزند پیدا ہوا تو اس کا نام امیر المومنین کے نام پر علی رکھا اور لقب نجیب الدین رکھا[157]

محبت فقراء آپ نے آغاز حال ہی سے فقراء کی محبت اختیار کی اور ان کی صحبت میں رہتے۔ آپ کے والد آپ کو فاخرہ لباس اور عمدہ کھانے کھلاتے مگر آپ ان سے اجتناب کرتے تھے۔ آپ فرماتے کہ مجھے نازک لوگوں کا کھانا اور عورتوں کا لباس درکار نہیں۔ آپ ہمیشہ موٹے کپڑے اور سادہ کھانا پسند کرتے تھے[158] آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے شیراز کی جامع مسجد عتیق میں گیا اس وقت میں صغیر سن یعنی بچہ تھا۔ خلقت کا بے حد ہجوم تھا وہاں شیخ روزبہان بقلی شیرازی بھی نماز پڑھ رہے تھے میں نے چاہا کہ شیخ کی زیارت کرلوں لیکن ہجوم کی وجہ سے وہاں تک نہ پہنچ سکا۔ اسی اثنا میں شیخ کی نظر مجھ پر پڑی اور فرمایا کہ اس لڑکے کو میرے پاس آنے دو لوگوں نے مجھے راستہ دے دیا۔ میں نے قریب جا کر آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انہوں نے میرے سر پر بوسہ دے کر دعا کی[159]

marfat.com

Marfat.com

رویائے صادقہ جب آپ جوان ہوئے تو طلب حق کی خواہش غالب ہوئی۔ آپ گھر میں تنہا رہنے لگے۔ ایک رات خواب دیکھا کہ ایک بزرگ شیخ کبیر کے روضہ سے نکلے اور چھ بزرگ ان کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں۔ پہلے بزرگ شیخ نجیب الدین کو دیکھ کر مسکرائے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر آخری بزرگ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ یہ حق تعالےٰ کی تمہارے پاس امانت ہے۔ اس کی بعد آپ بیدار ہو گئے۔ صبح اٹھ کر والد صاحب کو خواب سنایا۔ والد نے کہا کہ اس خواب کی تعبیر شیخ ابراہیم کے سوا کوئی نہیں بیان کر سکتا۔ شیخ ابراہیم اس زمانے کے ایک عاقل مجذوب تھے۔ آپ کے والد نے کسی آدمی کو شیخ ابراہیم کے پاس تعبیر کے لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا یہ خواب برغش کے بیٹے نجیب الدین کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ انہوں نے کہا پہلے بزرگ شیخ کبیر ہیں باقی بزرگ ان کے سلسلہ کے مشائخ ہیں وہ آخری بزرگ اب زندہ ہیں چاہئیے کہ ان کی تلاش کرے اور اپنے مقصود کو حاصل کرے[1] صاحب مثنوی وگلزار امید نے اس پورے واقعہ کو نظم کیا ہے جس کے پہلے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

چوں نجیب الدین برغش در بلوغ — شد زانوار حقش دل پر فروغ
ترک دنیا گفت و شد مشتاقِ حق — زد قدم در حلقہ عشاق حق
زیرو رو میکرد احوال رجال — تاز حال کویش یابد انفعال
رنجش افزون گشت از درد طلب — گشت وامگیر عشقش، روز و شب[1]

شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضری آپ اپنے والد سے طلبِ شیخ کیلئے سفر کی اجازت لے کر مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔

حضرت شیخ الشیوخؒ بھی یہاں حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت نجیب الدین برغشؒ نے آپ کو فوراً پہچان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو میں نے خواب میں دیکھا ہے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کو بھی ان کے حال سے آگاہی تھی چنانچہ آپ نے خواب کا سارا حال از خود بیان کر دیا۔ حضرت نجیب الدین یہیں آپ کے مرید ہو گئے۔ اور شیخ کی خدمت میں رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا اور حضرت شیخ الشیوخ کی تصانیف کو ان

marfat.com
Marfat.com

سے سند پھر شیخ کے حکم سے شیراز آئے یہاں آکر متاہل زندگی اختیار کی ایک خانقاہ تعمیر کرائی اور طالبان طریقت کی راہنمائی میں مشغول ہو گئے۔ آپ کے حالات و کرامات کا چرچا ہر سو پھیلا آپ کا کلام بہت لطیف ہے۔ آپ نے چند رسالے تصنیف کئے ہیں جن سے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے انفاس کی خوشبو آتی ہے۔[162]

مسئلہ توحید کا حل

ایک دن کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ مسئلہ توحید کو کسی مثال سے سمجھایئے اور روشن و واضح کیجئے آپ نے فرمایا "دو آئینے اور ایک سیب" اس کی روشن اور واضح مثال ہے۔ حاضرین میں ایک فاضل موجود تھے انہوں نے اس مثال کو اس طرح نظم کر دیا۔

شیخ کامل نجیب الدین پیر کہن   ایں حرف نو آورد بہ صحرائے کہن
گفتا کہ ز وحدت او مثالے خواہی   سیبے دو آئینہ تصور می کن[163]

وصال مبارک

آپ نے بروز جمعۃ المبارک شعبان ۶۷۸ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک شیراز میں مرجع خلائق ہے۔[164]

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ ظہیر الدین عبدالرحمٰن سہروردی

حالات زندگی آپ حضرت شیخ نجیب الدین علی بزغش کے خلف الرشید تھے۔ آپ ابھی اپنی والدہ کے پیٹ میں ہی تھے کہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے اپنے خرقہ مبارک کا ایک ٹکڑا آپ کو بھیج دیا کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کپڑے میں لپیٹا جائے چنانچہ آپ نے دنیا میں سب سے پہلا خرقہ یہی پہنا تھا۔ جب آپ نے ہوش سنبھالا تو والد ماجد کی خدمت میں مشغول ہوئے اور ان سے تربیت (سلوک) حاصل کی ابھی آپ کے والد ماجد بقید حیات تھے کہ زیارت کعبہ سے مشرف ہوئے۔ اسی حج میں عرفہ کی رات میں دیکھا کہ روضہ شریف رسول اکرم ﷺ پر حاضر ہوئے ہیں اور حضور ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔ حجرہ مقدسہ سے سلام کے جواب میں آواز آئی۔ علیک السلام یا ابا النجاشی۔ جب آپ کے والد کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو ان کی والدہ کو اس خواب سے آگاہ کیا اور ان کو خوشخبری سنائی کہ ہمارا مقصود حاصل ہو گیا۔

روایتِ حدیث زیارت کعبہ سے واپسی پر آپ نے درس دینا شروع کیا اور حدیث شریف کی روایت شروع کی، کچھ عرصہ بعد تصنیف و تالیف کی طرف متوجہ ہوئے اور شیخ الشیوخ کی کتاب عوارف المعارف کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا۔ اس میں بڑی تحقیق کی ہے اور شرح میں کشف والہام کے ذریعہ جو باتیں معلوم ہوئیں وہ تحریر کی ہیں بلند مقامات تک آپ کی رسائی ہوئی اور زبردست کرامتوں کے اطراف واکناف میں مشہور ہوئے۔

آپ شیخ الشیوخ کے یہ دو اشعار اکثر پڑھا کرتے تھے۔

وَقَد كُنتُ لا أرضَى مِنَ الوَصلِ بالرِضَى
وَأخذنَا مِن فَوْقِ الرِضَا قبرماً
فَلَمّا تفقنا و شطاً مَالَنَا
قنعت بِطَيفِ مِنكَ ياتي مُسَلِماً

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ : راضی میں وصل یار پہ ہوتا نہ تھا کبھی
اک مرتبہ رضا سے بھی اعلیٰ قبول تھا
لیکن جدا ہوئے تو رجوع دور تک ہوا
قانع ترے خیال پہ اے دوست ہو گیا
(شمس بریلوی)

وصال مبارک آپ نے ماہ رمضان ۷۱۶ھ میں وفات پائی۔[165] مزار مبارک شیراز میں واقع ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ محمد یمنی سہروردیؒ

آپ حضرت شیخ الشیوخ کے خلیفہ اور یمن آپ کا مولد تھا۔

بوئے یار می آمد حضرت شیخ نجیب الدین بن غش شیرازی فرماتے ہیں کہ ایک دن میں مع اصحاب کی جماعت کے ساتھ حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر تھا۔ شیخ الشیوخ نے فرمایا یاروں میں سے کوئی خانقاہ کے باہر جائے اور جو مسافر ملے اسے اندر لے آئے کیونکہ اس کی محبت کی خوشبو مجھے آرہی ہے۔ ایک شخص گیا وہاں کسی کو نہ پایا شیخ نے دوبارہ غصہ سے فرمایا جاؤ مل جائے گا جب وہ دوبارہ گیا تو ایک حبشی کو دیکھا جس پر مسافرت کے آثار تھے اس کو اندر لے آیا۔ اس نے ارادہ کیا کہ جوتیوں میں بیٹھ جائے۔ شیخ الشیوخ نے کہا۔ اے شیخ محمد نزدیک آؤ تم سے محبت کی خوشبو آتی ہے وہ آگے بڑھا اور شیخ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ شیخ الشیوخ نے اس سے بھید کی باتیں کیں۔ اس نے آپ کی ران پر بوسہ دیا۔ شیخ نے فرمایا کہ دستر خوان لاؤ اور دونوں نے کھانا کھایا[۱۶]

کشف حضرت شیخ نجیب الدین فرماتے ہیں کہ میں روزہ سے تھا۔ شیخ نے فرمایا جو شخص روزہ سے ہو وہ اپنے حال پر رہے۔ دستر خوان پر انار تھے شیخ انار کھا رہے تھے اور دانے منہ سے نکال کر باہر رکھتے جاتے تھے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ دانے اٹھالوں۔ کیونکہ شیخ کے منہ کی برکت ان تک پہنچی ہے۔ ان سے روزہ افطار کروں گا۔ میرے دل میں یہ بات گذری تو حبشی نے ہاتھ بڑھایا اور دانوں کو اٹھا کر کھا گیا اور میری طرف دیکھ کر ہنس پڑا۔ میں سمجھا کہ اس نے میرے دل کی بات دریافت کر لی جب دستر خوان اٹھایا گیا تو شیخ الشیوخ نے فرمایا کہ شیخ محمد فرماتا ہے کہ میں حافظ قرآن ہوں کچھ عرصہ سے تنہا پڑھتا ہوں اب وہ چاہتا ہے کہ کوئی حافظ ہر روز ان کے سامنے قرآن مجید پڑھا کرے۔ شیخ نے اسے میرے حوالے کیا اور ان سے فرمایا تم ہر روز شیخ علی شیرازی کے پاس جایا کرو اور دو پارے سنایا کرو۔ جب شام ہوئی تو شیخ عیسیٰ جو حضرت شیخ کے خاص خادم تھے ایک انار لائے اس میں سے کچھ دانے کھائے ہوئے تھے انہوں نے

marfat.com

Marfat.com

وہ انار مجھے دیا اور کہا کہ یہ حضرت شیخ الشیوخ نے اس میں سے کچھ کھایا ہے اور باقی تمہیں بھیجا ہے کہ اس سے تم روزہ افطار کر لو اور فرمایا کہ اسے کہہ دو کہ یہ اس انار کے پس خوردہ کے عوض ہے جو شیخ محمد نے کھالیا ہے پھر میں نے روزہ اس سے افطار کیا۔

سماعت قرآن حضرت نجیب الدین شیرازیؒ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے صبح کی نماز ادا کی اور اپنے مکان پر گیا تو حبشی آیا اور سلام کہا میں نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا اس کے چہرہ پر ہیبت تھی اس نے پہلا پارہ قرآن کا پڑھا اور جلدی سے چلا گیا دوسرے دن بھی ایسا ہی کیا تیسرے دن جب وظیفہ پورا کیا تو کھڑا ہو گیا اور کہا کہ میرے اور آپ کے درمیان استاد کا حق ہو گیا میں یمنی ہوں شیراز نہیں دیکھا۔ مجھ کو شیراز کے مشائخ کی تعریف سناؤ میں نے اس زمانہ میں شیراز میں جتنے مشائخ تھے سب کا نام لینا شروع کیا جب میں سب کے نام لے چکا تو کہا کہ زاہدوں اور گوشہ نشینوں کے نام بھی لو میں نے بیان کیا۔ جب میں باتیں کر چکا تو اس کے ہوش جاتے رہے میں ڈر گیا کہ شاید مر گیا کیونکہ اس کا سانس منقطع ہو گیا تھا۔ کافی دیر تک ایسے ہی رہا پھر ہوش میں آیا۔

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید جب اسکے ہوش و حواس ٹھیک ہوئے تو کہنے لگا کہ میں وہاں گیا ہوں۔ اور سب کو دیکھا اب تم ہر ایک کا نام لو تاکہ ہر ایک کا حال سناؤں۔ میں نے ہر ایک کا نام لینا شروع کیا وہ ان کی تعریف بیان کرتا تھا ان کا سلوک اور حال لباس اس قسم کا ہے۔ گویا ان کے برابر بیٹھا ہے اور ان کو دیکھتا ہے میں نے تعجب کیا پھر آخر میں کہا کہ ان میں سے ایک شخص کو ہم نے یاد کیا ہے اس کو حسین فلاں کہتے ہیں وہ ولایت کے مرتبہ سے گر گیا ہے میں نے اسکی وجہ پوچھی کہا بادشاہ شیراز تابک ابو بکر بن سعد کو اس سے عقیدت ہو گئی۔ اس کے پاس جایا کرتا تھا اسکو حال و نعمت دی اس سبب سے خدا کی نظر سے گر گیا۔ میں نے اس کی بات یاد رکھی جب شیراز میں آیا تو ایسا ہی پایا جیسا حبشی نے کہا تھا۔[167]

وصال مبارک آپ حضرت شیخ الشیوخ سے خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک یمن چلے گئے اور یہاں بہت سے لوگ ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے آپ ۱۹۲ھ میں وصال فرما کر واصل بحق ہوئے مزار مبارک یمن میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ شمس الدین صفی الدین سہروردیؒ

تعارف

آپ مشائخ عظام میں سے ہیں اور عظیم کرامات و مقامات کے مالک تھے جب شیخ نجیب الدین برغش، شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کے زیارت کے ارادے سے بغداد گئے اس وقت شیخ شمس الدین بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے شیخ نجیب الدین کے سامنے قرآن پڑھا تھا (ان کو قرآن سنایا تھا) اور شیخ نجیب الدین برغش نے آپ سے فقہ کی قرآت کی۔ یہ دونوں حضرات شیخ کی خدمت میں ایک دوسرے کے رفیق و ہم جلیس تھے۔

شیخ الشیوخ کا شیراز کیلئے چالیس ٹوپیاں روانہ کرنا

شیخ نجیب الدین برغش فرماتے ہیں کہ جب میں شیراز کو واپس ہوا تو شیخ الشیوخؒ نے مجھے خرقہ عطا کرنے کا اجازت نامہ مرحمت فرمایا اور یہ اجازت نامہ شیخ شمس الدین کو بھی مرحمت فرمایا۔ شیخ الشیوخؒ نے چالیس عدد ٹوپیاں ہم کو دیں بیس شمس الدین کو اور بیس مجھے۔ ہر کلاہ پر ایک بزرگ کا نام تحریر تھا۔ شیخ نے فرمایا جب تم شیراز پہنچو تو سب سے پہلے ہماری نیابت میں یہ ٹوپیاں ان لوگوں کو پہنچا دینا جن پر ان لوگوں کے نام لکھے ہیں اس کے بعد تم دوسرے لوگوں کو خرقہ پہنانا۔[168] چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور ان دونوں بزرگوں سے ایک جہان نے تربیت حاصل کی۔[169]

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ تاج الدین اصفہانی سہروردیؒ

آپ حضرت شیخ الشیوخ" کے خلیفہ اور بڑے کامل اور صاحب نظر بزرگ تھے۔ آپ کا مزار مبارک اصفہان میں ہے۔ ابن بطوطہ نے آپ کے پوتے شیخ قطب الدین سہروردی سے خرقہ وکلاہ حاصل کی اور اپنے سفرنامہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ اور کرامات کا بھی ذکر کیا ہے۔ آپ بڑے صاحب کشف بزرگ تھے۔ حضرت قطب الدین نے اپنے والد شمس الدین محمد سے خرقہ حاصل کیا انہوں نے اپنے والد شیخ تاج الدین اصفہانی سے انہوں نے شیخ شہاب الدین سہروردی سے خرقہ خلافت پایا[۱۷۰]

حضرت شیخ امین الدین گازرونی سہروردیؒ

تعارف

حضرت شیخ امین الدین گازرونی اور آپ کے بھائی شیخ امام الدین بھی حضرت شیخ الشیوخ" کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری سہروردیؒ آپ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے لیکن آپ کے پہنچنے سے پہلے حضرت امین الدین کا وصال ہو گیا۔ لیکن انہوں نے حضرت مخدوم کی امانت اپنے بھائی کے پاس رکھ دی۔ حضرت مخدومؒ فرماتے ہیں کہ۔ حضرت شیخ امام الدین نے دعاگو کو چند ماہ رکھا اور جو کچھ شیخ امین الدین نے اپنے بھائی شیخ امام الدین کو جو امانت سپرد کی تھی یعنی سجادہ و مقراضی اور عصا اور حلیہ و نام دعاگو کو لکھا تھا۔ ان کے بھائی نے وہ امانت دعاگو کو پہنچادی۔ حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ گازرون میں حضرت شیخ امین الدین کی خانقاہ میں ہر نماز کی بعد حلقہ ذکر ہوتا ہے[۱۷۱]

marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ شرف الدین سعدی شیرازی سہروردیؒ

حالات زندگی صاحب مرآۃالاسرار کابیان ہے کہ۔

عارفِ محرم اسرار، عاشقِ بے اختیار، فارغ از مستقبل وماضی زاہد وعالم شیخ شرف الدین شیرازی قدس سرہ نہایت قوی الحال بزرگ تھے تمام ظاہری وباطنی علوم اور آداب تصوف سے بہرہ ور تھے[۱۷۲]

آپ کا نام شرف الدین لقب مصلح اور سعدی تخلص تھا لیکن بعض مصنفین نے نام مشرف الدین اور بعض نے مصلح الدین بھی تحریر کیا ہے۔ سال پیدائش متعین نہیں تحقیق کے مطابق ۶۰۱ھ اور ۶۱۵ھ کا کوئی درمیانی سال ہے۔ جدید فارسی انسائیکلوپیڈیا میں آپ کا سال پیدائش ۶۰۶ھ قرار دیا گیا ہے۔ جسے تمام مورخین نے تسلیم کیا ہے۔

آپ شیراز میں پیدا ہوئے بچپن ہی سے سایہء پدری سے محروم ہوگئے آپ کا خاندان علوم دین کے لئے مشہور تھا۔ ابتدائی تعلیم شیراز میں حاصل کی۔ پھر بغداد جاکر مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوگئے۔ ان دنوں ابن ابوالفرح بن جوزی اس درسگاہ کے صدر مدرس تھے اور حدیث و تفسیر میں امام مانے جاتے تھے چنانچہ شیخ سعدی نے انہی کی زیر نگرانی علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ حضرت جامیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ۔

آپ اکابر فضلاء زمانہ میں سے تھے۔ شیخ عبداللہ خفیف قدس اللہ تعالیٰ سرہ کی خانقاہ میں مجاور تھے۔ علوم متداولہ پر عبور کامل حاصل تھا اور ادبیات عربی وفارسی پر دستگاہ کامل رکھتے تھے[۱۷۳]

جب آپ نے تمام علوم میں دسترس حاصل کرلی اور دل سیر ہوگیا۔

سیر وسیاحت تو آپ نے سیر فی الارض شروع کی چنانچہ آپ نے بغداد بیت المقدس، دمشق، روم، جش، بربر، مصر، شام، فلسطین، آرمینا، توران، رودبار وسلیم، کاشغر، بصرہ سے ہندوستان تک سیر کی اور اولیاء اللہ کے مزارات سے فیضان حاصل

marfat.com
Marfat.com

کیا۔ کئی کئی مہینے مزارات پر چلہ کش رہے۔ ہندوستان میں سومنات، دہلی، اجمیر اور ملتان میں آنا بھی ثابت ہے۔ اہل تواریخ نے آپ کو ابن بطوطہ کے بعد سب سے بڑا سیاح تسلیم کیا ہے۔ آپنے پا پیادہ چودہ حج کئے۔

بیعت و خلافت آپ نے بغداد میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے دست مبارک پر بیعت کی اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہو گئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بعض تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ نے حضرت شیخ الشیوخ" سے حدیث وفقہ کی تعلیم بھی حاصل کی۔ آپ نے شیخ کے ساتھ سفر و حضر میں کئی سال بسر کئے۔ ایک دفعہ حضرت شیخ الشیوخ نے آپ کو دورانِ سفر چند نصیحتیں فرمائیں جس کا ذکر آپ نے بوستان میں کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

نہ سعدی کہ از سہروردی شنو مقالات مردان ہمروی شنو
دو اندرز فرمود بر روے آب مرا پیر دانائے فرخ شہاب
دویم آنکہ بر غیر بدیں مباش یکے آنکہ بر خویش بیں مباش

تصانیف آپ کی تصانیف میں گلستان و بوستان کو خاص مقام حاصل ہے بوستان ۶۵۵ھ میں اور گلستان ۶۵۶ھ میں تصنیف کی ارباب ادب نے آپ کو پیغمبر سخن تسلیم کیا ہے۔ حضرت جامیؒ فرماتے ہیں۔

ہر چند کہ لانبی بعدی در شعر سہ کس پیمبر انند
فردوسی و انوری و سعدی ابیات و قصیدہ و غزل را

آپکے کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے اس میں بچپن جوانی اور بڑھانے میں کام آنے والی مفید نصیحتیں درج کی ہیں۔ آپ نے دربار رسالت مآب ﷺ میں مخصوص انداز میں نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اور آپ کے ان اشعار کو اہل اللہ کے ہاں خاص مقام حاصل ہے۔

كشف الدجىٰ بجمالهٖ بلغ العلىٰ بكمالهٖ
صلّوا عليهِ وآلهٖ حسنت جميعُ خصالهٖ

marfat.com
Marfat.com

وصال مبارک آپ نے دنیا کو ہر رنگ میں دیکھا علماء سے صحبتیں رہیں۔ بد معاشوں سے واسطہ پڑا۔ زندوستی کی شادی بھی ہوئی۔ آپ نے زندگی کے آخری ایام میں گوشہ نشینی اختیار کرلی اور طالبان کو راہ سلوک کی تعلیم دی۔ آپ نے ۶۹۱ھ میں وصال فرمایا مزار مبارک شیراز میں مرجع خلائق ہے[۱۷۴]

خلاق المعانی حضرت کمال الدین اسمٰعیل اصفہانی سہروردیؒ

تعارف آپ کا نام کمال الدین اسمٰعیل اور تخلص کمال تھا آپ کے والد ماجد حضرت جمال الدین عبدالرزاق مشہور شاعر تھے اور صاحب دیوان تھے حضرت کمال الدین اسمٰعیل نے مذہبی علوم حاصل کئے لیکن شاعری کا مذاق خاندانی تھا اسی طرف توجہ کر کے اس میں کمال پیدا کیا[۱۷۵]

ڈاکٹر شمیم زیدی صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ۔

کمال اولین اسمٰعیل اصفہانی! سخن برائے نامبردار ششم و ہفتم کہ شعر شناساں اور اخلاق المعانی یعنی معنی آفرین لقب داو واند از مریدان شیخ شہاب الدین بود[۱۷۶]

ترجمہ: کمال الدین اصفہانی چھٹی و ساتویں صدی کے مشہور شاعر تھے اور شعراء کرام نے انہیں خلاق المعانی یعنی معنی آفرین لقب دیا تھا۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مریدوں میں سے تھے۔

صاحب مقدمہ دیوان کمال الدین اسمٰعیل اصفہانی کا بیان ہے کہ:۔

کمال اسمٰعیل در طریقہ تصوف پیرو ابو حفص شہاب الدین عمر سہروردی متوفی ۶۳۲ھ (برادر زادہ ابو النجیب عبدالقاہر سہروردی) ز عرفای نامی قرن ہفتم بودہ کہ گروھی از کبار مشایخ قرن ہفتم از شاگردان وی بودہ اند[۱۷۷]

صاحب سفیر عجم کا بیان ہے کہ.......

آپ خاندان صاعدیہ کے دربار سے تعلق رکھتے تھے جو اصفہان کے قضاۃ میں

marfat.com
Marfat.com

ایک سخن فہم خاندان تھا۔ شاہی دربار میں ان کی چنداں قدر نہ ہوئی بالآخر افسردہ ہو کر ترک تعلقات کیا اور حضرت شہاب الدین سہروردی کے ہاتھ پر بیعت کی[۱۷۸]

شاعری

کمال کی شاعری قدما اور متاخرین کی مشترک سرحد ہے۔ قدما کی متانت پختگی، استواری اور متاخرین کی مضمون بندی، خیال آفرینی۔ نزاکت مضمون دونوں یکجا جمع ہو گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ متوسلین اور متاخرین دونوں ان کے معترف ہیں[۱۷۹]

نئے نئے مضامین پیدا کرنے کے سبب خلاق المعانی کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ متاخرین کے لئے آپ نے مضمون آفرینی کی گویا بنیاد رکھی۔ آپ کی بلند پایہ شاعری کا یہ عالم ہے کہ محقق طوسی نے عظمت کے لہجے میں کمال الدین کا ذکر اپنی کتاب معیار الاشعار میں کیا ہے۔ آپ کی نعتوں میں جوشِ بیان سلاست اور مضمون آفرینی ہے[۱۸۰] محقق طوسی آپ کا ہمعصر ہے۔

حضرت کمال الدین اسمعیلؒ نے حضرت شیخ الشیوخ" شہاب الدین سہروردی کی شان میں دو قصیدے تحریر کیے ہیں۔ جو ان کے دیوان میں موجود ہیں۔ حضرت شیخ الشیوخ" کا ایک خط جو آپ نے حضرت کمال الدین اسمعیلؒ کو تحریر فرمایا تھا یہ خط عربی زبان میں ہے اور عارفانہ نصائح پر مشتمل ہے یہ خط دیوان کمال الدین اسماعیل اصفہانی کے شروع میں درج ہے[۱۸۱]

وصال مبارک

۶۳۵ھ میں جب اوکتائی قاآن اصفہان میں پہنچا تو قتل عام کا حکم دیا۔ اس زمانہ میں یہ گوشہ نشین ہو چکے تھے اور شہر کے باہر ایک زاویہ میں رہتے تھے۔ چونکہ لوگ ان کا ادب کرتے تھے اور ان سے کوئی تعرض نہیں کرتا تھا۔ اس لئے لوگ نقدی وغیرہ ان کے گھر میں لا کر امانت کے طور پر رکھ دیتے تھے۔ گھر میں ایک کنواں تھا۔ وہ ان امانتوں کا خزانہ بن گیا تھا۔ شہر کی غارت گری میں ایک ترک ادھر آنکلا اور ایک پرند کو غلیل سے مارنا چاہا اتفاق سے زرہ گیر اڑ کر کنویں میں جا پڑی، ترک کنویں میں اترا۔ زر و جواہر کے انبار دیکھ کر آنکھیں کھل گئیں۔ سمجھا کہ اور

marfat.com
Marfat.com

بھی خزانے گڑے ہوں گے آپ کو پکڑ کر کہا پتہ بتاؤ۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ اس نے غصہ میں آکر ان کو شہید کر دیا۔ مرتے وقت آپ نے یہ رباعی کہی۔

دل خون شد و شرط جانگدازی ایں است
در حضرت تو کمینہ بازی ایں است
بایں ہمہ ہیچ دم نے باید زد
شاید کہ ترا بندہ نوازی ایں است[۱۸۲]

آپ کی اولاد میں سے صرف خواجہ سیف الدین محمود اصفہانی کا نام ملتا ہے جو کہ آپ کے صاحبزادے تھے[۱۸۳]

آپ کی مرقد انور اصفہان میں ہے۔

marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ شرف الدین محمود تستری سہروردیؒ

تعارف آپ حضرت شیخ الشیوخ کے خلفاء میں سے تھے اور فارس کے قصبہ شوکارہ میں قیام پذیر تھے۔ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری سہروردی آپ کی خدمت میں پہنچے اور آپ سے عوارف المعارف کا درس لیا اور سند حاصل کی۔

حضرت مخدوم فرماتے ہیں کہ۔

شیخ مکہ امام عبداللہ یافعیؒ اور شیخ مدینہ حضرت شیخ عبداللہ مطریؒ اور دوسرے مشائخ نے مجھ سے کہا کہ عراق میں شوکارہ ایک شہر ہے وہاں شیخ الشیوخ کے ایک مرید رہتے ہیں ان سے جا کر ملو۔ میں ان سے جا کر ملا۔ ان کا نام شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری تھا جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو اس وقت ان کی عمر ایک سو تیس سال تھی لیکن ایسے تندرست تھے کہ جمعہ کے دن عصا ہاتھ میں لے کر نماز کو جاتے تھے میں نے ان سے عوارف پڑھی ان کے پاس ایک مدت تک رہا اور جب میں رخصت ہونے لگا تو انہوں نے خرقہ عطا کیا اور خرقہ پہنانے کی اجازت بھی دی[184]

خزانہ جلالی میں تحریر ہے کہ۔

شوکارہ شہرے از شہر ہائے فارس است او (مخدوم) در سنہ ثمان و اربعین سبعمائۃ و خدمت آں بزرگ و شرف الدین محمود رسید[185]

ترجمہ: فارس کے شہروں میں ایک شہر شوکارہ ہے حضرت مخدومؒ ۷۴۸ھ میں وہاں کے بزرگ شرف الدین محمود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ابن بطوطہ نے بھی اپنے سفر نامہ میں شیخ شرف الدین سے ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ابن بطوطہ تحریر کرتا ہے کہ۔

آپ بڑی بزرگی والے اور علم دین و ایثار کے جامع تھے ان کا ایک مدرسہ اور خانقاہ بھی تھی۔ شیخ نہایت خوبصورت اور سیرت میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ ہر جمعہ کے دن نماز کے بعد جامع مسجد میں وعظ کہا کرتے تھے۔ آپ کے سامنے سب

marfat.com

Marfat.com

واعظین پیچ تھے۔ اور آپ کو علم و فنون میں زبردست تصرف حاصل تھا[۱۸۶]
(آپ کا سن وصال معلوم نہیں ہو سکا اور نہ ہی آپ کے تفصیلی حالات کسی تذکرہ میں ملتے ہیں)

حضرت شیخ جمال الدین مطری سہروردیؒ

آپ شیخ مدینہ حضرت امام عبداللہ مطری کے والد اور حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی کے مرید و خلیفہ تھے[۱۸۷]

حضرت شیخ نجم الدین تفلیسی سہروردیؒ

آپ کا مولد و مسکن معلوم نہیں ہو سکا آپ کے بارے صرف ایک واقعہ دستیاب ہو سکا ہے۔ صاحب مخزن الاسرار کا بیان ہے کہ

حضرت شیخ الشیوخؒ کے خلیفہ شیخ نجم الدین تفلیسی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت شیخ الشیوخؒ کے پاس چلہ میں تھا۔ میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک پہاڑ پر تشریف فرما ہیں۔ اور جواہرات کے ڈھیر آپ کے سامنے لگے ہوئے ہیں۔ پہاڑ کے نیچے خلقت کا ہجوم ہے۔ لوگ آپ سے مانگ رہے ہیں اور آپ خوب جواہرات لٹا رہے ہیں۔ تاہم اس قدر تقسیم کرنے کے باوجود بھی ختم نہیں ہوتے۔ جب میں مراقبہ سے فارغ ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چاہتا تھا کہ واقعہ عرض کروں۔ ہنوز زبان تکلم سے آشنا نہ ہوئی تھی کہ۔

حضرت شیخ الشیوخؒ نے از خود فرمایا۔

جو کچھ تم نے دیکھا سو درست دیکھا یہ سب برکات و عنایات حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادرؒ کی ہیں[۱۸۸]

دیگر خلفاء[۱۸۹]

۱: شیخ عماد الدین ابو طاہر عبدالسلام شیرازی متوفی ۶۶۱ھ[۱۹۰]

marfat.com
Marfat.com

۲: شیخ سراج الدین حسین بن شیخ الاسلام عزالدین مودود زرکوب شیرازی[191]

۳: مخدوم یحییٰ منیری سہروردی[192]

۴: مخدوم نظام الدین غزنوی سہروردیؒ[193]

۵: شیخ شمس الدین ثمرقندی سہروردیؒ[194]

۶: شیخ عبدالغنی سہروردیؒ[195]

۷: شیخ احمد یوسف سہروردیؒ[196]

۸: حضرت شیخ رشید الدین سہروردیؒ[197]

۹: شیخ عزالدین ابوالعباس احمد فاروقی سہروردیؒ[198]

۱۰: حضرت میر سید علاؤالدین جاوری سہروردی[199]

۱۱: حضرت مولانا علاء الدین کرمانی سہروردیؒ[200]

۱۲: شیخ صفی الدین علی بن رشیدؒ سہروردی[201]

۱۳: شیخ نصیر الدین بغدادی سہروردیؒ[202]

marfat.com

Marfat.com

حواشی

[1] سفر نامہ مخدوم جہانیاں ص ۱۲۔ [2] مصباح الہدایت ص ۲۲ (مقدمہ)۔ [3] اخبار الاخیار ص ۸۶، خزینہ الاصفیاء ص ۶۸۴۔ [4] خدمات خلفای شیخ سہروردی از ڈاکٹر محمد اختر چیمہ (رسالہ معارف اسلامی تہران ص ۴۵)۔ [5] برصغیر پاک وہند میں لاہور، اوچ، دہلی، گجرات، سیالکوٹ، جھنگ، قصور، بہاولپور، بٹالہ، شرق پور، بدایوں، چنیوٹ، صوبہ سندھ، صوبہ بلوچستان، صوبہ سرحد، احمد آباد، کشمیر، آگرہ، لکھنو، حصار، جونا گڑھ، جون پور، چتور گڑھ وغیرہ کی تمام سہروردی خانقاہیں آپ ہی کے دم قدم کا فیضان ہے۔ یہ خانقاہیں آپ کے وجود مسعود کی برکت سے وجود میں آئیں افغانستان میں سلسلہ سہروردیہ آپ کے دو خلفاء خواجہ حسن افغان اور خواجہ امیر حسینی ہروری سہروردی نے پھیلایا۔ [6] شیخ محمد اکرم اپنی کتاب آب کوثر میں لکھتے ہیں کہ سہروردیہ سلسلہ بھی چشتیہ سلسلہ کی طرح بہت مذاتا ہے اور ٹھوس تبلیغی کاموں میں تو شاید اس کا پلہ چشتیہ سے بھی بھاری ہے ملاحظہ ہو آب کوثر ص ۲۹۰۔ ۲۹۲

[7] (حوالہ ایضا) [8] جب سلسلہ سہروردیہ برصغیر میں وارد ہوا اس وقت نقشبندیہ یہاں متعارف نہیں ہوا تھا۔ یہ سلسلہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ (م ۱۶۰۳ء) کے توسط سے یہاں پھیلا اور اس سلسلہ کے بھی سلسلہ سہروردیہ کے ساتھ روابط قائم رہے اور نقشبندی مشائخ نے اس سلسلہ کی نسبت بھی حاصل کی۔ نقشبندیہ سلسلہ کے بانی حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کی ایک نسبت فیضان حضرت سلطان الدینؒ کے واسطہ سے حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سہروردی سے ملتی ہے اور ان سے آپ کو سلسلہ سہروردیہ کبرویہ کا خرقہ خلافت بھی ملا ہے۔ اس طرح اس سلسلہ میں نسبت سہروردیہ کبرویہ بھی چلی آ رہی ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ۔ نادر ترین آنما خرقہ کبرویہ از جہت خواجہ نقشبندؒ۔ یعنی نادر ترین خرقہ کبرویہ ہے جو خواجہ نقشبند نے حاصل کیا (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۱۸)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے بھی سلسلہ سہروردیہ کا خرقہ خلافت حاصل کیا حضرت مولانا حیدر کشمیری نقشبندی سہروردی، حضرت شیخ منور نقشبندی سہروردیؒ حضرت شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی سہروردی بھی نسبت سہروردیہ سے مستفیض تھے (تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی ص ۵۱۶، بزرگان لاہور ص ۱۴۹)۔

[9] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۸۵۔ [10] سیر العارفین ص ۱۶۱۔ [11] گلیم درویش کی تنگی از خواجہ حسن نظامیؒ (مشمولہ ضیائے حرم نومبر ۱۹۷۹)۔ [12] تذکرہ شاہ رکن عالم ملتانی ص ۱۳۴، سیر الاولیاء ص ۱۴۱، سیر العارفین ص ۲۰۳، سیر الاخیار ص ۲۰۰، تاریخ فرشتہ ص ۴۱۲ ج ۲، بزم صوفیہ ص ۳۱۰، اخبار الاخیار ص ۱۳۶۔ [13] تذکرہ حضرت محبوب الٰہی ص ۳۲۔ [14] مرآۃ الاسرار ص ۴۱۱ ج ۲، جواہر الاولیاء ص ۱۱، سیر العارفین ص ۲۲۶، اخبار الاخیار ص ۳۰۷، تحفۃ الکرام ص ۲۹۸، تاریخ اوچ ص ۱۰۳،

marfat.com
Marfat.com

تکملہ سیر الاولیاء ص ۵۳۔ ۱۵؎ تذکرہ مخدوم جہانیاں ص ۲۱۸۔ ۱۶؎ ایضاً ص ۲۱۶۔۲۱۸۔ ۱۷؎ حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی چشتی نظامی نے شیخ محمد مسعود کو سلسلہ سہروردیہ میں خلافت عطا فرمائی۔ شیخ محمد مسعود کو حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کے ساتھ اس قدر والہانہ محبت تھی کہ سفر وحضر میں ملتان کی طرف پاؤں کر کے نہ سوتے تھے ملاحظہ ہو تکملہ سیر الاولیاء ص ۱۴۳، مناقب المحبوبین ص ۱۲۴۔ سلسلہ عالیہ اویسیہ میں بھی سہروردیہ نسبت چلی آرہی ہے۔ شیخ محمد عراقی اویسی سہروردی نے خواجہ قطب الدین دمشقی سہروردیہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا جن کا سلسلہ حضرت نجیب الدین بر غش شیرازی سہروردی سے ملتا ہے نیز شیخ عبداللہ معشوق اویسیؒ نے ایک خرقہ خلافت شیخ شیر اللہ رحمت سہروردی (سجادہ نشین دوازدہم حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی) سے حاصل کیا (دیکھیے نسیم یمن ص ۱۹۰)۔

۱۸؎ اولیا اللہ کنفس وّحدۃ۔ اولیاء اللہ سب ایک جسم کی مانند ہیں ان میں تقسیم و تنقیص ناجائز ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا، ایک دوسرے پر فضیلت دینا، کسی کو بڑھانا کسی کو گھٹانا اولیاء اللہ کی شان میں بے ادبی ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اِنَّ اَولِیَائی تَحتَ قَبَائی لَا یَعرفُھم غیری۔ یعنی اولیاء اللہ میری قبا کے نیچے ہیں ان کے مراتب کو میں ہی جانتا ہوں اور کوئی نہیں جانتا۔ جب سرکار مدینہ ﷺ نے یہ حکم جاری فرمادیا۔ تو کسی کو یہ حق نہیں پہنچا کہ اولیاء کرام کے مراتب میں فرق کرے۔ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ یہ سب سلاسل اللہ تعالےٰ سے ملانے کا ذریعہ ہیں۔ گو ہر سلسلہ کا طریق و طرز مجاہدہ اور مشاغل جدا جدا ہیں مگر سب کا مرکز و محور ایک ہی ہے۔ حضرت شیخ صفی نقشبندیؒ فرماتے ہیں۔

نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ
جوی شیر و جوی عسل و جوی آب و جوی خر

تمام سلاسل پاکیزہ و منزہ ہیں ان سب کا مرجع و مرکز جناب رسالت مآب ﷺ کی ذات گرامی اور اللہ تعالےٰ کی ذات مقدس ہے۔ اس لیے سب سلاسل کے مشائخ ہمارے سردار و پیشوا ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کو اپنے شیخؒ سے کمال محبت کے باوجود اعتدال سے کام لینا چاہئے اس کے برعکس بعض حضرات افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں جیسا کہ مولوی محمد اکرم نے اپنی کتاب اقتباس الانوار میں تحریر کیا ہے کہ حضرت جلال الدین تھانیسری مجذوب سالک تھے بلکہ جذب و سلوک سے بھی گذر کر عالم باطنی میں جنید و شبلی زمان ہو چکے تھے بلکہ ان سے بھی بلند مقام پر پہنچ گئے تھے آپ کا مقام اس قدر بلند ہے کہ وہاں کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی، آپ اپنی مثال آپ ہیں۔

مذکورہ واقعہ بیان کر کے خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ اولیاء کے مراتب میں فرق کرنا اور ایک ولی کو دوسرے پر فوقیت دینا اور افضل کہنا کارگناہ ہے۔ اس وجہ سے کہ اولیاء کرام کے مراتب خدا تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ (فرمایا) ہمارے شیخ حضرت محبوب الٰہی خواجہ غلام فخر الدین چشتی نظامی کی مجلس میں ایک شخص

marfat.com
Marfat.com

نے کہا کہ ہمارے سلسلہ چشتیہ میں جو بلند مرتبہ مشائخ گذرے ہیں ان کی مثال دیگر سلاسل میں نہیں ملتی۔ آپ نے فرمایا یہ بات مت کہو یہ غلط ہے ہر سلسلہ میں باکمال مشائخ ہیں۔ ہر شخص اپنے مشائخ کو باکمال سمجھتا ہے۔
(مقابیس المجالس ص ۱۰۷۱)

[19] انوار سہروردیہ ص ۲۲۴ تا ۲۲۴۔ [20] مبدء و معاد ص ۳۷۳۔ [21] فوائد الفوائد ص ۸۔ [22] مقالات اختر ص ۱۱۶۔ [23] کلیات عراقی ص ۶۸، ۶۹۔ [24] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی و خلاصۃ العارفین ص ۱۲۷، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۲۵ مطبوعہ محکمہ اوقاف پنجاب لاہور۔ [25] ایضاً، تحفۃ الاکرام ص ۲۹۰۔ [26] تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۳۱۔ ۳۵ (مطبوعہ محکمہ اوقاف)۔ [27] خلاصۃ العارفین ص ۳ (اردو ترجمہ) تاریخ فرشتہ ص ۴۰۳، نزھۃ الخواطر ص ۲۳۲، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۴۰، تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۱۳۱۔ [28] خلاصۃ العارفین ص ۱۲۷ (فارسی)۔ [29] حدیقۃ الاولیاء ص ۱۷۔ [30] خلاصۃ العارفین ص ۷، حدیقۃ الاولیاء ص ۷۔ [31] مرآۃ الاسرار ص ۱۳۷ ج ۲، سیر العارفین ص ۱۴۴، سیر الاخیار ص ۱۷۷، بزم صوفیہ ص ۱۱۶، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، تاریخ فرشتہ، خزینۃ الاصفیاء اور حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار میں بھی اس کی تائید کی گئی ہے۔ نیز دیکھئے سوانح حیات بابا فریدؒ ص ۶۸ از مولوی وحید احمد مسعود (مطبوعہ کراچی) تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۳۴ (مطبوعہ اوقاف)۔ [32] خلاصۃ العارفین ص ۷، حدیقۃ الاولیاء ص ۱۷۔ [33] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۲۴۔ [34] گلزار ابرار ص ۵۶، بزم صوفیہ ص ۱۱۶۔ [35] سیر العارفین ص ۱۴۴، مرآۃ الاسرار ص ۱۳۵ ج ۲، گلزار ابرار ص ۵۶۔ [36] خلاصۃ العارفین ص ۷۔ [37] حدیقۃ الاولیاء ص ۱۸۔
[38] خلاصۃ العارفین ص ۱۱۔ [39] فوائد الفوائد ص ۱۱۴۔ [40] سیر العارفین ص ۱۴۸، خلاصۃ العارفین ص ۱۴۔ ۱۵ (اردو ترجمہ)، سیر الاخیار ص ۱۷۸، فوائد الفوائد ص ۱۱۵، مرآۃ الاسرار ص ۱۳۷، اسرار اولیاء ص ۱۳۱، تذکرہ بہاء الدین زکریا ص ۱۰۴ (مطبوعہ قصر الادب جوال)، بزم صوفیہ ص ۱۱۷، گلزار ابرار ص ۵۶۔ [41] بزم صوفیہ ص ۱۱۷، سرزمین ملتان ص ۸۵، سیر العارفین ص ۱۴۸، مرآۃ الاسرار ص ۱۳۷ ج ۲۰۔ [42] علامہ شاہ مراد سہروردی کا بیان ہے کہ آپ ۶۱۴ھ میں ملتان تشریف لائے۔ (سیر الاخیار ص ۱۷۹)۔ [43] سفینۃ الاولیاء ص ۱۹۷۔ [44] اخبار الاخیار ص ۶۳، مرآۃ الاسرار ص ۱۳۷ ج ۲۰، سیر الاخیار ص ۱۷۹، تذکرہ سہروردیہ ص ۲۲، الفقر و فخری ص ۹۹، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۱۱۷، تذکرہ علمائے ہند ص ۱۳۱۔ [45] دعوت اسلام ص ۳۰۰۔ [46] بر صغیر میں سہروردی سلسلہ کا آغاز و ارتقا از محمد ایوب قادری (مشمولہ المعارف ص ۷ لاہور نومبر ۱۹۸۰)۔ [47] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۳۶۔ [48] بزم صوفیہ ص ۱۱۸، تاریخ فرشتہ ص ۱۸۳ ج ۱۰۔ [49] اخبار الاخیار ص ۶۳، مقالات اختر ص ۱۱۵۔ [50] وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی ص ۳۔ [51] فوائد الفوائد ص ۲۲۲، سیر العارفین ص ۱۵۸، تاریخ فرشتہ ص ۴۰۶ ج ۲۰، تذکرہ سہروردیہ ص ۲۳، بزم صوفیہ ص ۱۲۰، الفقر و فخری ص ۱۰۳، سیر

marfat.com

Marfat.com

الاخیار ص ۱۸۴۔ [۵۲] سیر العارفین ص ۱۵۹۔ [۵۳] فوائد الفواد ص ۱۲۳، سیر الاخیار ص ۱۲۹، بزم صوفیہ ص ۱۲۲۔ [۵۴] تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ص ۱۵۴، سیر العارفین ص ۱۴۹، تاریخ فرشتہ ص ۷۷۵ ج ۲۰، تذکرہ مخدوم جہانیاں ص ۵۶۔ [۵۵] فوائد الفواد ص ۶۲، مرآۃ الاسرار ص ۱۳۸ ج ۲۰، بزم صوفیہ ص ۱۲۹، خلاصۃ العارفین ص ۳۲۔ [۵۶] سیر العارفین ص ۱۶۷۔ [۵۷] گلزار ابرار ص ۳۶۔ [۵۸] صاحب انوار غوثیہ کا بیان ہے کہ آپ نے الاوراد کے علاوہ ایک رسالہ "شروط اربعین" بھی تحریر فرمایا۔ (اس کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہے)۔ [۵۹] آپ ابوالفتح رکن الدین ملتانی سہروردی کے مرید تھے۔ [۶۰] اخبار الاخیار ص ۶۴۔ [۶۱] اخبار الاخیار ص ۶۵، لمعات جمالیہ ص ۱۰۳۔ [۶۲] راحت المحبین ص ۳۷۔ [۶۳] تذکرہ بہاء الدین زکریا (مطبوعہ محکمہ اوقاف)، الاوراد ص ۱۴، مرآۃ الاسرار ص ۱۴۰ ج ۲۰، بزم صوفیہ ص ۱۲۹، سیر العارفین ص ۱۷۸۔ [۶۴] سیر العارفین ص ۲۳۹۔ [۶۵] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۳ ج ۲۰۔ [۶۶] سیر العارفین ص ۲۳۹۔ [۶۷] سیر العارفین ص ۲۴۰، فوائد الفواد ص ۲۹۵، اخبار الاخیار ص ۱۰۲، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۳ ج ۲۰، سیر الاخیار ص ۲۵۱۔ [۶۸] فواید الفواد ص ۲۹۴، مرآۃ الاسرار ص ۱۰۳ ج ۲۰، اخبار الاخیار ص ۱۰۳، سیر العارفین ص ۲۰۳۔ [۶۹] سیر العارفین ص ۲۴۲، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۴۔ [۷۰] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۴ ج ۲۰، سیر العارفین ص ۲۴۲، سیر الاولیاء ص ۶۲ (فارسی)، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا، ص ۱۹۲، بزم صوفیہ ص ۱۲۴۔ [۷۱] سب مشائخ آپ کی بزرگی اور عظمت سے بہت متاثر ہوئے۔ [۷۲] شیخ نجم الدین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے بھی بہت حسد کرتا تھا تفصیلاً ملاحظہ ہو مضامین ذوقی و ص ۵۷ و سیر العارفین ص ۲۸۔ [۷۳] تاریخ فرشتہ ص ۵۰۶، سیر العارفین ص ۲۴۵، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۵ ج ۲۰، فوائد الفواد، تذکرہ سلطان التارکین ص ۱۴۱، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۱۹۵، گلزار ابرار ص ۲۶، بزم صوفیہ ص ۱۲۵۔ [۷۴] گلزار ابرار ص ۲۶، اخبار الاخیار ص ۱۰۲، فوائد الفوائد ص ۲۵۲، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۶ ج ۲۰، تذکرہ سلطان التارکین ص ۱۴۲۔ [۷۵] فوائد الفوائد ص ۲۳۸، خیر المجالس ص ۱۹۲۔ [۷۶] سیر الاخیار ص ۲۵۷ ج ۲۰۔ [۷۷] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۳۔ [۷۸] سیر العارفین ص ۲۴۹۔

[۷۹] یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا (رومیؒ)

[۸۰] افضل الفواید ص ۳۲۔ [۸۱] تذکرہ حضرت قلندر شاہ سہروردی ص ۸۱، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۷ ج ۲۰، آب کوثر ص ۲۹۷۔ [۸۲] راحت القلوب ص ۵۴۔ [۸۳] سیر العارفین ص ۲۱۰۔ [۸۴] خزینۃ الاصفیاء ص ۳۰۹ ج ۱۰، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۷ ج ۲۰، بزم صوفیہ ص ۱۰۹۔ [۸۵] سیر العارفین ص ۲۱۱، بزم صوفیہ ص ۱۰۹۔ [۸۶] سیر العارفین ص ۲۱۱، بزم صوفیہ ص ۱۰۹۔ [۸۷] انوار صوفیہ ص ۵۲۔ [۸۸] سیر العارفین

marfat.com

Marfat.com

ص ۲۱۱، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۱۸۶ (جدید)۔ [89] بزم صوفیہ ص ۱۱۰، سیر العارفین ص ۲۱۱، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۸ ج ۲۰۔ [90] تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۱۸۶، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۸ ج ۲۰۔ [91] گلزار ص ۴۷، سیر العارفین ص ۲۱۱، فواید الفواید ص ۶۳، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۸ ج ۲۰۔ [92] سیر العارفین ص ۲۱۲۔ [93] خلاصۃ الفواید ص ۳۱، مضامین ذوقی ص ۵۸، گنج سنابل ص ۴۲، مقابس المجالس ص ۴۸۶، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۸، مخزن افغانی ص ۵۲۸، سیر العارفین ص ۲۱۲، بزم صوفیہ ص ۱۱۱۔ [94] فواید الفواید ص ۲۷۳، گلزار ابرار ص ۴۸، اخبار الاخیار ص ۸۶، سیر الاخیار ص ۲۰۷، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۹ ج ۲۰۔ [95] سیر العارفین ص ۲۲۰، بزم صوفیہ ص ۱۱۲، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۹، فواید الفواید ص ۲۵۹، اخبار الاخیار ص ۸۶۔ [96] سیر العارفین ص ۲۱۵۔ [97] اخبار الاخیار ص ۹۲۔ [98] راحت القلوب ص ۵۳۔ [99] ایضاً ص ۵۲۔ [100] افضل الفواید ص ۲۸۔ [101] راحت القلوب ص ۴۴، راحت القلوب میں کاتب کی غلطی سے لوائح کو تاریخ لکھا گیا ہے۔ [102] مرآۃ الاسرار ص ۱۷۰ ج ۲۰، سیر العارفین ص ۲۲۲۔ [103] خزینۃ الاصفیاء ص ۹۰۱ ج ۱۰، آب کوثر ص ۹۱، تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۳۳۵، تذکرہ سہروردیہ ص ۱۸، تذکرہ حضرت سخی سرور ص ۱۱۰۔ [104] خزینۃ الاصفیاء ص ۹۰۱ ج ۱۰۔ [105] Glosso-ry,vol 1.p.567۔ [106] تحقیقات چشتی ص ۲۰۰۔ [107] خزینۃ الاصفیاء ص ۹۰۱ ج ۱۰، آب کوثر ص ۹۱، تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۳۲۶، لاہور کے اولیائے سہرورد ص ۱۰۹، الفقر و فخری ص ۹۱۔ [108] خزینۃ الاصفیاء ص ۱۰۹، آب کوثر ص ۲۴۶، تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۳۲۶، تذکرہ سہروردیہ ص ۱۹۔ [109] خزینۃ الاصفیاء ص ۹۰۲، آب کوثر ص ۹۱، تذکرہ صوفیائے پنجاب ص ۳۲۷۔ [110] اولیائے سہرورد لاہور ص ۱۱۰۔ [111] آپ کا مزار ملتان کے نزدیک بستی ملوک کی سڑک پر لاڑ کے نزدیک موضع شاہ کوٹ میں واقع ہے۔ [112] خزینۃ الاصفیاء ص ۹۰۳ ج ۱۰، تحقیقات چشتی ص ۲۱۲، الفقر فخری ص ۹۵۔ [113] تذکرہ حضرت سخی سرور ص ۱۰۱۔ [114] حدیقۃ الاولیاء ص ۶۹۔ [115] ایضاً۔ [116] تحفۃ الکرام ص ۱۲۵ ج ۳۰۔ [117] حوالہ ماہنامہ اظہار ص ۱۳ مئی ۱۹۸۷۔ [118] بکھر کا قدیمی نام فرشتہ ہے۔ [119] تحفۃ الکرام ص ۳۱۵ (سندھی ترجمہ)، حدیقۃ الاولیاء ص ۷۰، تذکرہ صوفیائے سندھ ص ۲۷۸۔ [120] حدیقۃ الاولیاء ص ۷۰۔ [121] اسلام کی سربلندی کے لئے سندھ کے مسلمانوں کی خدمات از کریم بخش خالد مشمولہ ماہنامہ اظہار کراچی بابت مئی ۱۹۸۷ ص ۱۱۔ [122] قاضی علی اکبر درازی از شمشاد علی وارثی مشمولہ روزنامہ جنگ کراچی ایڈیشن ۲۶ ستمبر ۱۹۸۴ (مہران رنگ)۔ [123] راقم الحروف محمد نعیم طاہر نے ۲۸ اگست ۱۹۸ء کو مزار مبارک پر حاضری دی۔ [124] اخبار الاخیار ص ۱۱۰۔ [125] سیر الاخیار ص ۱۹۲۔ [126] ایضاً ص ۱۹۳۔ [127] ایضاً ص ۱۹۳۔ [128] ایضاً ص ۱۹۳، تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۴۷۳۔ [129] مرآۃ الاسرار ص ۱۱۶ ج ۲۰۔ [130] خیر المجالس، مرآۃ الاسرار ص ۱۱۷ ج ۲۰۔ [131] خواجہ اجل شیرازی شیخ الشیوخ" کے ہم عصر و ہم مجلس تھے۔ [132] اخبار الاخیار ص ۱۷۶۔ [133] گلزار ابرار ص ۶۷۔ [134] اخبار الاخیار ص ۱۱۳۔

marfat.com

Marfat.com

[۱۳۵] اخبار الاخیار ص ۱۶۱۔ [۱۳۶] تجلیات اولیائے سہروردیہ از ضیاء القادری بدایونی (مشمولہ آستانہ زکریا جنوری ۱۹۵۸ء)۔ [۱۳۷] مرآۃ الاسرار ص ۶۲ ج ۲۰۔ [۱۳۸] سرزمین ملتان ص ۱۰۴۔ [۱۳۹] تجلیات اولیائے سہرورد مشمولہ آستانہ زکریا ص ۲۳۔ [۱۴۰] مقدمہ مکتوبات صدی ص ۱۶۔ [۱۴۱] شہادۃ العمر ص ۱۷۳۔ [۱۴۲] چونکہ آپ کی ذات سے اس نواح میں اسلام کا نام بہت روشن ہوا اس لیے وہاں کے لوگ آپ کے پیر جگت کے لقب سے یاد کرتے ہیں سمۃ العمر ص ۱۷۳۔ [۱۴۳] مکتوب کپتان واحد بخش سیال صاحب چشتی صابری بنام راقم الحروف۔ [۱۴۴] مرآۃ الاسرار ص ۳۶۵ ج ۲۰۔ [۱۴۵] تذکرہ اولیائے پاک و ہند ص ۷۱۔ [۱۴۶] گلزار ابرار ص ۱۴۴۔ [۱۴۷] دکن کے اولیاء کرام از رضی الدین معظم (مشمولہ روحانی ڈائجسٹ مئی ۱۹۸۱ء کراچی) آب کوثر میں آپ کا نام شرف الدین عراقی تحریر ہے ملاحظہ ہو ص ۳۶۱، تربیت العشاق ص ۴۹۳۔

[۱۴۸] حدیقۃ الاولیاء (مقدمہ) ص ۳۵، راشدی مرحوم نے تکملہ مقالات الشعراء کے حاشیہ پر یہ شجرہ قدرے مختلف درج کیا ہے ملاحظہ ہو ص ۷۹۔ [۱۴۹] تحفۃ الکرام ص ۳۱۳، تذکرۃ الاولیاء (مشمولہ آستانہ دہلی ص ۷ ۴ جنوری ۱۹۵۶ء)۔ [۱۵۰] تحفۃ الکرام ص ۳۱۳۔ [۱۵۱] تذکرہ الاولیاء (مشمولہ آستانہ دہلی ص ۷ ۴ جنوری ۱۹۵۶ء)۔ [۱۵۲] سید صدر الدین کا مزار بھکر میں حضرت مخدوم نوح سہروردیؒ کے مزار سے تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے۔ [۱۵۳] حدیقۃ الاولیاء ص ۳۶ (مقدمہ)۔ [۱۵۴] تحفۃ الکرام ص ۳۱۶، اخبار الاخیار ص ۱۳۷، تاریخ اوچ ص ۹۶، گلزار ابرار ص ۵۷۔ [۱۵۵] حدیقۃ الاولیاء ص ۴۰ (مقدمہ)۔

[۱۵۶] مرآۃ الاسرار ص ۱۵۹ ج ۲۰۔ [۱۵۷] نفحات الانس ص ۷۱۳۔ [۱۵۸] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۰، مقابیس المجالس ص ۷۱۹۔ [۱۵۹] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۰ ج ۲۰۔ [۱۶۰] ایضاً ص ۱۶۰۔۱۶۱، نفحات الانس ص ۷۱۵۔

[۱۶۱] مزامیر حق و گلزار امید ص ۸۴ بحوالہ احوال و آثار نجم الدین کبریٰ ص ۱۱۹۔ [۱۶۲] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۱، نفحات الانس ص ۷۱۵۔ [۱۶۳] نفحات الانس ص ۷۱۵۔ [۱۶۴] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۲ ج ۲۰۔ [۱۶۵] نفحات الانس ص ۷۱۶۔۷۱۷، حیات صوفیہ ص ۶۲۹، مرآۃ الاسرار ص ۱۶۲ ج ۲۰۔ [۱۶۶] حیات صوفیہ ص ۶۳۰، نفحات الانس ص ۷۱۷۔ [۱۶۷] حیات صوفیہ، نفحات الانس ص ۷۱۸۔ [۱۶۸] نفحات الانس ص ۷۲۱۔ [۱۶۹] مرآۃ الاسرار ص ۱۶۲ ج ۲۰۔ [۱۷۰] سفر نامہ ابن بطوطہ ص ۲۵۹ ج ۱ مترجم رئیس احمد جعفری۔ [۱۷۱] الدر المنظوم فی ملفوظ المخدوم ص ۸۸۲ ج ۲۰۔ [۱۷۲] مرآۃ الاسرار ص ۱۷۱ ج ۲۰۔

[۱۷۳] نفحات الانس ص ۸۶۳۔ [۱۷۴] نفحات الانس ص ۸۶۴، مرآۃ الاسرار ص ۱۷۳ ج ۲۰۔ [۱۷۵] سفیر عجم ص ۹ از شبلی نعمانی (حصہ دوم) مطبوعہ لاہور۔ [۱۷۶] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۶۱۔

[۱۷۷] دیوان کمال الدین اسمٰعیل اصفہانی ص ۸۔ [۱۷۸] سفیر عجم ص ۹ حصہ دوم۔ [۱۷۹] ایضاً ص ۱۰۔

[۱۸۰] فارسی نعت از ڈاکٹر حمید یزدانی مشمولہ نقوش رسول نمبر ص ۱۵۲۔ [۱۸۱] دیوان کمال الدین اسمٰعیل اصفہانی ص ۱۰۔ [۱۸۲] سفیر عجم ص ۹۔۱۰۔ [۱۸۳] ریاض العارفین ص ۲۵۶۔ [۱۸۴] الدر المنظوم ص ۷۶۸، بزم صوفیہ ص ۲۸۲، تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت ص ۹۰۔ [۱۸۵] خزانہ جلالی بحوالہ تذکرہ

marfat.com

Marfat.com

مخدوم جہانیاں جہاں گشت ص ۹۰۔ [۱۸۶] سفر نامہ ابن بطوطہ ص ۲۶۷ تا ۲۶۸ ج ۱ مترجم مولانا عطا الرحمٰن مطبوعہ دہلی۔ [۱۸۷] الدر المنظوم ص ۸۸۲ ج ۲۰۔ [۱۸۸] مخزن الاسرار ص ۱۶۰، قلائد الجواہر ص ۳۰۹۱، تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۴۱۔ ۴۲، تذکرہ حضرت سخی سرور ص ۸۶۔ [۱۸۹] ان خلفاء کے حالات معلوم نہیں ہو سکے تحقیق جاری ہے اگر حالات مل گئے تو آئندہ اشاعت میں شامل کر دیئے جائیں گے۔ [۱۹۰] [۱۹۱] احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی ص ۶۱۔ [۱۹۲] [۱۹۳] خزینۃ الشائخ۔ [۱۹۴] تذکرہ سلطان التارکین ص ۳۳۱۔ شر در نفس اور اس کا علاج وصیت امام شمس الدین ثمرقندی از شیخ شہاب الدین سہروردی ملاحظہ ہو وصایا شیخ الشیوخ ۱۳۔ [۱۹۵] سیر الاخیار ص ۱۷۶۔ [۱۹۶] [۱۹۷] [۱۹۸] مرآۃ الاسرار ص ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ [۱۹۹] ایضاً ص ۳۶۵، الدر المنظوم ص ۹۷۶ ج ۲۰۔ [۲۰۰] الدر المنظوم ص ۹۶۶، ۹۷۳ ج ۲۰۔ [۲۰۱] وصایا شیخ شہاب الدین سہروردی ص ۱۴۔ [۲۰۲] ایضاً ص ۱۹۔ اس صفحہ پر ملاحظہ ہو ارادت کی ضرورت اور مرید کے فرائض وصیت امام نصیر الدین بغدادی بوقت خرقہ پوشی۔

marfat.com

Marfat.com

کتابیات

۱ اخبار الاخیار، شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ اردو ترجمہ از مولانا محمد فاضل صاحب
۲ احوال و آثار شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ و خلاصۃ العارفین، بانو ڈاکٹر شمیم محمود زیدی صاحبہ
۳ انوار صوفیہ اردو ترجمہ و تلخیص اخبار الاخیار از محمد لطیف فریدی ایم۔اے
۴ اولیائے بہاولپور، مسعود حسن شہاب
5 اولیائے لوچ شریف، علامہ دین محمد عباسی
۶ الکفہ والرقیم، سید عبد الکریم جیلیؒ اردو ترجمہ محمد تقی حیدر کاظمی کاکوروی۔
۷ آداب المریدین، شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی اردو ترجمہ محمد عبد الباسط
۸ انیس الارواح، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اردو ترجمہ مفتی غلام سرور
۹ انفاس العارفین، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اردو ترجمہ سید محمد فاروق قادری
۱۰ الفقر فخری، اعلحضرت سید قلندر علی سہروردیؒ
۱۱ انوار سہروردیہ، " "
۱۲ الدر المکنون ترجمہ انوار العیون، شیخ عبد القدوس گنگوہیؒ اردو ترجمہ محمد نظام الدین عشق کیرانوی
۱۳ اخبار الصالحین، نواب معشوق یار جنگ بہادر
۱۴ افضل الفوائد، امیر خسرو دہلویؒ اردو ترجمہ محمد لطیف ملک

marfat.com
Marfat.com

۱۵ آب کوثر، شیخ محمد اکرام

۱۶ الدر المنظوم فی ترجمہ ملفوظ المخدوم دو جلد (ملفوظات مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ) اردو ترجمہ۔ مولوی ذوالفقار احمد

۱۷ انوار غوثیہ، مخدوم حسن بخش قریشی۔

۱۸ الطبقات الکبریٰ، علامہ عبدالوہاب شعرانیؒ اردو ترجمہ سید عبدالغنی وارثی

۱۹ اولیائے ملتان، اولاد علی گیلانی۔

۲۰ اولیائے سہروردلاہور، محمد دین حکیم بی۔اے

۲۱ ارشاد الطالبین، قاضی ثناءاللہ پانی پتیؒ اردو ترجمہ

۲۲ انوارِ اصفیاء ادارہ تحقیق و تصنیف لاہور

۲۳ اسرار العارفین و سیر الطالبین، شیخ شہاب الدین سہروردی اردو ترجمہ عبدالسلام سہروردی

۲۴ اسرار اولیاء (ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکرؒ) بدرالدین اسحاق

۲۵ الاوراد، حضرت شیخ بہاءالدین زکریا ملتانیؒ، تصحیح و حاشیہ محمد میاں صدیقی۔

۲۶ احوال و آثار میر سید علی ہمدانیؒ (فارسی)، ڈاکٹر محمد ریاض

۲۷ انتباہ فی سلاسلِ اولیاللہ، شاہ ولی اللہ دہلویؒ

۲۸ القول الجمیل " " اردو ترجمہ پروفیسر محمد سرور

۲۹ بزم صوفیہ، سید صباح الدین عبدالرحمٰن ایم۔اے

۳۰ بحر تصوف، پروفیسر اے۔ایچ اختر صدیقی

۳۱ بوستان، شیخ سعدی شیرازیؒ

۳۲ بوستان غوثیہ، شاہ عبداللطیف

۳۳ برکات الامداد، اعلحضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ

۳۴ برزخ، سید محمد ذوقی شاہ صاحبؒ

۳۵ بزرگانِ لاہور، پیر غلام دستگیر نامی

marfat.com

Marfat.com

۳۶ تحفۃ الطاہرین، شیخ محمد اعظم ٹھٹھوی تصحیح و حاشیہ بدر عالم درانی۔

۳۷ تحفۃ الکرام، میر علی شیر قانع ٹھٹھوی سندھی ترجمہ مخدوم امیر احمد مرحوم

۳۸ تجلیات سہروردیہ، عبدالسلام سہروردی

۳۹ تفریح الخاطر فی مناقب غوث الاعظمؒ، مولانا عبدالقادر قادری ابن محی الدین اربلی

۴۰ تصوف اسلام، مولانا عبدالماجد دریابادی۔

۴۱ تصوف کی حقیقت اور اس کا فلسفہ تاریخ، ترجمہ ہمات، شاہ ولی اللہ دہلوی مترجم پروفیسر محمد سرور

۴۲ تعلیمات مخدوم شاہ مینا، تلخیص و ترجمہ فواید سعدیہ، محمد خصلت حسین صابری

۴۳ تلقین لدنی، خواجہ محکم الدین سیرانی، اردو ترجمہ کپتان واحد بخش سیال

۴۴ تکملہ سیر اولیاء، خواجہ گل محمد احمد پوریؒ اردو ترجمہ مسعود حسن شہاب

۴۵ تنبیہ المغترین فی اخلاق الصالحین، علامہ عبدالوہاب شعرانی ترجمہ محمد لطیف ملک ایم۔اے

۴۶ تربیت العشاق، ملفوظات سید محمد ذوقی شاہؒ، کپتان واحد بخش سیال

۴۷ تحقیق در احوال و آثار حضرت نجم الدین کبریٰ، منوچہر محسنی۔ تہران

۴۸ تعارف سہروردیہ، سید قلندر علی سہروردیؒ

۴۹ تذکرہ سہروردیہ، " " "

۵۰ تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، مولانا نور احمد خان فریدی، (قصر الادب جولائی ۱۹۵۴)

۵۱ تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، مولانا نور احمد خان فریدی، (علما اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب ۱۹۸۰)

۵۲ تذکرہ حضرت شاہ رکن عالم ملتانیؒ، مولانا نور احمد خان فریدی

۵۳ تذکرہ حضرت صدر الدین عارفؒ مولانا نور احمد خان فریدی

marfat.com

Marfat.com

۵۴ تذکرہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاریؒ، پروفیسر محمد ایوب قادری
۵۵ تذکرہ نوری " " "
۵۶ تذکرۃ الاولیاء خواجہ فرید الدین عطار اردو ترجمہ پروفیسر محمد عنایت اللہ ایم۔اے
۵۷ تذکرہ حضرت خواجہ گیسوئے دراز بندہ نواز، اقبال الدین احمد
۵۸ تذکرہ غوثیہ، مولوی گل حسن قادری
۵۹ تذکرہ اولیائے پاک و ہند، مرزا محمد اختر دہلوی
۶۰ تذکرہ حضرت محبوب الٰہی، خواجہ رکن الدین نظامی
۶۱ تذکرہ حسینی، میر حسن دوست سنبھلی
۶۲ تذکرہ رحمکار، سید صباح الدین
۶۳ تذکرہ روز روشن، مظفر حسین صبا
۶۴ تذکرہ سلطان التارکین صوفی حمید الدین ناگوری، پیرزادہ احسان الحق فاروقی
۶۵ تذکرہ صوفیائے پنجاب، اعجاز الحق قدوسی
۶۶ تذکرہ صوفیائے سندھ، " " "
۶۷ تذکرہ مشاہیر سندھ، دین محمد وفائی
۶۸ تذکرہ سخی سرورؒ، پروفیسر حامد خان حامد
۶۹ تذکرہ فخر جہاں دہلویؒ، میاں اخلاق احمد ایم۔اے
۷۰ تذکرہ نوشہ گنج بخشؒ، سید شرافت نوشاہیؒ
۷۱ تذکرہ حضرت شیخ شاہیؒ، مولوی محمد ابرار حسین قادری (بدایوں)
۷۲ تذکرہ و ملفوظات سید قلندر علی سہروردیؒ، خاور سہروردی
۷۳ تذکرہ مقالات الشعراء، میر علی شیر قانع ٹھٹھوی، تصحیح و حواشی سید حسام الدین راشدی
۷۴ تکملہ مقالات الشعراء، مخدوم محمد ابراہیم ٹھٹھوی، تصحیح و حواشی سید حسام الدین راشدی

marfat.com
Marfat.com

۷۵ تاریخ مشائخ چشت، پروفیسر خلیق احمد نظامی
۷۶ تاریخ فیروز شاہی، ضیاء الدین برنی
۷۷ تاریخ فرشتہ، محمد قاسم شاہ فرشتہ
۷۸ تاریخ اُوچ، مولوی حفیظ الرحمٰن بہاولپوری
۷۹ تاریخ مفصل ایران، عباس اقبال، امیر کبیر، تہران
۸۰ تحقیقات چشتی، مولوی نور احمد چشتی
۸۱ جامع الکرامات اردو ترجمہ منبع البرکات مترجم سید فرزند علی شاہ میرپوری
۸۲ جواہر الادب، ڈاکٹر ظہور احمد
۸۳ جمال الاولیاء، مولانا اشرف علی تھانویؒ
۸۴ جواہر الاولیاء، سید باقی بن سید عثمان بخاری تصحیح و مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سرور
۸۵ جامع کراماتِ اولیاء علامہ اسماعیل نبہانیؒ
۸۶ چشمہء نور، مولوی سید نور اللہ سیالکوٹیؒ
۸۷ چشمہء معرفت، سید نواب شاہ قادری نوری
۸۸ حدیقۃ الاولیاء، سید عبدالقادری ٹھٹھوی تصحیح و مقدمہ سید حسام الدین راشدی
۸۹ حدیقۃ الاولیاء، مفتی غلام سرور لاہوری، تحقیق و حاشیہ محمد اقبال مجددی
۹۰ حیات صوفیہ، ترجمہ و تلخیص نفحات الانس، مولانا محمد ادریس
۹۱ حقیقت تصوف، سید محمد ذوقی شاہؒ
۹۲ خزینۃ الاصفیاء (۲ جلد) مفتی غلام سرور لاہوری
۹۳ خزینۃ الاصفیاء، " " "
۹۴ خلاصۃ العارفین، اردو ترجمہ اللہ والے کی قومی دوکان لاہور
۹۵ خاتمہ آداب المریدین، خواجہ گیسوے دراز سید محمد حسینیؒ
۹۶ خیر المجالس، (ملفوظات خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی) حمید قلندر مترجم احمد علی

marfat.com
Marfat.com

۹۷ خلاصۃ الفواید، (ملفوظات قبلہ ء عالم نور محمد مہاروی) حکیم محمد اختر ترجمہ محمد بشیر اختر

۹۸ خطہ پاک اوچ، مسعود حسن شہاب

۹۹ خزینۃ المشائخ، قاضی عبدالحق ہاشمی

۱۰۰ دیوان کمال الدین اسماعیل اصفہانی باہتمام بحر العلوی، تہران

۱۰۱ دلیل العارفین (ملفوظات خواجہ معین الدین چشتی)، خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

۱۰۲ دعوت اسلام ترجمہ پریچنگ آف اسلام۔ پروفیسر آرنلڈ

۱۰۳ ذکرِ کرام، مولوی حفیظ الرحمٰن

۱۰۴ رود کوثر، شیخ محمد اکرام

۱۰۵ روحانی پرواز، فقیر محمد ارشد قادری

۱۰۶ رسالہ مرآۃ الفقراء،

۱۰۷ راحت القلوب (ملفوظات بابا فریدؒ) خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

۱۰۸ رسالہ قدسیہ، خواجہ محمد پارسا، مقدمہ و تحشیہ ملک محمد اقبال

۱۰۹ راحت المحبین، (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاءؒ)، امیر خسرو دہلویؒ

۱۱۰ روحانیت اسلام، کپتان واحد بخش سیال چشتیؒ

۱۱۱ سیر الاولیاء، مبارک علوی میر خورد

۱۱۲ سر دلبراں، سید محمد ذوقی شاہؒ

۱۱۳ سر دلبراں، (ملفوظات خواجہ خدا بخش خیر پوری)، مولانا عبداللہ ملتانی ترجمہ کپتان واحد بخش

۱۱۴ سیر العارفین، حامد بن فضل اللہ جمالی اردو ترجمہ پروفیسر محمد ایوب قادری

۱۱۵ سفینۃ الاولیاء، شہزادہ دارالشکوہ قادری

۱۱۶ سکینۃ الاولیاء، شہزادہ دارشکوہ قادری

marfat.com
Marfat.com

۱۱۷ سیر الاخیار، علامہ شاہ سہروردی

۱۱۸ سر الاسرار فیما یحتاج الیہ الابرار، شیخ عبدالقادر جیلانی ترجمہ حافظ برکت علی قادری

۱۱۹ سبع سنابل، میر عبدالواحد بلگرامیؒ اردو ترجمہ مفتی خلیل احمد برکاتی

۱۲۰ سلجوق نامہ، اردو ترجمہ محمد زکریا مائل

۱۲۱ سرزمین ملتان محمد احمد خان فریدی

۱۲۲ سفرنامہ ابن بطوطہ، جلد اول اردو ترجمہ عطاء الرحمٰن

۱۲۳ سفرنامہ ابن بطوطہ، جلد اوّل، دوم اردو ترجمہ رئیس احمد جعفری

۱۲۴ شمامتہ العنبر (ملفوظات سید وارث حسن شاہ کوڑہ جہاں آبادی)، سید محمد ذوقی شاہ صاحبؒ

۱۲۵ شجرہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ جامیہ، مولوی محمد عاشق جلال پوری

۱۲۶ شہباز طریقت، پروفیسر افتخار احمد چشتی

۱۲۷ عوارف المعارف، شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اردو ترجمہ حافظ سید رشید احمد ارشد

۱۲۸ عوارف المعارف شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اردو ترجمہ۔ شمس بریلوی صاحب

۱۲۹ عین الفقرآء، عبداللہ شاہ قلندر سہروردیؒ

۱۳۰ عقاید نظامیہ، خواجہ فخر جہاں دہلویؒ

۱۳۱ عرفان (۲ جلد)، فقیر نور محمد سروری قادری

۱۳۲ فوایدالفواید (ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاءؒ) میر حسن سنجری اردو ترجمہ غلام احمد بریاں

۱۳۳ فیض شاہجمالیؒ، مولانا محمد اکرم (ڈیرہ غازی خان)

۱۳۴ فیضان سہروردیہ، عبدالسلام سہروردی

marfat.com

Marfat.com

۱۳۵ فوائدالسالکین، (ملفوظات خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ) بابا فرید الدین گنج شکرؒ
۱۳۶ فرحت الناظرین، محمد اسلم پسروری اردو ترجمہ محمد ایوب قادری
۱۳۷ فواتح العرفان، سید محمد ہاشم
۱۳۸ قلاید الجواہر، محمد یحییٰ تاوانی اردو ترجمہ محمد افضل زبیر
۱۳۹ کلیات عراقی، شیخ فخر الدین عراقی بکوشش سعید نفیسی تہران۔
۱۴۰ کشکولِ کلیمی، حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادیؒ
۱۴۱ کیمیائے سعادت، امام محمد غزالیؒ
۱۴۲ کشف النور عن اصحاب القبور، علامہ نابلسیؒ اردو ترجمہ عبدالحکیم شرف قادری
۱۴۳ کشف المحجوب، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ، اردو ترجمہ مفتی غلام معین الدین نعیمی
۱۴۴ گلزار ابرار، محمد غوثی شطاری اردو ترجمہ فضل احمد جیوری
۱۴۵ گلزار جمالیہ، علامہ عبدالعزیز پرہارویؒ
۱۴۶ گل صد برگ، حضرت شاہ شہید اللہ فریدیؒ
۱۴۷ لورز فرینڈ، لو تھیمس (انگریزی)
۱۴۸ لب تاریخ سندھ (فارسی)، خان بہادر خداداد خان
۱۴۹ لمحاتِ خواجہ، شمس بریلوی، معین الدین احمد چشتی
۱۵۰ مقام گنج شکرؒ، کپتان واحد بخش سیال چشتی
۱۵۱ مشاہدہ حق، " " "
۱۵۲ مضامین ذوقی، " " "
۱۵۳ مناقب المحبوبین، حاجی نجم الدین سلیمانیؒ اردو ترجمہ پروفیسر افتخار احمد چشتی
۱۵۴ مکتوبات صدی، (مکتوبات شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ) (اردو ترجمہ) سید نجم الدین فردوسی و سید شاہ الیاس بہاری۔
۱۵۵ مقالات مرضیہ المعروف ملفوظات مہریہ۔ (طبع دوم ۱۹۷۴) گولڑہ شریف

marfat.com
Marfat.com

۱۵۶ ملفوظات شاہ عبدالعزیزؒ، اردو ترجمہ محمد علی لطفی، انتظام اللہ شہابی
۱۵۷ مرآت العاشقین، سید محمد سعید بن حیدر شاہ اردو ترجمہ غلام نظام الدین مرولوی
۱۵۸ مقاماتِ صوفیہ، محمد بن منورؒ ترجمہ علامہ اقبال احمد فاروقی مقدمہ شمس بریلوی صاحب
۱۵۹ مآثر الکرام، میر غلام علی آزاد بلگرامی ترجمہ شاہ خالد میاں فاخری
۱۶۰ مناقب فخریہ، غازی الدین خاں نظام اردو ترجمہ میر نذر علی درد کاکوروی۔
۱۶۱ مقالاتِ اختر، پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ
۱۶۲ مخزن الولایت (ملفوظات شاہ خادم صفی) منشی ولایت علی عزیز
۱۶۳ مقابیس المجالس (۵ جلد) (ملفوظات خواجہ غلام فریدؒ) مولانا رکن الدین ترجمہ کپتان واحد بخش سیال
۱۶۴ مصباح الہدایت (فارسی)، عز الدین محمود بن علی کاشانی تصحیح و مقدمہ جلال الدین ہمائی تہران
۱۶۵ مناقب الاصفیاء، مخدوم شاہ شعیب فردوسی بہاری
۱۶۶ مرآت الاسرار (۲ جلد)، شیخ عبدالرحمٰن چشتی اردو ترجمہ کپتان واحد بخش سیال
۱۶۷ مخزنِ افغانی و تاریخ خان جہانی، خواجہ نعمت اللہ ہروی اردو ترجمہ ڈاکٹر محمد بشری حسین
۱۶۸ نفحات الانس، مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ اردو ترجمہ شمس بریلوی
۱۶۹ نفحات الانس، " " " سید احمد علی چشتی نظامی
۱۷۰ نزہتہ البساتین ترجمہ روضتہ الریاحین (۲ جلد) امام عبداللہ یافعیؒ ترجمہ مولانا محمد جعفر نگینوی
۱۷۱ نسخہ ہائے خطی کتابخانہ گنج بخش راولپنڈی، محمد حسین تسبیحی
۱۷۲ نزہتہ الخاطر فاطر، ملا علی قاری، اردو ترجمہ علامہ اقبال احمد فاروقی

marfat.com
Marfat.com

۷۳۔ وسیلۃ الفردوس ترجمہ الاوراد، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اردو ترجمہ شاہ محمد عباس القادری الہ آبادی۔

۷۴۔ وصایا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی، انتخاب و ترجمہ مولانا نسیم احمد فریدی امروہوی

۷۵۔ وفیات الاعیان، ابن خلکان

۷۶۔ نسیم یمن، مولوی احمد بن محمود لویسی ترجمہ محمد اشفاق علوی رزاقی

marfat.com
Marfat.com

رسائل و مکتوبات

ماہنامہ روحانی پیغام فیصل آباد۔ جولائی ۱۹۸۲ء

ماہنامہ اعلیٰحضرت بریلی شریف۔ جولائی ۱۹۸۲ء

ماہنامہ فیض الرسول براؤن شریف جنوری ۱۹۸۲ء

ماہنامہ الفرید ساہیوال دسمبر ۱۹۷۹ء (باب فرید نمبر)

ماہنامہ انوار صوفیہ قصور دسمبر ۱۹۷۸ء

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جون ۱۹۷۹ء (صدیق اکبر نمبر) نومبر ۱۹۷۹ء

ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ کراچی مئی ۱۹۸۱ء

سہ ماہی مہران (سندھی) حیدر آباد جولائی تا ستمبر ۱۹۵۶ء

" " " جنوری تا مارچ ۱۹۷۲ء

آستانہ دہلی مئی ۱۹۵۷ء

آستانہ زکریا ملتانی جنوری ۱۹۵۸ء (تجلیات اولیائے سہروردیہ نمبر)

آئینہ ءلاہور جنوری ۱۹۶۳ء

خدام اولیاء پٹنہ کے شرف جون ۱۹۷۹ء تصوف کانفرنس نمبر

" " جنوری تا مارچ ۱۹۸۶

مجلہ سہ ماہی دانش اسلام آباد جلد نمبر ۷۔ ۵ ۱۳۶۵ ھ ش

ماہنامہ اظہار کراچی۔ مئی ۱۹۸۷ء

مکتوب بنام مولف از حضرت قبلہ شمس بریلوی صاحب کراچی بابت ۱۴؍

marfat.com
Marfat.com

۳ مارچ ۱۹۸۲ء

مکتوب بنام مولف از کپتان واحد بخش سیال صاحب بہاولپور بابت ۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء، ۳ مارچ ۱۹۸۲

مکتوب بنام مولف از محمد اقبال مجددی صاحب لاہور۔ بابت ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۱

مکتوب بنام مولف از پروفیسر محمد ایوب قادری مرحوم کراچی بابت یکم فروری ۱۹۸۲ء

مکتوب بنام مولف از پروفیسر ڈاکٹر محمد سرور صاحب کراچی بابت ۲۰ مارچ ۱۹۸۲ء

مکتوب بنام مولف از سید شرافت نوشاہی صاحب" سجادہ نشین ساہن پال شریف گجرات بابت ۳۱ دسمبر ۱۹۸۱ء، ۲۷ جنوری ۱۹۸۲ء

مکتوب بنام مولف از ابو شاہ فیض احمد سہروردی" سجادہ نشین آستانہ عالیہ سہروردیہ لاہور بابت ۱۵ جنوری ۱۹۷۹

مکتوب بنام مولف از سید محمد زکریا الحسن شاہ صاحب سہروردی آستانہ عالیہ سہروردیہ ص نمبر ۳۰۸ فیصل آباد بابت ۲۳ جنوری ۱۹۸۰ء

مکتوب بنام مولف از سید منظور احمد شاہ صاحب سہروردی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سہروردیہ لالیاں شریف

مکتوب بنام مولف از آقای محمد حسین تسبیحی صاحب تہران بابت ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء

marfat.com
Marfat.com

شجرۂ طریقت سلسلہ عالیہ سہروردیہ درابطہ بہ سلاسل دیگر

سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، نورِ مجسم، باعثِ تخلیقِ آدم حبیبِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ

↓

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

↓

حضرت خواجہ حسن بصریؒ

(شاخ اول)
- خواجہ حبیب عجمیؒ
- خواجہ داؤد طائیؒ
- خواجہ معروف کرخیؒ
- خواجہ سری سقطیؒ
- خواجہ خواجگان سید الطائفہ جنید بغدادیؒ

(شاخ دوم)
- خواجہ عبدالواحدؒ
- خواجہ فضیل ابن عیاضؒ
- خواجہ ابراہیم ادھم بلخیؒ
- خواجہ حذیفہ مرعشیؒ
- خواجہ ہبیرہ بصریؒ ← شیخ علو ممشاد دینوریؒ

خواجہ جنید بغدادیؒ سے:

- شیخ احمد رویمؒ ← شیخ عبداللہ خفیف شیرازیؒ ← شیخ ابوالعباس نہاوندیؒ ← شیخ اخی فرخ زنجانیؒ ← شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ
- شیخ علو ممشاد دینوریؒ ← شیخ احمد اسود دینوریؒ ← شیخ محمد عمویہ سہروردیؒ
- شیخ ابوعلی رودباریؒ ← شیخ ابوعلی کاتبؒ ← شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ ← شیخ ابوبکر نساجؒ ← شیخ احمد غزالیؒ
- شیخ ابوبکر شبلیؒ ← شیخ ابوالقاسم نصرآبادیؒ ← شیخ ابوعلی دقاقؒ ← شیخ ابوالقاسم قشیریؒ ← شیخ ابوبکر نساجؒ
- شیخ ابوبکر شبلیؒ ← شیخ عبدالعزیز تمیمیؒ ← شیخ عبدالواحد تمیمی ← شیخ ابوالفرح طرطوسی ← شیخ ابوالحسن ہنکاری ← شیخ ابوسعید ابوالخیر مخزومی ← محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم امام الطریقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(شیخ وجیہ الدین سہروردیؒ، شیخ محمد عمویہ سہروردیؒ، شیخ احمد غزالیؒ) ↓

شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ

↓

امام الطریقت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ ← امام الطریقت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

(بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ)　　　(بانی سلسلہ عالیہ قادریہ)

marfat.com
Marfat.com

ناشر: زاویہ - انٹرنیشنل" دالٹن روڈ لاہور کینٹ
زیرِ اہتمام: "زاویہ" C _ 8 دربار مارکیٹ، لاہور
واحد تقسیم کار
مکتبہ زاویہ: 10 مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور
فون، 7113553